جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

اس کہانی کے تمام مقام کردار اور
اداروں کے نام فرضی ہیں

مطبوعات اسرار پبلیکیشنز

زیر اہتمام

کتابی دنیا۔ میکلوڈ روڈ لاہور

پبلشر: سلطانہ محمد
پرنٹر: عنایت اسلام پریس لاہور

پہلا حصہ: دوسری آنکھ
دوسرا حصہ: آنکھ شعلہ تھی

پیشرس

"آنکھ شعلہ تھی" حاضر ہے! کسی قدر تاخیر ہوئی۔ لیکن یہ تاخیر لکھنے کی رفتار کو دیکھتے ہوئے۔ کچھ ایسی تشویشناک بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے اس سے بھی زیادہ تاخیر ہوتی رہی ہے۔ آہستہ آہستہ میں اپنی اس کمزوری پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کے نتیجے میں ملنے جلنے والے مجھے کسی حد تک بداخلاق بھی سمجھنے لگے ہیں کچھ دنوں کے بعد بالکل ہی بد دماغ سمجھ بیٹھیں گے کیونکہ میں عنقریب اپنے دفتر کے اوقات میں ملنے جلنے والوں کے لئے وقت کا تعین کرنے والا ہوں۔!

یہ لوگ کہیں گے... منا میاں اب انگریز ہو گئے ہیں!... وہ دن بھول گئے جب لالو کھیت میں جوتیاں چٹخاتے پھرتے تھے!... اب ملنے جائیے تو کہلوا دیتے ہیں... لکھ رہا ہوں... فلاں وقت آئیے گا۔!

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر ایک شخص وقت کی قدر کرنا چاہے تو دوسرے اسے بددماغ کیوں کہنے یا سمجھنے لگتے ہیں! انگریز والی پھبتی تو عام ہے ایسے افراد کے لئے اکثر بعض ذمہ دار شخصیتوں کے بارے میں کچھ اس قسم کے مکالمے سننے میں آئے ہیں میاں وہ دن بھول گئے جب ان کے دادا حضور کی تیل مالش کیا کرتے تھے آج دفتر ملنے گئے تو چپراسی سے کہلوا دیا کہ صاحب مشغول ہیں... ہونہہ... بڑے لاٹ کہیں کے...

صاحب آپ کا فرمانا برحق کہ اس ٹکڑ گدے کے دادا آپ کے دادا حضور کی تیل مالش کیا کرتے تھے۔ لیکن وہ ٹکڑ گدا اپنے وہ فرائض انجام دے جو ملک و قوم نے اس کے سپرد کئے ہیں۔ یا آپ کے مکھن پالش کرنے بیٹھا رہا کرے... آخر آپ کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ وہ اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں آپ کے دادا حضور کا حق نمک ادا کرنے کا مجاز نہیں... اور اگر ایسا کرتا ہے تو ملک کو دھوکا دے رہا ہے!۔

خدارا اپنی ذہنیت درست کیجئے!... معاشرے میں اپنا اور دوسرے کا مقام پہچاننے کی کوشش کیجئے! ورنہ قوم کی حالت ہزار سال میں بھی نہ سدھر سکے گی...

میرے پاس یہی ایک ذریعہ ہے!۔ آپ سے براہ راست گفتگو کرنے کا...

لہٰذا آج جبکہ کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا تھا بس یہ چند جملے لکھ دیئے... بہت دنوں سے بھرا بیٹھا تھا... اور کتابیں لیٹ ہوتی رہی تھیں...

اب آیئے ہاتھ اٹھا کر دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اور آپ کو اپنے فرائض کی ادائیگی اور حقوق کے تحفظ کا سلیقہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ابن صفی

1

لہروں کے ساحل سے ٹکرانے کا شور سناٹے میں دور دور تک پھیل رہا تھا... رات تاریک بھی تھی اور سرد بھی...

صفدر ریت کے ایک ٹیلے میں کھڑا پچھلے ایک ہفتے کے واقعات پر غور کر رہا تھا! عمران اور اس کا تانگہ ڈرائیور ایک غیر ملکی لڑکی کو بے ہوش کر کے ایک ریسٹ ہاؤس سے اٹھا لائے تھے۔ اور کچھ بتائے بغیر وہ لڑکی صفدر کے سر منڈھ دی گئی تھی۔ وہ بھی اس طرح کہ صفدر بالارادہ اس کے ساتھ جزیرے میں نہیں آیا تھا! بلکہ اس کی آنکھ بھی اسی جزیرے میں کھلی تھی! یعنی بندرگاہ سے جزیرے تک کا سفر ان دونوں نے بے ہوشی ہی کے عالم میں طے کیا تھا!...

جب اس کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے خود کو اس کے قریب پڑی ہوئی ایک بینچ پر پایا تھا! اور پھر ایک آدمی نے اس ہٹ تک اس کی رہنمائی کی تھی۔ جہاں غالباً لڑکی نے ہوش میں آنے کے بعد اودھم مچا رکھا تھا! وہ آدمی اسی ہٹ کا چوکیدار ثابت ہوا تھا

پھر وہ دونوں اس علاقے کے رحم و کرم پر رہ گئے تھے! صفدر اس کے مقصد سے واقف تھا یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ لڑکی کون ہے اور وہ کیا چاہتی ہے؟ اور اسے یہ بھی یقین نہیں تھا کہ وہ سب کچھ اس کے فرائض ہی میں داخل ہے یا عمران نے اس کے ساتھ کسی قسم کی شرارت کی تھی!

اسے یاد آیا جب پہلی بار ایکسٹو نے اسے عمران کا تعاقب کرنے کی ہدایت دی تھی تو ایسا نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ ایکسٹو ہی کا کوئی کام انجام دے رہا ہے۔ بلکہ انداز سے صاف ظاہر تھا بلکہ وہ عمران کے بارے میں معلومات فراہم کرنا چاہتا تھا جو اس کے

افواہ کے بعد سے ایکسٹو کی طرف سے نہ کوئی پیغام موصول ہوا تھا اور نہ کوئی ہدایت مل سکی تھی۔

وہ کچھ بھی ہو، اہم سوال تو یہ تھا کہ آخر وہ اب کرے کیا؟ لڑکی کا اچار تو ڈالنے سے رہا!

"احمق... وہ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑایا! "پریشانی کس بات کی ہے؟" اسے ہنسی آ گئی اپنی تشویش پر... لڑکی ہی تو ہے نا... خوبصورت بھی ہے اور تندرست بھی... ذہین بھی ہے... پراسرار بھی معلوم ہوتی ہے! پھر کیوں نہ کچھ دن بے فکری سے گزار دیئے جائیں...!

اس وقت لڑکی شائستہ اپنے کمرے میں سو رہی تھی... صفدر نے سوچا، وہ کتنی متحیر ہوئی اس رویئے پر... دن بھر دونوں ساتھ رہتے ہیں اور رات کو الگ الگ کمروں میں سو جاتے ہیں... آج تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دوسرے کمرے میں ہونے پر تیار ہی نہ ہو!... لیکن اس کی اپسلاہٹ دیکھ کر شاید کچھ جزبز بھی ہو گئی تھی... جلی کٹی باتیں بھی کرتی تھیں

ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی... اس نے سوچا اب سو جانا چاہیئے۔ دوسری رات کا خیال ایک مستقل الجھن کی صورت میں اس کے ذہن پر مسلط تھا!

وہ صفدر جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ ٹھٹک گیا! ماڈلین دروازے میں کھڑی تھی۔ برآمدے میں اندھیرا تھا! کمرے کی گہری سبز روشنی کے پس منظر میں اس کا ستواں سا ہیولا کچھ عجیب لگ رہا تھا!

"تم سوئی نہیں...؟" صفدر نے پوچھا!

"میں سو گئی تھی..." وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی! "بڑا ڈراؤنا خواب دیکھا ہے

پڑوسیوں کو بھی جگا دیتی!"

"اوہ... تو اندر چلو... یہاں سردی بڑھ گئی ہے!"

"تم کیوں جاگ رہے ہو... شاید دو بج رہے ہوں...!"

"بس... نیند نہیں آ رہی ہے!"

"میں جانتی ہوں... اچھی طرح جانتی ہوں... تم مشرقیوں کا فلسفہ پاکیزگی عجیب ہے... خود پر ظلم کرتے ہو تم لوگ...!"

"مشرق اسی فلسفے کی بناء پر زندہ ہے... اور تم لوگ اسی فلسفے کی بناء پر اس میں کشش محسوس کرتے ہو! پاکیزگی اور سیرت ہی کا نام حسن ہے...!"

"میں اس وقت فلسفہ پڑھنے کے موڈ میں نہیں ہوں... ڈراؤنے خواب نے میرے اعصاب پر برا اثر ڈالا ہے!"

"چلو... اندر چلو...!"

وہ دونوں نشست کے کمرے میں آ بیٹھے! ان میں سے کسی نے بھی دوسرا بلب روشن کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی... سبز بلب ہی روشن رہا!

"میں کافی پینا چاہتی ہوں..." ماڈلین کچھ دیر بعد بولی!

"کافی!... میرا خیال ہے کہ چوکیدار کو جگانا مناسب نہ ہوگا!"

"تم بنا لو نا...!"

"کوئی مشرقی لڑکی کسی مرد سے یہ نہیں کہہ سکتی!" صفدر مسکرایا!

"کیوں...!"

"باورچی خانے کی شہزادی ہوتی ہے! اور اپنے اس اقتدار کو کبھی مردوں کی طرف منتقل کرنا پسند نہیں کرتی...!"

"تمہارا مشرق میری سمجھ میں نہیں آتا... پھر بھی... تم پانی رکھ دو میرے لیے

میرے اعصاب قابو میں ہوتے تو کبھی نہ جگتی...!"

"تم کچھ بہک گئی ہو...؟"

"ڈر سے تو کیا میں کہیں بھاگ جاؤں گی... اچھا اب میں بھی... تم اسی لیے جاگ رہے تھے... رات بھر پہرہ دیتے ہو؟"

"تم غلط سمجھیں... ہو سکتا ہے اس کی وہی وجہ ہو جس کا اظہار تم نے پہلے کیا تھا!"

"بحث چھیڑ دی تم نے... چلو... کچن ہی میں چلتے ہیں!"

وہ کچن میں آئے... ماڈلین اسٹو کے قریب پہنچ کر صفدر کی طرف مڑی اور صفدر گھبرا گیا... کیونکہ کچن تک پہنچتے پہنچتے اس کے ذہن نے کئی قلابازیاں کھائی تھیں... وہ اس کے سڈول جسم کو دیکھ کر کس قدر بوکھلا گیا تھا! چہرہ لال پڑ گیا تھا... اور اس کے بعد خود کو بالکل احمق محسوس کرنے لگا تھا...!

"پانی...؟" ماڈلین اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی!

"وہ... ادھر ساسپین ہے!"

"اوہ... تو اب اس میں کیسے بھی دھکا دینے پڑیں گے؟"

"نہیں میرا خیال ہے کہ کہیں کھولتا ہوا پانی ملے... [illegible]؟"

"یہ تو بڑا اچھا ہوا! انتظار نہیں کرنا پڑے گا...!" ہنستی ہوئی وہ ساسپین کی طرف مڑ گئی...

دو منٹ بعد وہ کافی کی پیالیاں سامنے رکھے! ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے...

صفدر نظریں چرا رہا تھا...!

دفعتاً ماڈلین ہنس پڑی... صفدر کے ہونٹوں پر بھی کھسیانی سی مسکراہٹ دکھائی دی تھی لیکن پھر اس نے مضبوطی سے ہونٹ سکوڑ لیے تھے!

"پتا نہیں تم لوگ کتنے احمق ہو!" ماڈلین بولی!

"کیوں...؟"

"کچھ نہیں کافی پیو!"

صفدر نے پیالی اٹھائے بغیر ہی جھک کر چسکی لی!... اور سیدھا ہو کر سگریٹ سلگانے لگا!

کچھ دیر بعد ماڈلین نے کہا! "تم میرے پیچھے مارے مارے پھرتے ہو آخر کس لیے؟"

"ڈیوٹی لگی تھی!"

"کس کی؟"

"ہوں... ہوں!"

"اچھا تو اب میرے لئے ایک بڑا سا شوکیس بنوا لو... اور اس میں بٹھا دو مجھے...!"

صفدر سوچنے لگا کیا جواب دے... وہ کہتی ہے "میرا مصرف کیا ہے... بتاؤ مجھے... کیوں خواہ مخواہ پریشان کر رہے ہو!"

"عجیب بات ہے!" صفدر بڑبڑایا... "پہلے نیند نہیں آ رہی تھی... اب کافی کا ایک کپ گویا افیون کا حلوا بن گیا ہے...!"

"تم میری بات کا جواب دو...!" وہ تیز لہجے میں بولی!

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا جواب دوں!"

"یہ صورت حال مجھے پاگل بنا دے گی ایک دن!"

"اور شائستہ مجھے بھی!"

"کیا مطلب؟"

"میں خود ابھی تک اندازہ نہیں کر سکا کہ تم سے کیا چاہتا ہوں!"

"کہیں تم بھی تو پاگل نہیں ہو...؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ کوئی لڑکی... میں ان لوگوں کا منتظر ہوں!"

"کن لوگوں سے؟"

"وہ تمہارے خطرناک دوست جو مجھے جان سے مار دیں گے۔"

"میں جھوٹ نہیں کہتی... وہ کسی نہ کسی طرح مجھے ڈھونڈ نکالیں گے!۔۔۔"

"ناممکن ہے!"

"اس غلط فہمی میں نہ رہنا!"

"اچھا... دیکھا جائے گا..." صفدر نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی...

"کافی... اور روٹی..." وہ اس طرح بولی جیسے ان کے درمیان بے تکلفانہ قسم کی گفتگو ہوتی رہی ہو۔۔۔!

"نہیں شکریہ!"

"میں تو ضرور پیوں گی... اب کھانے کا سوال ہی نہیں... ورنہ اب تک تمہیں بھی [illegible]"

"تمہاری مرضی..." صفدر مسکرایا!

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی! اور صفدر چونک پڑا... اس وقت کون تھا! اس دستک سے پہلے صاف دن میں بھی ابھی تک کوئی اجنبی وہاں نہیں آیا تھا!... پھر اتنی رات گئے... چوکیدار اس کی جرأت ہی نہیں کر سکتا تھا...

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے! پھر نازنین بولی "دیکھو کون ہے؟"

"میرے دوستوں میں سے کوئی نہیں جانتا کہ میں یہاں ہوں!" صفدر نے گھبرا کر [illegible]

"چوکیدار۔۔!"

"اس نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا!"

"اوہ... تو اس میں بحث کی کیا ضرورت ہے..." پھر دستک ہوئی!

"کہیں یہ تمہارے خطرناک دوستوں ہی میں سے کوئی نہ ہو!"

"ہو سکتا ہے!" نازنین لاپرواہی سے بولی!

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"یہ مجھ سے پوچھ رہے ہو!" وہ ہنس پڑی! پھر یک بیک سنجیدہ ہو کر بولی "تم چپ چاپ دوسرے دروازے سے باہر نکل جاؤ... میں وعدہ کرتی ہوں کہ تم سے ملتی رہوں گی!"

"تم مجھ سے کہاں ملتی رہو گی...؟"

"پتہ بتا دو اپنا۔۔!"

پھر دستک ہوئی! لیکن صفدر اس کی طرف دھیان دیئے بغیر بولا "کیا تم نہیں چاہتیں کہ وہ مجھے مار ڈالیں۔۔"

"نہیں... ہرگز نہیں... دیر نہ کرو...!"

صفدر نے سوچا وہی کرنا چاہیے جو کہہ رہی ہے... وہ چپ چاپ پچھلے دروازے سے باہر نکل آیا اور اندر سے دروازہ بولٹ ہونے کی آواز سنی...

وہ برآمدے میں کھڑا رہا... سردی شباب پر تھی... وہ سوچ رہا تھا یہاں اس جزیرے میں تو اتنی سردی نہ ہونی چاہیے!

تھوڑی دیر بعد پھر دروازہ کھلا اور صفدر کسی قدر پیچھے سرک گیا! گہرے اندھیرے میں تیز قسم کی سرگوشی سنائی دی "تم کہاں ہو... تمہارا ہی آدمی ہے!" صفدر دروازے کی طرف بڑھا

"کون ہے؟" اس نے پوچھا!

"وہی جو مجھے وہاں سے لایا تھا!"

صفدر ہٹ میں داخل ہوا... اور عمران پر نظر پڑتے ہی جھلاہٹ میں مبتلا ہو گیا!

"[illegible]!" بے حد زہریلے لہجے میں اس کی زبان سے نکلا...

"جناب عالی... مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوا ہوں!" عمران نے بڑی مسکینی سے کہا اور [illegible] کی گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا [illegible]

عمران مسکرایا اور بولا "حضور والا کچھ خفا معلوم ہوتے ہیں۔۔!"

"میں اس مذاق کا مطلب نہیں سمجھ سکا!"

"کیا حضور کو کوئی تکلیف پہنچی ہے!"

"صاف صاف گفتگو کیجئے! وہ اردو نہیں سمجھ سکتی!"

"میرا بھی یہی خیال ہے!"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے!"

"نادانستگی میں ایکشن اچھی کرتے ہو گے! انتہائی اعلیٰ [illegible] ویسے کیا خیال ہے اس دوشیزہ کے بارے میں!"

"آپ کے دستک دینے پر وہ یہی سمجھی کہ شاید اس کا کوئی ساتھی ہے اس لئے اس نے مجھے پچھلے دروازے سے باہر نکال دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ مجھ سے ملتی رہے گی۔ پتہ پوچھ رہی تھی!"

"اگر پھر کبھی ایسا موقع آئے تو تم اپنے فلیٹ کا پتہ بتا دینا۔!"

"آخر اس کے ساتھی یہاں تک پہنچیں گے کیسے؟"

"وہ برابر پیغامات بھیج رہی ہے لیکن شاید اس کا کوئی ساتھی ٹرانسمیٹر کے حیطۂ عمل میں موجود نہیں ہے!"

"کیا مطلب؟"

دفعتاً نازنین داخل ہوتی ہوئی بولی "میں سونے جا رہی ہوں!"

"ٹھیک ہے... ٹھیک ہے..." صفدر نے کہا!

وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی!

صفدر تھوڑی دیر تک دروازے پر نظر جمائے رہا پھر چونک کر بولا "ہاں! میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کے پاس ٹرانسمیٹر کہاں سے آیا... اس کا اپنا تو کوئی سامان ہی نہیں تھا! میں نے اس کے لئے ضرورت کی چیزیں خریدی ہیں...!"

"صفدر صاحب! وہ برابر پیغام بھیجتی رہتی ہے! جزیرے میں گھوم پھر کر یہاں کی خاص خاص چیزیں نوٹ کی ہیں! ان کا حوالہ دیتی رہتی ہے! اس کے کسی بھی ساتھی کو اس کا پیغام مل گیا تو وہ سیدھا یہیں آئے گا... کیونکہ آس پاس کے جزیروں میں کہیں محکمہ موسمیات کی آبزرویٹری نہیں ہے... علاوہ اس جزیرے کے...!"

"تو پھر مجھے بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے!"

"فکر نہ کرو... تم تنہا تو نہیں ہو...!"

"لیکن ٹرانسمیٹر؟"

"وہ حقیر سا لاکٹ جو اس کی گردن میں جھول رہا ہے... کھولا جائے... تو ٹرانسمیٹر نظر آ جائے گا!"

"میرے خدا...!"

"ہوں... اچھا تو اب میں چلا... میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں کسی حد تک پسند کرنے لگی ہے!"

"اسے حیرانی ہے!"

"کس بات پر؟"

"میں دوسرے کمرے میں سوتا ہوں!"

"یہ بات تم فخریہ انداز میں کہہ سکتے ہو! شرمانے کی ضرورت نہیں! میرا خیال ہے کہ تمہارے گروگھنٹال نے اسی بنا پر اس کام کے لیے تمہیں منتخب کیا تھا!"

صفدر کچھ نہ بولا!

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "ورنہ ضرورت اسی بات کی ہے کہ کسی طرح اس کا پیغام اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائے...!"

"تو پھر مجھے یہاں کیوں لا ڈالا... اس کے ساتھی اگر ہوں گے بھی تو شہر ہی میں ہوں گے

"اب تم اتنے نابالغ بھی نہیں ہو کہ اتنی ذرا سی بات بھی نہ سمجھ سکو!"

"مطلب میں نہیں سمجھا!"

"میں چاہتا تھا کہ وہ تم سے مایوس بھی ہو جائے... اور میری یہ تدبیر سو فیصد کامیاب رہی... دیکھو نا اس وقت اس نے تمہیں باہر نکال دیا تھا۔"

"ہوں... اوہ..." صفدر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا...

"اب... بس... میں چلا...!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "مجھے دراصل یہی معلوم کرنا تھا کہ وہ تم سے کس قدر مایوس ہوئی یا نہیں..."

عمران کو رخصت کر کے اس نے دروازہ بند کیا... اور اپنے کمرے میں واپس آیا تو نادیہ موجود تھی!

"کیا وہ کوئی بڑی خبر لایا تھا!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا! بے حد سنجیدہ نظر آرہی تھی!

"نہیں، میرے لئے وہ کوئی بڑی خبر لا ہی نہیں سکتا!"

"میرے متعلق... گفتگو تو نہیں ہوا!"

"...ابھی تک ان کا پتہ نہیں"

"پھر کیوں آیا تھا!"

"...انتظامی امور سے متعلق کچھ ہدایات لینا چاہتا تھا"

وہ کچھ نہ بولی! پر تشویش نظروں سے صفدر کو دیکھتی رہی! پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے قریب آگئی... دونوں کے درمیان بمشکل ایک فٹ کا فاصلہ رہا ہوگا!

"تم عجیب ہو... بہت عجیب..." اس نے کہا اور اتنی قریب ہو گئی کہ صفدر کا دم گھٹنے لگا۔

کچھ دیر بعد صفدر سگریٹ سلگا رہا تھا!... اور وہ کرسی پر بیٹھی اسے گھورے جا رہی تھی...

"میں پھر پوچھوں گی کہ تم وہاں سے بھاگ کیوں آئے تھے؟"

"اوہ... کتنی بار بتاؤں...!"

"میں تمہیں اچھی لگتی ہوں...!" وہ جھلاہٹ کے لہجے میں بولی!

"پھر پتہ نہیں کیوں تمہارا موڈ خراب رہتا ہے!"

"بس خاموش رہو!"

"کچھ بتاؤ بھی تو!"

"کیا خیال ہے... تمہارا یہ رویہ مجھے پاگل نہ بنا دے گا!"

"ارے تم... یہ کیا کہہ رہے ہو..." وہ تقریباً چیخ پڑی!

"کیسے بتاؤں میں کیا کروں..." وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا!

نادیہ کے چہرے پر شدید ترین جھلاہٹ کے آثار تھے!

"تم نے تو کہا تھا کہ تمہیں نیند آرہی ہے" صفدر نے کچھ دیر بعد کہا!

"نہیں آئی..."

"اسے بھی تو اس میں میری غلطی کی بات ہے؟"

"میرا مسئلہ اتنا ہے ہی؟"

"نادیہ! مجھے سمجھنے کی کوشش کرو!"

"کیا سمجھنے کی کوشش کروں... تم میں سمجھنے کو رکھا ہی کیا ہے!"

"اچھا تو سنو! اگر میں نے بہت زیادہ گرمجوشی دکھائی تو کچھ دنوں کے بعد تم بھی مجھے چھوڑنے لگو گی! اور میں یہ کبھی نہ چاہوں گا..."

"تم احمق ہو... بالکل احمق...!"

"اب جو کچھ بھی سمجھو...!"

وہ اٹھی اور تیزی سے کمرے سے نکل گئی...

پھر صفدر روشنی پھیلنے تک جاگتا ہی رہا تھا... اس کا اندازہ تھا کہ وہ بھی نہیں سوئی تھی!

ناشتے کی میز پر پھر ملاقات ہوئی۔ چوکیدار ہی ان کے لئے ناشتہ تیار کرتا تھا! کھانا کسی ہوٹل میں کھاتے تھے...!

اس نے خاموشی سے ناشتہ کیا... بہت مضمحل نظر آرہی تھی! صفدر نے مناسب نہیں سمجھا تھا کہ خود کسی قسم کی گفتگو کا آغاز کرے!

پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی بھرائی ہوئی آواز میں بولی! "مجھے معاف کر دو تم بہت اچھے ہو!"

"لیکن... کیا... میں نہیں سمجھا...!"

"نہیں مجھے معاف کر دو... کہو معاف کر دیا...!"

"چلو معاف کر دیا...!"

"تم سمجھ نہیں سکتے... میری ذہنی حالت کو!"

صفدر کچھ نہ بولا!

وہ چند لمحے اسے نیم وا آنکھوں سے دیکھتی رہی پھر بولی! "یہ میری خواہش تھی... بہت دنوں سے کوئی ایسا دوست ملے جس کے لگاؤ میں قوت اور غرض کا شائبہ بھی نہ ہو... جو مجھ سے تسکین حاصل کرنا نہ چاہتا ہو...!"

صفدر اب بھی کچھ نہ بولا... سر جھکائے بیٹھا رہا...!

"میں بڑی طرح تھک گئی ہوں...!"

"تو آج آرام کرو... آج کہیں نہ چلیں گے...!"

"تم سمجھے نہیں..." وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی "یہ میرا طرز حیات تھکا دینے والا ہے... ذہنی تھکن یا روح کا اضمحلال سمجھ لو اسے!"

"اس قسم کی فلسفیانہ باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں...!"

"تمہیں سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے! تم مشرقیوں کے اعمال ہی فلسفیانہ ہوتے ہیں اور مغرب میں افکار کے علاوہ اور کچھ نہیں رہا...!"

"کافی دوں تمہیں!"

"نہیں بس... تم سگریٹ بہت زیادہ پیتے ہو! یہ اچھی بات نہیں!"

"سکون ملتا ہے کچھ..."

"کتنی عجیب بات ہے کہ سکون کے لئے بھی سہارا چاہئے!"

صفدر کچھ نہ بولا! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی اور بولی۔

"لیکن حیرت ہے کہ تم شراب قطعی نہیں پیتے!"

"میرا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا!"

"اور اس کی اجازت دیتا ہے کہ ایک لڑکی کو تم اس طرح اغوا کرو"

"میرا مذہب عورتوں پر جسم فروشی کے راستے بند کرتا ہے... کیا میں نے ایسا نہیں کیا! اب تم اس لعنت میں نہیں پڑ سکو گی کیا میری دولت بھی تمہیں مطمئن نہ کر سکے گی۔"

"لیکن میں تمہاری ہوں کون... تمہاری دولت پر میرا کیا حق ہے؟"

"انسانیت کے رشتے سے تمہیں حق پہنچتا ہے میری دولت پر"

"میں پاگل ہو جاؤں گی...!" وہ اپنے بال نوچنے لگی!

صفدر نے اٹھ کر اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور آہستہ سے بولا! "میرا مذہب صبر کرنا سکھاتا ہے! ہمارے یہاں خودکشی کی شرح مغرب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے!"

وہ بازوؤں میں منہ چھپائے ہوئے میز پر جھک گئی...!

سسکیاں لے رہی تھی پھر سسکیوں نے ہچکیوں کی شکل اختیار کر لی...! صفدر خاموشی سے اس کا شانہ تھپکتا رہا! سوچ رہا تھا کہ کس جنجال میں پھنس گیا ہے۔ عمران

۲

عمران اپنی ٹوسیٹر میں تھا! اور ایک لمبی سی سیاہ رنگ کی شیورلٹ اس کا تعاقب کر رہی تھی!...

فیاض کی طرف سے تو اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ یا اس کے محکمے کا کوئی آدمی اس کا تعاقب کرنے کی ہمت نہیں کرے گا... کیونکہ عمران نے خاص طور سے اس کی تاکید کی تھی! تو پھر اس تعاقب کا مطلب تھا کسی قسم کی زحمت!

وہ شہر میں ہنگامہ نہیں پسند کرتا تھا... اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اپنی گاڑی شہر سے باہر نکال لے جانے کی کوشش کرے!

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ شہر کے باہر نکلتے ہی اس کی فیاٹ شیورلٹ سے آگے نہ جا سکے گی۔ پھر بھی یہ خطرہ تو مول لینا ہی تھا...!

اس کے ذہن میں ایک سیاہ شیورلٹ اسی وقت کھٹکنے لگی تھی! جب اس تعاقب کا احساس ہوا تھا! ... اور وہ سیاہ شیورلٹ وہی تھی جس کا... دوسری بیچر ماڈلین کے اغواء کے موقع پر صفدر کے ہاتھوں خراب کرایا گیا تھا... ! ہو سکتا ہے اس تعاقب کرنے والی سیاہ شیورلٹ میں وہی آدمی ہو جو عمران اور اس کے گونگے ڈرائیور کو ریسٹ ہاؤز لے گیا تھا!

گاڑی شہر کے باہر نکل آئی۔ عمران نے رفتار تیز کر دی تھی! اگر بھلا شیورلٹ سے کہاں پا سکتا تھا۔ جبکہ اس وقت دور دور تک ان دو گاڑیوں کے علاوہ اور کوئی گاڑی نہیں دکھائی دیتی تھی!...

عمران نے بہت ہوشیاری سے پچھلی گاڑی کو راستہ دینے کی کوشش کی اور شیورلٹ آگے نکل بھی گئی!... لیکن تھوڑی ہی دور جا کر اس طرح آڑی ہو گئی کہ قریب قریب پوری سڑک رک گئی! ساتھ ہی اس کے بریک بھی چرچرائے۔ عمران نے بھی بریک لگائی اور گاڑی کو ریورس گیئر میں ڈال کر ایکسیلیٹر پر دباؤ ڈالا۔ گاڑی تیزی سے پیچھے چل گئی! اگر اتنا کم وہ اتنی دور نکل آئی تھی کہ عمران ریوالور کی رینج میں نہ آ سکتا! شیورلٹ پہلے ہی اتر کر پھر کر اس کی طرف مڑ رہی تھی کہ عمران نے ریوالور نکال کر اس کے ایک پہیئے پر فائر کیا! نتیجہ خاطر خواہ نکلا... ٹائر دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا! ساتھ ہی عمران نے بھی دوسری طرف کا دروازہ کھول کر چھلانگ لگائی اب وہ اپنی گاڑی کی اوٹ میں تھا...!

ریوالور مضبوطی سے تھامے ہوئے منتظر رہا!...

گاڑی میں اسے دو آدمیوں کی جھلک دکھائی دی تھی! ہو سکتا تھا کہ وہ دونوں بھی دوسری طرف اتر گئے ہوں!

عمران کسی قدر پیچھے ہٹ کر جھکا تاکہ اپنی گاڑی کے نیچے سے دوسری طرف دیکھ سکے!... ابھی نگاہ بھی نہیں ٹھہری تھی کہ اچانک فائر ہوا اور ایک کریہہ سی چیخ فضا میں گونج کر رہ گئی!...

پھر سناٹا چھا گیا لیکن عمران نے ایسا محسوس کیا جیسے کوئی گاڑی سے کود کر دوسری جانب کی ڈھلان میں اترتا چلا گیا ہو!...

عجیب طور تھا! اسے یقین تھا کہ ایک کی موت واقع ہوئی ہے! لیکن وہ فوری طور پر اپنی گاڑی کی اوٹ سے نہیں نکل سکتا تھا۔

ایک منٹ گزر گیا لیکن کسی طرح کی بھی آواز نہیں سنائی دی۔ اس کا بھی خدشہ تھا کہ کوئی اور بھی اُدھر آ نکلے۔ لہٰذا عمران کو ساری احتیاطیں ایک طرف رکھ کر گاڑی کی اوٹ سے نکلنا ہی پڑا۔

اس کا خیال غلط نہیں تھا۔ ایک قتل ہوا تھا... مقتول کی صورت بھی اس

کے لئے نئی نہیں تھی!... یہ وہی آدمی تھا جو اسے اس دن جو ٹول میں کالی شیورلٹ میں ریسٹ ہاؤز تک لے گیا تھا!—

بائیں کنپٹی میں گولی کا سوراخ نظر آیا!... غالباً ریوالور کی نال کنپٹی ہی پر رکھ دی گئی تھی!— ریوالور سیٹ پر پڑا تھا... عمران نے اسے ہاتھ نہیں لگایا تھا—! اس نے مڑ کر ڈھلان کی طرف دیکھا— نیچے کافی گہرائی تک گھنی جھاڑیوں کا سلسلہ بکھرا ہوا تھا!... ان میں کسی کو تلاش کر لینا آسان کام نہ ہوتا۔

مقتول کے پیروں کے قریب ایک دستانہ پڑا نظر آیا!... ویسے مقتول کے دونوں ہاتھ ننگے تھے!— پھر بھی اسے یاد آیا کہ ریسٹ ہاؤز والی رات... اس نے قاتل کے ہاتھوں میں بھی دستانے دیکھے تھے!

وہ یہاں زیادہ دیر تک نہیں رک سکتا تھا۔ دستانے کو اٹھا کر جیب میں ٹھونستا ہوا اپنی گاڑی کی طرف لپکا...!

واپسی کا سفر بھی طوفانی ہی ثابت ہو رہا تھا!— وہ جلد از جلد اس سڑک کو چھوڑ دینا چاہتا تھا!...

مقتول کچھ دیر بعد شہر کی سڑکوں پر پھرتا رہا تھا! اچانک اس نے عمران کو دیکھا اور اپنی گاڑی اس کی ٹوسیٹر کے پیچھے لگا دی! مرنے والے نے اسے پہچان لیا تھا! اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا! لیکن جب دوسرے آدمی نے یہ دیکھا کہ اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکیں گے تو وہ اپنے ساتھی ہی کو قتل کر کے فرار ہو گیا!—

آخر اسے قتل کیوں کر دیا؟...

عمران کے پاس اس سوال کا صرف یہی جواب ہو سکتا تھا کہ وہ دوسرا آدمی اس سلسلے میں مقتول سے بھی زیادہ اہم تھا!... وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماڈلین کے

اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی تھی کہ خود مقتول کی نظروں میں اس اغواء کی کوئی اہمیت نہیں تھی ورنہ وہ اس کے بعد اس طرح سرعام نہ پھر سکتا!—

عمران نے اپنے فلیٹ میں پہنچ کر دستانہ جیب سے نکالا!— یہ نائیلون کا سفید دستانہ تھا— اور بائیں ہی ہاتھ کا معلوم ہوتا تھا... سائز کے اعتبار سے مردانہ بھی معلوم ہوتا تھا!...

عمران اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا... پھر دفعتاً بُری طرح چونکا... وہ دستانے کی چھوٹی انگلی ٹٹول رہا تھا!... جس کا سرا تقریباً ایک انچ تک بالکل ٹھوس اور انگلی کی موٹائی کے برابر تھا!...

عمران کی پیشانی شکنوں سے پر ہو گئی! آنکھیں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی چیز کے متعلق حافظے پر زور دے رہا ہو۔

دستانے کو میز پر ڈال کر وہ ٹیلیفون کی طرف بڑھا اور تیزی سے کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کئے—!

دوسری طرف سے جلد ہی جواب ملا! خود فیاض ہی نے کال ریسیو کی تھی!

"کیا بات ہے...! تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟" اس نے عمران کی آواز سن کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تھا!

"فیاض! ایک بار پھر کہتا ہوں!... اگر تم نے وہ فائیل ڈھنڈوایا تو بڑی زحمت میں پڑو گے..."

"کیا تم مجھ سے مل سکتے ہو!— میرے آفس میں...؟"

"قطعی ناممکن ہے فیاض—!"

"کیوں؟"

"چونکہ تمہارا محکمہ ایشی ہاؤس میں دلچسپی لیتا رہا ہے اس لئے میں اسے مناسب نہیں سمجھتا!"

"میں یہی تو معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں تمہارا نکتہ نظر کیا ہے؟"

"تمہارے نکتہ نظر سے بالکل مختلف۔۔۔!"

"کیا مطلب؟"

"تمہارا نکتہ نظر یہی تو ہے کہ وہ اپنے احباب کے لئے لڑکیاں مہیا کرتی ہے!۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ تو پھر۔۔۔!"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں!۔۔۔" عمران نے کہا!

"تو پھر تم!۔۔۔"

"فی الحال میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اگر تم اس لائن کے سلسلے میں کچھ کر سکتے ہو تو بتاؤ۔۔۔ ورنہ میں کوئی اور ذریعہ اختیار کروں!"

"رحمان صاحب تم سے ملنا چاہتے ہیں!"

"کیا مطلب؟"

"میں نے ان سے اس لائن کے بارے میں کہا تھا۔"

"او ہو۔۔۔ تو پھر۔۔۔"

"انہوں نے کہا! اس سے کہو! براہ راست مجھ سے گفتگو کرے!"

"اچھی بات ہے۔۔۔!" عمران نے طویل سانس لی اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

۳

رات سرد ہونے کے باوجود بھی خوشگوار تھی!۔۔

خوشگوار اس لئے تھی کہ جولیانا فٹز واٹر نے خود کافی بنائی تھی!۔۔۔ اور عمران بڑی نزاکت سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لے رہا تھا۔۔

"کیا قصہ ہے آخر۔۔۔؟" جولیا نے پوچھا!

"کوئی نیا قصہ تو ہوتا نہیں ہے تم لوگوں کے ساتھ!۔۔۔ ویسے پوری کہانی تمہارے ایکس ٹو ہی کو معلوم ہوگی۔۔۔ میں تو کمیشن ایجنٹ ہوں۔۔۔!"

"تو تم اسی کے لئے بھیک مانگتے پھرتے تھے۔۔۔۔۔۔"

"تمہیں کس کی تلاش تھی!۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ تم صرف غیر ملکی عورتوں سے بھیک مانگتے تھے۔۔۔"

"جس کی تلاش تھی مل گئی۔۔۔ اور جہاں سے ملی تھی اب وہاں کچھ دن تمہیں بھی قیام کرنا پڑے گا!"

"کیا مطلب؟"

"یہ رہا تمہارا جعلی پاسپورٹ۔۔۔!" عمران نے جیب سے ایک پاسپورٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا!

جولیا اسے دیکھتی ہوئی بڑبڑائی! "اگر میں فرانسیسی بول سکتی ہوں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ۔۔۔!"

"فکر نہ کرو۔۔۔!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا! "تم فرانس سے آئی ہو۔۔۔ تمہیں آثار قدیمہ

تمہارا نام اینجی لاسٹریل ہے۔۔۔!"

"میں آثار قدیمہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔!"

"یہ اور زیادہ اچھا ہے۔۔۔!"

"تم کرنا کیا چاہتے ہو؟"

"تمہیں صرف ایک جگہ قیام کر کے وہاں آنے جانے والوں پر نظر رکھنی ہے!"

"کب تک۔۔۔"

"جب تک کہ کسی ایسے آدمی کا سراغ نہ مل جائے جس کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی آدھی کٹی ہوئی ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ وہ دستانے پہنے بغیر دوسروں کے سامنے نہ آتا ہوگا۔۔۔!"

"ہوں۔۔۔!" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔ "تو میں ایسے آدمیوں کے دستانے اترواتی پھروں گی۔۔۔ یعنی پھر مجھے ہر اس آدمی پر نظر رکھنی پڑے گی جو دستانے پہنے ہوئے دکھائی دے۔۔۔"

"فی الحال وقت نہیں یہ ساری باتیں۔۔۔ ابھی سے اتنا زیادہ نہ سوچو۔۔۔!"

"کہاں قیام کرنا پڑے گا؟"

"ایک ریسٹ ہاؤز میں جسے ایک غیر ملکی عورت چلاتی ہے! قیام کرنے والے بھی زیادہ تر غیر ملکی سیاح ہوتے ہیں!۔۔۔ آثار قدیمہ سے دلچسپی رکھنے والے سیاح دو چار دن اس علاقے کے اس ریسٹ ہاؤز میں ضرور گزارتے ہیں!"

"کیا تم بھی آس پاس ہی موجود ہو گے؟"

"قطعی۔۔۔ ورنہ تمہارے لئے ٹافیاں کون خریدے گا!"

"سنجیدگی سے گفتگو کرو۔۔۔!"

"ٹاٹا۔۔۔ اب میں چلا۔۔۔ تم صبح ہی سامان سفر درست کر کے روانہ ہو جاؤ گی۔ ہو سکتا ہے تمہارا چیف ڈائرکٹ (تم) براہ راست رابطہ قائم کرتا ہے۔۔۔!"

جولیا کچھ دیر تک عمران کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔!

"کیوں کیا بات ہے؟" عمران نے پوچھا!

"میں اکثر سوچتی ہوں کہ آخر ہمارا چیف ہمیں بے جان گڑیوں کی طرح تمہارے ہاتھ میں کیوں دے بیٹھتا ہے!"

"بدنصیبی ہے اس کی۔۔۔!"

"یقیناً۔۔۔!" جولیا جھنجھلا گئی۔۔۔ "میں بھی اسے اس کی بدنصیبی ہی کہوں گی۔۔۔!"

"تو پھر اچھا ہے!"

"جو کچھ پوچھنا ہو گا براہ راست اسی سے پوچھ لوں گی!"

"تمہاری اطلاع کے لئے۔۔۔ وہ [illegible] ہو گیا ہے!"

"اب جا سکتے ہو تم۔۔۔!"

"کافی کا شکریہ! تھوڑی سی شکر بھی ادھار دو تو بے حد مشکور ہوں گا۔۔۔!"

"بس جاؤ۔۔۔ دس بج رہے ہیں! مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔!"

عمران نے پھر اپنا پلاسٹک میک اپ جیب سے نکالا! اور اس کے چہرے پر پلاسٹک کی دوسری کھال اور گہری جھریاں نظر آنے لگیں۔۔۔!

وہ اسی میک اپ میں یہاں تک آیا تھا! اور ریسٹ ہاؤز کے نمبر کی [illegible] ملنے کے بعد وہ پھر میک اپ کے بغیر باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔

ٹو سیٹر بھی گیراج میں کھڑی کر دی تھی اور اب موٹر سائیکل استعمال کر رہا تھا۔۔۔

جولیا کے مکان سے نکل کر اس نے ریڈیم ڈائیل والی گھڑی پر نظر ڈالی اور موٹر سائیکل اسٹارٹ کر کے چل پڑا۔

اب وہ لیڈی جہرام کے نگار خانے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ وہ اسے پچھلی رات ہی بتا چکی تھی کہ ساڑھے دس بجے سے پہلے وہاں نہیں مل سکے گی!

آج وہ تیسری بار وہاں جا رہا تھا! پہلی بار وہ خود اسے لے گئی تھی اور دوسری بار

نے کا دھوکا دیا تھا! اور دوسری رات بھی اسے گھمانے کی کوشش کرتی رہی تھی کہ وہ

جوان آدمی ہے۔۔۔ اور عمران اپنی حرکات و سکنات سے باور کرانا چاہتا تھا کہ وہ اس

خیال سے متفق نہیں ہے۔۔۔!

عمارت کے پھاٹک پر پہنچتے ہی ریڈی میڈ ایک اپ چہرے سے پر جیسے ہی مستقل

چوکیدار نے پھاٹک کھول دیا تھا! وہ موٹر سائیکل کو اندر لیتا چلا گیا!

لیڈی بہرام برآمدے ہی میں موجود تھی۔۔۔ اور ایسے لباس میں تھی کہ عمران کو ہکلا

کہنا پڑا تھا "محترمہ۔۔۔ کہیں آپ کو نمونیہ نہ ہو جائے!"

"سخت بد مذاق ہو۔۔۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی "چلو۔۔۔ بڑی خوبصورت تصویر بنی ہے

"سچ۔۔۔ چلیے۔۔۔!"

عمران سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ وہ سیدھی اسے اپنے اسٹوڈیو میں

لائی۔۔۔ عمران کی نظر اس تصویر پر پڑی جس کا خاکہ اس نے سامنے ہی دیا تھا۔۔۔

ایزل پر ایک مرد تھا۔ بے چارہ آدم۔۔۔ جو۔۔۔! انجیر کے پتوں سے بھی محروم۔۔۔!

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔!" وہ بڑبڑایا۔

"کیوں۔۔۔!"

"آخر کوئی مرد دیکھ کر کس قدر برا مانتے۔۔۔!" عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا!

"تم بھی تو مرد ہو۔۔۔!" وہ مسکرائی!

"ڈرتے ہیں کیا۔۔۔!" عمران نے کہا اور جھینپ کر سر جھکا لیا!

وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتی رہی پھر بولی "کیا تم مجھ سے خائف ہو۔۔۔۔۔"

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آخر کیوں؟"

"خوبصورت عورتوں سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے! دل یوں یوں ہونے لگتا ہے!"

اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ پھڑپھڑاتے ہوئے کہا!

"عجیب بات ہے!" وہ غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی!

"آخر کوئی وجہ؟"

"وجہ۔۔۔!" عمران متفکرانہ لہجے میں بولا "ٹھیک ہے وجہ ہی ہو!"

"کیا؟"

"نہیں۔۔۔ آپ ہنسیں گی۔۔۔" عمران کی ہنسی کھسیانی تھی!

"بتاؤ جلدی۔۔۔!" وہ آنکھیں نکال کر تیز لہجے میں بولی!

"اب۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔!"

وہ پھر کچھ سوچنے لگا!

"میں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔ جلدی بتاؤ۔۔۔!"

"ایک بار ایک خوبصورت لڑکی نے مجھے بہت پیٹا تھا۔۔۔!"

"بکواس۔۔۔!"

"یقین کیجیے! گیارہ بارہ برس کا رہا ہوں گا۔۔۔ وہ لڑکی سامنے تھی کہ میری بائیں آنکھ پر ایک مکھی بیٹھی تھی۔۔۔!"

"بدمعاش۔۔۔!" لیڈی بہرام ہنس پڑی!

"آپ بھی بدمعاش کہہ رہی ہیں!" عمران بگڑ کر آواز میں بولا "قسم لے لیجئے۔۔۔!"

"نہیں نہیں ٹھیک ہے! پھر کیا ہوا؟"

"بس اس نے دونوں ہاتھوں سے پیٹنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ تو آنکھیں پھوڑ رہی تھی کہ ایک راہگیر نے بچا لیا۔۔۔ بچا پایا اس طرح وہ نے بھی میرے ہی دو چار ہاتھ جھاڑ دیئے تھے!"

"بڑی ظالم تھی۔ گیارہ بارہ برس کی عمر میں تم بالکل گڈے سے لگتے ہو گے۔۔۔!"

"پتہ نہیں۔۔۔ بہت خوب معلوم ہوتا ہے!"

"لیکن ایک بات ہے۔۔۔!" لیڈی بہرام سنجیدگی سے بولی!

"کیا؟"

"انگور پر مکھی بیٹھنے کا مطلب تم اسی عمر میں سمجھ گئے ہو گے!"

"لعنت ہے۔۔۔!" عمران جھلا کر بولا "آخر اس سے ہوتا کیا ہے۔۔۔ میری سمجھ میں تو آج تک نہ آسکا!"

"بدھو ہو۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ یہ بکواس ہے۔۔۔ تم بنتے ہو!"

عمران کچھ نہ بولا۔ ایسی صورت بنائے رہا جیسے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔۔۔

لیڈی بہرام برش اٹھا کر تصویر کے ایک حصے میں رنگ لگانے لگی۔۔۔!

عمران احمقوں کی طرح پلکیں جھپکا رہا۔ دفعتاً وہ اس کی طرف مڑی۔۔۔۔

"تو پھر تم کیوں آتے ہو یہاں؟"

"آپ نے بلایا تھا۔۔۔" عمران رک رک کر بولا!

وہ چند لمحے اسے گھورتی رہی پھر بولی!

"میرا خیال ہے کہ تم دنیا کے بے معرف ترین آدمی ہو۔۔۔"

"جی۔۔۔!" دفعتاً عمران نے تختے چھوڑتے ہوئے خوشگوار لہجے میں بولا۔

"تو آپ مجھے جانتے ہیں! آگے پیچھے پھرتے ہیں؟"

"ہوں۔۔۔ ہوں۔۔۔" اس نے سر ہلا کر کہا "میں سمجھتی ہوں! تھوڑی دیر کی دلچسپی کی خاطر وہ تمہیں یقیناً برداشت کر لیتے ہوں گے!"

"کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں۔۔۔ شاہکار پینٹنگ کیسی ہے تمہاری؟"

"شاندار۔۔۔!"

"میں اس وقت باہر جانا چاہتی ہوں! کیا تم چلو گے میرے ساتھ۔۔۔!"

"ضرور چلوں گا۔۔۔"

وہ مزید کچھ کہنے کی بجائے ٹٹولنے والی نظروں سے اسے دیکھتی رہی!

عمران کبھی اس کی طرف دیکھتا اور کبھی تصویر کا جائزہ لینے لگتا۔ آخر کار وہ بولی!

"تمہاری غیر حاضری کی بنا پر تمہارے گھر والوں کو تشویش تو نہ ہو گی؟"

"صرف ایک آدمی کو تشویش ہو گی اگر میں دو تین دنوں تک کے لئے غائب ہو گیا۔۔۔!"

"کسے۔۔۔؟"

"مسٹر بہرام کو!"

"ہو نہہ!" وہ حقارت آمیز انداز میں مسکرائی!

"مگر یہ صرف ایک ڈر ہے۔۔۔ اس کے تو عیش ہو جائیں گے!"

"تم کرتے کیا ہو؟"

"ریفریجریشن کا کام جانتا ہوں۔۔۔ نشاط بار کے سرد خانے میری آمدنی کا ذریعہ ہیں!"

"ملازم ہو۔۔۔!"

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔ لعنت ہے ملازمت کرنے والے پر۔۔۔ کام کرتا ہوں۔۔۔ اور اجرت وصول کر لیتا ہوں۔۔۔ مجھ سے کام کرا لے میں ان کا فائدہ ہے۔۔۔ سو روپے کا کام کرتا ہوں آدھا تہائی سو کی رسید مجھ سے لکھوا لیتے ہیں!۔۔"

"میں دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اگر تم کچھ دنوں کے لئے یہاں سے کہیں باہر چلے جاؤ تو بے روزگاری کے شکار تو نہیں ہو جاؤ گے۔۔۔!"

"ارے بے روزگاری کی پرواہ کسے ہے؟"

"بالکل چوں گا... لیکن سر بہرام!"

"کیوں؟ — کیا تم انہیں مجھ سے زیادہ پسند کرتے ہو!"

"بہت پیارے آدمی ہیں... میں ان کی دوستی سے محروم ہونا پسند نہیں کروں گا!"

"تم بالکل احمق ہو!"

"بچپن ہی سے سنتا آ رہا ہوں! میرے لئے کوئی نئی اطلاع نہیں ہے!"

"والدین زندہ ہیں!"

"ہونا تو چاہئے... کیونکہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے!"

"وہ کہاں ہیں؟"

"شاہ دارا میں —"

"کیا کرتے ہیں؟"

"اس عمر میں تو صبر ہی کرتے ہوں گے!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم واقعی بالکل گاؤدی ہو... یا بنتے ہی ہو...!"

"لیڈی بہرام — اب میں یہاں سے نکل بھاگوں گا!"

"کیوں — کیوں؟"

"گاؤدی — احمق اور بدھو جیسے الفاظ سنتے سنتے میرے کان پک گئے ہیں... آج تک کوئی بھی ایسا نہ مل سکا جو مجھے سمجھنے کی کوشش کرتا!" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا! اس کی آنکھیں بھی ڈبڈبا آئی تھیں...!

"ارے... نہیں — ارے نہیں!" وہ جلدی سے اس کا شانہ تھپکتی ہوئی بولی! "میں تمہیں سمجھنے کی کوشش کروں گی — وعدہ کرتی ہوں — میں تو یونہی مذاق کر رہی تھی!"

اب عمران کے گالوں پر دو دھاریاں بکھری تھیں...!

"ارے ہو... تم تو رونے لگے... احمق کہیں کے...!"

"پھر احمق...!"

"ارے نہیں... نہیں... توبہ...!" وہ بلاؤز کے گریبان سے رومال نکال کر اس کے آنسو خشک کرنے لگی۔

جیسے تیسے کسی طرح آنسوؤں کا سلسلہ ختم ہی نہ ہونے کو آیا تو جھنجھلا کر بولی!

"اب بس کرو... ورنہ اچھا نہیں ہوگا... کیوں میرا اتنا اچھا موڈ تباہ کر رہے ہو!"

پھر عمران کو سنبھلنے میں پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ دیر پہلے کوئی خاص بات ہوئی ہی نہ ہو!

"تم صرف سنکی معلوم ہوتے ہو... اور کچھ نہیں!" لیڈی بہرام بولی!

"ارے اب میں اپنا سر دیوار سے ٹکرا دوں گا!"

"نہیں... نہیں! سنکی ہونا بری بات نہیں!" وہ جلدی سے بولی "سنکی مجھے بہت پسند ہیں... ورنہ سر بہرام کو کیسے برداشت کرتی!"

"ہائے...!" عمران کراہا... "وہ بے چارے بھی سنکی ہیں!"

"فضول وقت نہ برباد کرو... ہمیں باہر چلنا ہے! تم اپنی موٹر سائیکل یہیں چھوڑ دو!"

"چھوڑ دی —!"

پندرہ یا بیس منٹ بعد وہ برآمدے میں نظر آئے۔ لیڈی بہرام نے اپنے بالشت بھر کے بلاؤز پر کوٹ پہن لیا تھا...!

گاڑی پھاٹک سے باہر نکلی۔ عمران ہی ڈرائیو کر رہا تھا! لیڈی بہرام اس کے برابر بیٹھی تھی...!

"بائیں جانب موڑو اور چلتے رہو —!" اس نے کہا!

عمران نے خاموشی سے تعمیل کی —!

"رفتار بڑھاؤ — سڑک سنسان ہے!" وہ کچھ دیر بعد پھر بولی

عمران نے گیئر بدلا! لیکن کچھ بولا نہیں... تھوڑی دیر بعد لیڈی بہرام نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا! "تمہارا مرض... میری سمجھ میں آ گیا ہے... تم ذہنی طور پر مریض ہو...!"

عمران بے ڈھنگے پن سے کھانس کر رہ گیا!...

کار تیزی سے آگے بڑھتی رہی!

"بس اب آگے سے بائیں ہاتھ کو موڑ لینا..." لیڈی بہرام نے کہا!

عمران نے پھر خاموشی سے تعمیل کی... لیکن ٹھیک ٹھیک وہ کچھ نروس سا بھی ہو گیا کیونکہ یہ سڑک احمد پور کی طرف جاتی تھی جس کے نواح میں ہوٹل ویسٹ باؤنڈ واقع تھا... اگر لیڈی بہرام کی منزل بھی وہی تھی تو عمران بڑے مخمصے میں پڑ گیا تھا! اس کے علم میں وہ اپنا پرانا میک اپ اب بھی استعمال نہ کر سکتا! اور میک اپ کے بغیر اس کا وہاں پہچان لیا جانا یقینی تھا!

"میں تمہارے لئے دوا کی تلاش میں نکلی ہوں!" لیڈی بہرام بولی!

"سچ... جی... دوا میرے لیے... کیسی دوا...؟"

"تمہارا مرض میری سمجھ میں آ گیا ہے!"

"جی ہاں... بھوک بالکل نہیں لگتی... میرا خیال ہے واٹر بری کمپاؤنڈ"

"اتنا بنتے کیوں ہو! —"

"میرے خدا... کیا میں یہ گاڑی کسی کھڈ میں گرا دوں —!"

"پاگل پن کی باتیں نہ کرو... ابھی تک تمہیں کوئی ایسی عورت نہیں ملی جو تمہیں سمجھ سکی"

"عورتوں کے سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے مرد سمجھیں تو کوئی بات بھی ہے!"

"اچھا بس خاموش رہو... رفتار کچھ اور بڑھاؤ... یہ سڑک بھی بالکل سنسان ہے"

"میں اختلاج قلب کا مریض ہوں محترمہ —!"

"تم جھوٹے ہو...!"

"احمق ہوں، گاؤدی ہوں، بدھو ہوں، سنکی ہوں اور جھوٹا ہوں آخر آپ کی کس بات پر یقین کیا جائے... آتنی بہت سی خوبیاں ایک آدمی میں ہرگز نہیں ہو سکتیں —!"

"میں کہتی ہوں خاموش رہو!"

وہ اس وقت احمد پور کے پوسٹ کے سامنے سے گزر رہے تھے... اگلا موڑ ہی ویسٹ باؤنڈ کا راستہ تھا!...

کچھ دور چلنے کے بعد اسی کی سمت لیڈی بہرام نے مڑنے کی ہدایت دی! عمران نے صرف بے پروائی سے شانوں کو جنبش دی اور سوچا اب تو... دیکھا جائے گا!

ویسٹ باؤنڈ کی کمپاؤنڈ میں اندھیرا تھا... پورچ میں جو بلب روشن تھا اس کی روشنی خود پورچ ہی کے لئے ناکافی تھی! — لیکن گاڑی پورچ تک کب گئی تھی! آتے ہی لیڈی بہرام نے اندھیرے ہی میں رکوا لیا تھا! اور یہ کہتی ہوئی خود اتر گئی تھی کہ وہ گاڑی ہی میں اس کا انتظار کرے!

عمران مطمئن ہو کر چیونگم چبانے لگا تھا... عمارت کی بعض کھڑکیوں کے شیشے روشن تھے۔ عمران پورچ کی طرف دیکھتا رہا۔ لیکن لیڈی بہرام وہاں نہ دکھائی دی! اندھیرے میں پتہ نہیں کس طرف غائب ہو گئی تھی۔ پندرہ بیس منٹ گزر جانے کے بعد آہٹ سنائی دی۔ لیکن یہ آدمیوں کے قدموں کی معلوم ہوتی تھی!—

پھر اس نے لیڈی بہرام کی آواز سنی جو کسی سے کہہ رہی تھی "تم آگے بیٹھ جاؤ —!"

"اچھا میم صاحب —!" دوسری آواز کھڑکی کے قریب سے آئی۔ یہ بھی کسی عورت ہی کی تھی۔ لیڈی بہرام نے عمران سے کہا! "دروازہ کھول دو —!"

عمران نے بائیں جانب والا دروازہ کھول دیا۔ اور دوسری عورت اس کے قریب آ بیٹھی —۔ لیڈی بہرام نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تھا!

وہ بیٹھتی ہوئی بولی "اب واپس چلو —!"

عمران نے انجن اسٹارٹ کیا! قریب بیٹھی ہوئی عورت کے پاس سے عجیب سی بو آ رہی تھی!۔ عمران سوچنے لگا کہ وہ ایسی ہی بو ہے جیسے کبھی اس نے کہیں دو چار بار سونگھا تھا! گاڑی کچھ دیر بعد پھر اسی پورے شہر جانے والی سڑک پر نکل آئی۔

"سیدھے گھر چلو... جہاں سے آئے تھے" لیڈی بہرام نے عمران کو مخاطب کیا!۔

"بہت بہتر... محترمہ...!" اس نے کہا اور گیئر بدل کر ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھانے لگا...!

پھر راستہ خاموشی سے طے ہوتا رہا تھا!۔

شہر کی حدود میں داخل ہوتے ہی لیڈی بہرام نے پھر بولنا شروع کر دیا...

لیکن اب ساری گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی!۔

"تم خوش ہو جاؤ گے..." وہ عمران سے کہہ رہی تھی!....

"کب..." عمران نے بے حد خوش ہو کر پوچھا!

"گھر پہنچ کر...!" جواب ملا۔

پھر عمران نے مزید وضاحت نہ چاہی! ضرورت ہی کیا تھی۔ جو بات تھی سامنے آنے والی تھی! وہ لیڈی بہرام کی ذاتی اقامت گاہ تک بھی جا پہنچے۔ ہارن کی آواز سن کر چوکیدار نے پھاٹک کھول دیا تھا!...

گاڑی برآمدے کے قریب تک چلی گئی!۔

اور اب روشنی میں عمران نے اس لڑکی کو دیکھا جو اتنی دیر سے اس کے قریب بیٹھی رہی تھی... اور اس کے پاس سے آنے والی بو بھی اس کے لئے انجانی نہ رہ گئی۔ اُسے یاد آ گیا کہ اس قسم کی بو اس جگہ پائی جاتی ہے جہاں چوپائے باندھے جاتے ہیں.... سڑتے بھوسے، چارے اور گوبر کی ملی جلی بو...!

لڑکی قبول صورت اور گندمی رنگ کی تھی! عمر اٹھارہ بیس سے زیادہ نہ رہی ہو گی!

"آؤ...!" لیڈی بہرام بھرائی ہوئی آواز میں بولی!

عمران نے محسوس کیا کہ لڑکی کچھ شرمائی شرمائی سی ہے!۔

وہ برآمدے ہی میں رک گئے تھے!

"کیسی ہے؟" لیڈی بہرام نے عمران سے پوچھا! وہ لڑکی ہی کی طرف دیکھ رہی تھی!۔

"ماشاءاللہ...!" عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں پسند ہے نا؟"

"الحمدللہ..."

"اندر چلو۔"

وہ نشست کے کمرے میں آئے...!

"تم مجھے خوش نہیں معلوم ہوتے...!" لیڈی بہرام نے کہا اور عمران نے فوری طور پر تعجب انگیز حد تک یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ بہت زیادہ خوش ہے...!

"خاموش رہو!" لیڈی بہرام ناخوشگوار لہجے میں بولی!

عمران نے قہقہے میں پورا بریک لگایا۔ اب اس کے ہونٹوں میں ہلکی سی جنبش بھی نہیں پائی جاتی تھی.... بالکل گاؤدی اور غبی نظر آ رہا تھا!

وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر بولی! "میں ابھی آئی...!"

ڈرائنگ روم سے نکلتے وقت نہ صرف اس نے دروازہ بند کیا تھا بلکہ عمران نے قفل میں کنجی لگنے اور اس کے گھومنے کی آواز بھی سنی تھی!....

وہ ٹھنڈی سانس لے کر بیٹھ گیا اور جیب سے چیونگم کا پیکٹ نکال کر اسے پھاڑنے لگا۔

"آپ شوق فرمائیں گی...؟" اس نے ایک پیس لڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا...!

"کیا ہے...؟" لڑکی بولی!

"شکریہ...!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر بالکل سادہ لہجے میں کہا۔ "مجھے فرانسیسی نہیں آتی لہٰذا آپ نے جو کچھ کہا ہے اس کا ترجمہ انگریزی میں کر دیجئے...؟"

"کہاں جانے کا کہت ہو؟" لڑکی جھینپ کر بولی!

"میں اب بھی نہیں سمجھا محترمہ!" عمران گڑگڑایا... "میری دلچسپی ہے اگر فرانسیسی.... ترجمہ نہ دیجئے.... ہم خاموش بیٹھیں گے...؟"

خاموشی کے اس طویل وقفے میں لڑکی ایک بار مضطربانہ انداز میں کھنکاری تھی!

عمران نے اس کی طرف دیکھا تھا...

"کاہے کو ایسے ہو بھلا...؟" لڑکی کانپتی ہوئی آواز میں بولی!

عمران بت بنا بیٹھا رہا...!

"ہم میم صاحب کی نوکر ہیں...!" لڑکی نے کچھ دیر بعد کہا!

"جی... اب تو کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا ہے!" عمران چونک کر بولا!

لڑکی ہنسنے لگی اور عمران نے بھی احمقانہ انداز میں اس کا ساتھ دیا!

اسی طرح آدھا گھنٹہ گزر گیا... لڑکی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے.... کبھی وہ جھینپی سی معلوم ہوتی... اور کبھی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ نظر آتی!...

"کچھ بات کرو... کاہے چپ بیٹھے ہو؟" بالآخر اس نے کہا!

"کیا عرض کروں محترمہ!... انفلیشن کا خوف مجھے کھائے جا رہا ہے؟"

"یہ کا ہے...؟"

"انفلیشن...؟" عمران نے پوچھا!

لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا!

"افراطِ زر... افراطِ زر سمجھتی ہیں آپ؟"

لڑکی نے نفی میں سر کو جنبش دی...!

"افراطِ زر اسے کہتے ہیں کہ وسائلِ حیات کی کمی ہو لیکن میڈیم آف ایکسچینج کی فراوانی ہو جائے؟"

"کاہے کا کہت ہو... ہماری سمجھ ما نہیں آوت؟"

"ارے اور کہت کا مطلب آپ مجھے سمجھا دیجئے میں سر کے بل بھی کھڑا ہو کر آپ کو افراطِ زر کا مطلب سمجھانے کی کوشش کروں گا...؟"

"میم صاحب...!" وہ جھلا کر چیخی!

ٹھیک اسی وقت دروازہ کھلا اور لیڈی بہرام شعلہ جوالہ بنی نظر آئی!

"اٹھو... نکلو یہاں سے...!" وہ ہانپتی ہوئی بولی! اس کا مخاطب عمران سے تھا!

عمران چپ چاپ اٹھا اور باہر نکل آیا...... لیڈی بہرام پیچھے ہٹ گئی تھی!—

"تم بالکل جنگلی اور گنوار ہو!" وہ ہاتھ اٹھا کر چیخی اور عمران پلٹ کر لڑکی کی طرف دیکھنے لگا!

"میں تم سے کہہ رہی ہوں...!"

"تم... مجھ سے... یعنی کہ مجھ سے... یعنی کہ میں جنگلی اور گنوار...؟"

"ہاں... ہاں...!"

"وہ کیوں محترمہ؟"

"مجھے غلط فہمی ہوئی تھی! میں سمجھی تھی کہ تم اپنے یا اپنے سے ادنیٰ طبقے کی عورتوں سے شرماتے ہو!"

"قسم ہے پروردگار کی.... یہ الزام ہے....!"

"پھر تم کیا بلا ہو...؟" وہ آنکھیں نکال کر چیخی...!

"جنگلی اور گنوار کے بعد اب میں بلا بھی ہوں......" عمران غصیلے لہجے میں بڑبڑایا...!

"لیکن میرا قصور لیڈی صاحبہ!"

"چلے جاؤ!" وہ پیر پٹخ کر چیخی!

"واہ واہ......!" وہ سر جھٹک کر بولا "خود ہی بلاتی ہیں پھر اس طرح جھنجھلا دیتی ہیں..... آپ کا مرض بھی میری سمجھ میں آ گیا ہے.... آپ خود سگی ہیں پلیز جانے مسز بہرام...... اگر وہ پرانی ذہنی موشگافیوں اور ... کا خط کا بہ ہیں دلچسپی نہیں تو پھر کریں کیا!"

"چلے جاؤ!" لیڈی بہرام تقریباً حلق کے بل چیخ پڑی.....

"ارے ارے.....!" عمران سہمے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹا! لیکن تیزی سے پلٹتے ہوئے دو چار ہاتھ پڑ ہی گئے..... لیڈی بہرام پر جیسے دیوانگی کا دورہ پڑا تھا.....!

۳

صبح آٹھ بجے تک وہ سوتا رہا تھا۔

اس بیچارے آدمی کے لئے چار گھنٹے بہت تھے.....

ساڑھے تین بجے تو وہ رانا پیلس تک پہنچا تھا اور نہ ہونے چار بج گئے تھے۔۔۔! لیڈی بہرام نے پھر دعوت دی ہی نہیں لگنے دیا تھا!... ایسی تیغ بے نیام ہوئی تھی کہ وہ منہ ہی دیکھتا رہ گیا تھا!

آنکھ کھلتے ہی جوزف کا چہرہ نظر آیا۔۔۔ بہت خوش معلوم ہوتا تھا اور بانچھیں کھلی ہوئی تھیں!

"باس..... وہ ڈکار دینے لگا ہے!"

"تجھ سے سابقہ پڑ جاتا تو مردے بھی بول اٹھیں گے!" عمران انگڑائی لے کر بولا۔ "وہ بیچارہ تو صرف گونگا ہی تھا.....!"

"نہیں باس! میں بہت خوش ہوں! ہم دیر تک گفتگو کرتے رہتے ہیں! وہ ابھی انگریزی بول سکتا ہے!"

"اگر تم اسے عربی بھی سکھا سکو تو میں سکون سے مر سکوں گا!"

وہ بستر سے اٹھ گیا.....!

جوزف کہہ رہا تھا!

"وہ بھی خبیث روحوں پر یقین رکھتا ہے۔۔ پچھلی رات ہم بھوتوں اور چڑیلوں کے متعلق گفتگو کرتے رہے تھے! ۔۔۔ اس کی معلومات بہت وسیع ہیں۔۔۔ میں تو حیران رہ گیا.. اس نے پچھلے سال ایک ایسی عورت دیکھی تھی جس کا سر گدھے کا تھا.....!"

"ساری عورتیں گدھے کا سر لئے گھومتی ہیں.....!"

"مذاق نہیں باس..... اس نے مشوشی کو دیکھا تھا..... وہ جو صرف پورے چاند کی رات کو راکا جنگل میں نمودار ہوتی ہے.... جب بھی دیکھی جاتی ہے سفید چیتھڑے پہنے ہوتی ہے!"

"ابے میرے جوتے کہاں گئے!"

"ہم میں سے جب بھی کوئی اس کا تذکرہ سنتا ہے ایک ہفتے تک ننگے پیر پھرتا ہے!"

"اچھا تو پھر!" عمران آنکھیں نکال کر بولا!

"میں نے احتیاطاً آپ کے جوتے جمعدار کو دے دیئے!"

"اچھا....!" عمران منہ پھاڑ کر رہ گیا!

"دیکھو باس! میں بھی ننگے پیر ہوں..... میں اسے کسی طرح نہیں روک سکتا تھا.. کہ وہ مشوشی کا تذکرہ نہ کرے!"

"مشوشی کا کیا پتہ آج اس وقت وہ چاند کی کسی کرن میں نہیں بلکہ رانا پیلس ہی میں ہو!"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا باس..... خبیث روحیں پل بھر میں ستاروں سے ستاروں تک پہنچ سکتی ہیں!"

"لیکن اب میں باتھ روم تک کیسے پہنچوں خبیث!..... یہ ننگے پیر باس!..... خدا کے لئے سنجیدہ ہو جاؤ!"

"کیا تم اسے بھی ننگے پیر چلنے پر آمادہ کر سکے ہو....؟"

"نہیں باس!" جوزف نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا! "مشوشی کا تذکرہ سننے کے بعد سے وہ ایسی زبان بولنے لگا ہے جسے میں نہیں سمجھ سکتا.... ہو سکتا ہے وہ دوسرے سے کوئی زبان ہی نہ ہو... خبیث روحیں آدمی کو رٹے کی طرح بھی بکنے پر مجبور کر دیتی ہیں....!"

عمران اٹھ کر جبراً ساتھ والے کمرے میں آیا..... لیکن یہاں جوتوں کی الماری پرسے خالی نظر آئی۔

جوزف پیچھے پیچھے آیا تھا..... سر ہلا کر بولا "نہیں باس.... میں اتنا احمق نہیں ہوں....!"

"کیا مطلب...؟" عمران خونخوار نظروں سے اس کی طرف پلٹا!

"میں نے یہ الماری بھی خالی کر دی ہے!"

"ابے دماغ تو نہیں خراب ہو گیا...!" عمران گھونسہ تان کر جھپٹا۔

"مار مار کے بھرکس کر دو..... لیکن میں تمہارا دشمن تو نہیں ہوں! تمہیں ایک ہفتے تک ننگے پیر چلنا پڑے گا باس!"

عمران بے بسی سے منہ چلا کر رہ گیا!۔۔

وہ جو ساری دنیا کو انگلیوں پر نچاتے پھرتا تھا اس وقت اس احمق کے آگے خود کو بالکل لاچار محسوس کر رہا تھا!۔۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے؟" بالآخر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا!

"میں نے رات ایک کام تمہارا باہر بھیج دیا ہے کہ کہیں تم اس سے بور ہو کے تو آزاد ہو...؟"

"دفع ہو جاؤ مردود...!" عمران پھر اس کی طرف جھپٹا اور دھکے دیتا ہوا بیرونی برآمدے تک نکال لایا۔

"مگر وہ سے رہو نہیں.... رات کے بارہ بجے تک...!" اس نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر وہ اندر آنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی!

وہ تیزی سے فون والے کمرے میں پہنچا۔

"ہیلو.....!" وہ ماؤتھ پیس میں بولا!

"بلیک زیرو — سر —!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اچھا.....!"

"رحمان صاحب کا پرسنل اسسٹنٹ آپ کی تلاش میں ہے! — پچھلی رات بھی بڑی دیر تک آپ کے فلیٹ میں آپ کا منتظر رہا تھا.....!"

"جولیا سے بات ہو گئی یا نہیں!"

"وہ بھی صاحب... کیا کوئی خاص مشغلے کی بات ہے؟"

"میرے لئے آٹھ شہر کے ہوٹلوں کی جائزہ فہرست بنا لاؤ...!"

"بہت بہتر جناب...!"

عمران سلسلہ منقطع کر کے پھر بیرونی برآمدے میں واپس آ گیا۔ جوزف کسی مستعد سنتری کی طرح کھڑا تھا... اس کی پلکیں تک نہیں جھپک رہی تھیں...!

"کھڑے رہو مرشد... اسی طرح...!"

"پرواہ نہیں باس... لیکن میں تمہیں خطرے میں دیکھنا پسند نہیں کرتا...!"

"او خبیث اب یہ ضعیف الاعتقادی ترک کر دے ورنہ اپنے ساتھ مجھے بھی جہنم رسید کرا دے گا...!"

"تم اسے ضعیف الاعتقادی کہتے ہو باس... کرسچیانٹی میں اچھا نہیں ہے... میں بھی کرسچین ہوں... لیکن یہ تو سوچو کہ جب ہم سبھوں کا باپ زمین پر بھیجا گیا تھا۔ اس وقت یہ زمین صرف خبیث روحوں کا مسکن تھی...!"

"رہی ہو گی... لیکن اب میرے اور تمہارے سوا کوئی خبیث روح موجود نہیں...!"

"میری گردن میں ہر وقت کراس لٹکا رہتا ہے... اس وقت بھی جب میں آسمانی باپ کی نافرمانی کرتا ہوں... وہ مجھے معاف کرے...!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کھڑا رہ یہیں!" عمران نے جھنجھلا کر کہا اور پھر خود واپس آ گیا! بہرحال اسے ننگے پیر ہی باتھ روم میں جانا پڑا تھا!

آدھے گھنٹے کے اندر ہی اندر جیک ریپ کے جوتے ہمراہ دیے تھے اور عمران کو جوتے پہنے دیکھ کر جوزف نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور چیخ رہا تھا بیہوشوں کی طرح...

عمران نے موٹر سائیکل سنبھالی اور لیڈی بہرام کی کوٹھی کی طرف روانہ ہو گیا۔

اسے یقین تھا کہ اب رحمان صاحب اس سے ملنا چاہتے ہیں، لیکن وہ فوری طور پر ان سے ملنا نہیں چاہتا تھا... وہ جانتا تھا کہ وہ فائل بھی نہ دیکھنے دیتے جس کی اسے ضرورت تھی... ورنہ ظاہر تھا کہ وہ کم از کم ابھی تو وجہ نہیں بتا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ بہرحال ایک دوسرے محکمے سے تعلق رکھتا تھا اور صرف سر سلطان کو جواب دہ تھا لہٰذا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اس فائل کو اپنے ہی محکمے کے توسط سے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

پھر دس بجے اس نے موٹر سائیکل کا رخ سر بہرام کی کوٹھی کی طرف پھیر دیا۔ آج وہ وہاں ناوقت جا رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایک مقررہ وقت پر جاتا رہا تھا۔

ضروری نہیں تھا کہ سر بہرام سے ملاقات ہو ہی جاتی۔ لیکن وہ پھر بھی جانا چاہتا تھا۔ اس کا خیال درست نکلا۔ سر بہرام موجود نہیں تھا پھر بھی وہ اندر چلا گیا۔ عدم موجودگی کی اطلاع پھاٹک ہی پر "ان اینڈ آؤٹ" والی نیم پلیٹ سے مل گئی تھی۔

ریڈی میڈ جیک اب عمارت کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی پہرے سے ہٹ گیا تھا۔

لیڈی بہرام پورچ کے قریب کھڑی ملی۔ شاید وہ موٹر سائیکل کی آواز سن کر باہر نکل آئی تھی۔ عمران کی شکل دیکھتے ہی مسکرائی۔

"میرا آج ناوقت کیسے؟" اس نے پوچھا!

"جی بس ادھر سے گزر رہا تھا...!"

"تم کیا اس لئے... مجھ سے ملنے آئے ہو...!"

"پتہ نہیں...!"

"چلو... اندر چلو...!"

"سر بہرام...!" عمران چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہوا بڑبڑایا۔

"تو موجود نہیں ہیں... شاید شام سے پہلے واپس نہ آئیں!"

عمران اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آیا۔ وہ چند لمحے تک غور سے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"مجھے اپنے پچھلی رات والے رویے پر افسوس ہے...؟"

"ارے وہ...!" عمران جھینپی ہوئی ہنسی کے ساتھ بولا "کوئی بات نہیں!"

"بس مجھے غصہ آ گیا تھا یہ سن کر کہ آپ نہیں سوچتے کہ جو کچھ کر رہی ہوں وہ مناسب بھی ہے یا نہیں!"

عمران کچھ نہ بولا وہ کہتی رہی "میری نظروں سے گزرنے والوں کے [illegible] میرا والد [illegible] میں سمجھ سکتی ہوں... لیکن...!"

وہ خاموش ہو گئی اور عمران بوکھلاؤں کی طرح سر ہلا کر اسے دیکھتا رہا۔

پھر دیر بعد وہ پھر بولی "آخر یہ آزمائش کس قسم کے ایکٹر ہو یا ایک کامیاب ٹائپ جو میری نظر سے گزرا ہے؟"

"کچھ بھی ہو! میں آپ کو بے قصور سمجھتا ہوں!" عمران منمنایا۔

لیکن وہ اس ریمارک پر توجہ دیے بغیر کہتی رہی "میں نے آئیڈیا گزشتہ ہفتہ کے ایک شمارے میں [illegible] ایک ایسی ہی کہانی پڑھی تھی! وہ [illegible] اس کی شکل نہیں دیکھ سکا تھا! وہ اس کے مرنے کو بھی سچ ہے اور [illegible] ایک گھریلو ملازم کے پاس بھی اس کے سامنے آتی ہے اور اس میں دلچسپی لینے لگتا ہے۔ اس سے پھر [illegible] کرتا ہے!"

"وہ شخص نابینا تھا!" عمران بڑبڑایا۔

وہ [illegible] محسوس کرتی رہی پھر بولی "لیکن اس کے باوجود بھی تم ایک اچھے دوست ثابت ہو سکتے ہو!"

عمران خوش نظر آنے لگا اور یک بیک بولا "اب آپ نے مجھے کچھ کچھ سمجھنا شروع کیا ہے!"

"خیر... تعجب کہ یہ بات پچھلی رات ہی میرے ذہن میں آئی تھی!"

عمران کچھ نہ بولا۔

"مجھے ایک ایسے دوست کی تلاش تھی جو میرے شوہر میں میرا اعتماد بحال کر سکتا!"

"او ہو... کوئی خاص قسم کی چیز ہے؟"

"ہاں...!"

"مجھے ضرور بتائیے... [illegible] ... ایک رسالے میں لطیفوں کے [illegible]"

"میرے حماقت دکھانے کی کوشش مت کرو... سنجیدگی سے سنو...!"

"آئی ایم سوری... آپ بتائیے...!" عمران نے جلدی کوئی ہو جانے کی ایکٹنگ کی...

وہ چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی "ہمارا [illegible] بڑی دشواریوں میں مبتلا ہے... اسے ترقی یافتہ نہیں [illegible] عوام کی زندگی بسر کر سکے۔ ان کے متعلق طرح طرح کی خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہیں...!"

"یہ بات تو ہے!" عمران سنجیدگی سے سر ہلا کر بولا۔

"میں اپنی دولت کا بیشتر حصہ ان کے لئے ادویات خریدنے میں صرف کر دیتی ہوں... لیکن [illegible]"

"اللہ آپ کو اجر دے گا خیر دے!"

"سنتے رہو...!" وہ جھنجھلا گئی۔

"جی بہت اچھا...!"

"اس سلسلے میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے!"

"میں حاضر ہوں...!"

"میں دوائیں فراہم کروں اور تم انہیں ان تک پہنچاتے رہو!"

"بڑی خوشی سے...!"

"[illegible] کا کام ہے؟"

"میں زیادہ تر تنہا [illegible] رہتا ہوں۔ میرے پاس وقت ہی وقت ہے؟"

"ہاں شاید پچھلی رات تم نے مجھے اپنے پیشے کے بارے میں بتایا تھا۔"

"ریلوے ورکشاپ میں کام کرتا ہوں۔"

"خیر۔ خیر۔ تو کیا تم تیار ہو؟"

"بالکل۔ ۔"

"اچھا تو دراز کا ایک بکس ایک [illegible] میز پر پہنچا دو۔۔؟"

"لائیے۔۔۔ میں ابھی جاؤں گا۔"

"[illegible] کے [illegible] میں [illegible] چھپا ہے۔ تمہیں وہیں جانا ہے۔۔۔۔ [illegible] کے قریب تمہیں ایک آدمی دکھائی دے گا۔۔۔ [illegible] کا بکس چپ چاپ اس کے حوالے کر دینا [illegible] نے بھجوایا ہے۔۔"

"بہت اچھا۔"

"میں اس کا بکس [illegible] کر رہی ہوں۔" اس نے کہا اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

عمران بیٹھا [illegible] رہا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ واپس آئی۔ اس کے ہاتھ میں [illegible] کا ایک ٹکڑا تھا!

"یہ لو۔"

عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے لیا۔ [illegible] اور پھر تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتا ہوا بولا۔ "دراز کا بکس کہاں ہے؟"

"[illegible] کے قریب [illegible] میں۔ [illegible] بکس [illegible] پر آ جائے گا۔۔۔ چلو میں چل رہی ہوں"

وہ اسے پھاٹک کے قریب [illegible] کھڑی ہو گئی۔ یہ [illegible] کے لئے تھی

[illegible] کا بکس [illegible]

"پھر تم یہ اس کے حوالے کر دینا۔۔۔ پھر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں!"

"بہت اچھا۔" عمران بولا۔

[illegible]

[illegible] آدمی [illegible]

عمران [illegible]

"[illegible]!" عمران نے [illegible] میں کہا۔

اس نے اپنا بھاری چہرہ اٹھا کر [illegible] آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔ عجیب سی [illegible] آنکھیں تھیں۔

عمران نے کارڈ اس کے سامنے رکھ دیا!

[illegible]

عمران تیزی سے [illegible] کی جانب [illegible]

لیکن وہ اس شخص [illegible] جا رہا تھا۔۔۔۔ [illegible] میں کچھ عجیب سی تحریک ہوئی تھی۔

وہ تیزی سے اپنی [illegible] [illegible]

[illegible]

۵

جولیانا فٹز واٹر [illegible] کے الفاظ اب یاد آ رہے تھے! اس نے کہا تھا تمہارا [illegible] ہے [illegible] جس طرح چاہے گا استعمال کرے گا۔

وہ [illegible] میں اس کی پہلی شام تھی۔۔۔ ہوٹل میں کمرہ حاصل کر لینے کے بعد [illegible] دیکھنے چلی گئی تھی۔۔۔ اب اس وقت دن بھر کی تھکی ہاری واپس آئی تھی۔۔۔۔

کمپاؤنڈ میں متعدد [illegible] کھڑی نظر آئیں۔ اور ڈائننگ ہال میں خاصی بھیڑ تھی۔

اس نے سوچا آخر یہ لوگ شہر سے [illegible] میں کس قسم کی تفریح کی غرض سے آتے ہیں۔

پھر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ [illegible] یہ سب کی سب [illegible] تھی۔۔۔ وہ ان کی طرف سے [illegible] اپنے کمرے میں چلی گئی!

اس نے سوچا تھا [illegible] ہال میں [illegible] کھانا [illegible]

ساڑھے نو بج گئے!

باہر یقیناً اندھیرا پھیل گیا ہوگا۔۔۔ وہ [illegible] بستر پر پڑی رہی۔۔۔ [illegible] جانتی تھی [illegible] ایسی کسی [illegible] سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔

[illegible] ہی رہی تھی۔۔۔ دفعتاً کسی نے دروازے پر دستک دی۔ [illegible] اٹھنا ہی پڑا۔

سلیپنگ گاؤن پہن کر دروازہ کھولا!

باہر ایک بوڑھا آدمی کھڑا [illegible] میں [illegible] تھا۔

"مجھے افسوس ہے!" اس نے فرانسیسی زبان میں کہا۔ [illegible] فرانسیسی خاتون [illegible] یہاں ٹھہری ہوئی ہیں۔۔۔

[illegible] ہو [illegible] تو کتنی خوشی ہوتی ہے۔۔"

"آپ بیٹھئے!" جولیا نے [illegible]

"شکریہ۔۔"

وہ [illegible] سے [illegible] کرسی پر بیٹھ گیا

"مجھے بھی خوشی ہوئی!" جولیا بولی

"لیکن [illegible]۔"

"اوہو۔۔۔ میں زیادہ تر سوئٹزرلینڈ میں رہی ہوں میرا باپ فرانسیسی تھا۔۔۔ [illegible]۔۔"

"خیر۔ خیر۔ [illegible] مجھے [illegible] بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ اور مقامی لوگوں کی انگریزی بھی میری سمجھ میں نہیں آتی!"

"میں ایک سال سے ایشیا کا سفر کر رہی ہوں [illegible] دشواری پیش نہیں آتی؟"

"کیا محض سیاحت کی غرض سے؟"

"ایشیا کے بعض [illegible] تہذیب سے متعلق ایک کتاب لکھ رہی ہوں"

"اوہو۔۔۔ تو تم مصنفہ ہو؟"

"جی ہاں۔۔"

"رات کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ؟"

"شکریہ!"

"میں تمہیں [illegible] کی غرض سے آیا ہوں۔ [illegible] کا کمرہ یاد ہے؟ [illegible] سے آ [illegible]۔"

"بوڑھا آدمی ہوں۔۔۔ تم [illegible] محسوس کر رہی ہو۔"

"ہرگز نہیں!۔۔۔ [illegible] چلتا پھرتا [illegible]۔۔"

[illegible]

اس وقت جیسے سونے کو بھی جی نہیں چاہتا تھا

"میں یہاں کئی ماہ سے ہوں! اب یہاں کی پرسکون زندگی مجھے بہت اچھی لگتی ہے" بڈھے نے کچھ دیر بعد کہا!

"یہاں زندگی واقعی پرسکون ہے" جولیا نے سر ہلا کر کہا!

"اچھا تو اب میں چلوں۔ آدھے گھنٹے بعد ڈائننگ ہال میں ملاقات ہوگی؟"

جولیا نے [illegible] کہا [illegible] "اس وقت تک [illegible] دیکھی جائے گی"

عمران کی ہدایت کے مطابق اسے کسی ایسے آدمی پر نظر رکھنی تھی جس کی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کسی حد تک غائب تھی لیکن [illegible] کر چھپایا بھی ہے۔ انگلی کٹ جانے کے بعد دستانے ہی پہنے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا اسے کسی ایسے آدمی پر نظر رکھنی تھی جو کم از کم بائیں ہاتھ کا دستانہ تو استعمال کرتا ہی ہو!

بڈھے کے چلے جانے کے بعد وہ پھر لیٹ گئی! عجیب سی بے دلی طاری تھی! آرام ہی آرام [illegible] اس [illegible] زندگی سے بھی بیزار ہو گئے

تھوڑی دیر بعد اس پر غنودگی طاری ہو گئی پھر سو گئی [illegible] رات کا کھانا بھی باقی ہے

پھر آنکھ کھلی تھی کسی مسلسل آواز کی بنا پر [illegible] دل [illegible] محسوس ہوا [illegible] آواز پھر سنائی دی ... کوئی دروازہ پیٹ رہا تھا۔ بالکل پاگلوں کے سے انداز میں ... [illegible] اٹھی۔ جھلا کر چیخی "کون بیہودہ ہے"

دستک بند ہو گئی۔

وہ تیزی سے [illegible] گاؤن پہن کر [illegible] دروازے کی طرف بڑھی
دروازہ کھولا اور [illegible] بڈھے پر نظر پڑی! جی چاہا کہ [illegible] سنا دے لیکن پھر خاموش ہی رہ گئی!

"لڑکی میں بوڑھا آدمی ہوں مجھ سے [illegible] برداشت نہیں ہو سکتی۔ تم [illegible] دیکھو [illegible] ہیں [illegible] یہ حرکت کرنی پڑی"

"اوہ ... مجھے افسوس ہے مونسیو! اچھا میں لباس تبدیل کر کے آتی ہوں" [illegible] دن بھر کی تھکن کے بعد غنودگی طاری ہو گئی تھی۔

"بہت اچھا ... تبدیل کر لو لباس" وہ کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا۔ لیکن یہ صرف [illegible] کرتی [illegible] کمرہ [illegible] جہاں جا کر وہ لباس تبدیل کرتی [illegible] اشارہ کر کے باتھ روم کی طرف جانے لگی

"ارے ... میں سمجھا تھا تم یہیں لباس تبدیل کرو گی" بڈھے نے [illegible] کہا

"واقعی [illegible] نہیں ہوں، مونسیو!" جولیا نے مسکرا کر کہا اور غسل خانے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا!

وہ ان فرانسیسی بڈھوں کو اچھی طرح جانتی تھی۔ اس نے سوچا [illegible] لباس تبدیل کر کے وہ باہر آئی [illegible] معمولی سا میک اپ کیا اور بڈھے کے ساتھ ڈائننگ ہال جانے کے لئے تیار ہو گئی!

"اس گرم ملک میں بھی خاصی سردی پڑتی ہے" بڈھے نے [illegible] کے بعد کہا

"ہاں مونسیو ... لیکن میں ایک سال سے ان اطراف میں ہوں۔ لہٰذا مجھے اب کوئی خاص بات نہیں نظر آتی"

وہ ڈائننگ ہال میں آئے۔ یہاں [illegible] صرف ایک ہی میز خالی نظر آ رہی تھی۔ وہ غالباً اسی بڈھے کی تھی ...

وہ دونوں بیٹھ گئے!

[illegible] لڑکیاں بھی دکھائی دے رہی تھیں اور یہ سب [illegible] کسی نہ کسی مغربی ہی ملک سے تعلق رکھتی تھیں [illegible] کے مقابلے میں [illegible] نظر آتے!

"تم [illegible] ہو گی" بڈھے نے پوچھا!

"پوچھنے میں تو [illegible] ضرور [illegible] ہوگا لیکن میں [illegible] کی ہوں ..."

"خیر ... خیر چلو اچھا ہے" بڈھا سر ہلا کر بولا "میں بھی بہت [illegible] ہوں"

[illegible] انتخاب کرنے کے بعد [illegible] سروس [illegible] تھی۔ کھانا [illegible] میں دیر [illegible]

"کیا تم جانتی ہو کہ یہ سب [illegible] لڑکیاں ہیں؟" بڈھے نے آہستہ سے کہا

"میں کیا جانوں ... میں تو آج ہی آئی ہوں"

"ہاں یہی [illegible] ہے!" بڈھا [illegible] سر ہلا کر بولا!

"وجہ ... مجھے کیا ... اپنے ملک میں ہم ایسی [illegible] کی طرف دھیان تک نہیں دیتے" جولیا بولی

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"

جولیا نے اس طرح شانوں کو جنبش دی جیسے کہنا چاہتی ہو "آپ سوچتے جائیے"

"یہاں ایسی [illegible] بھی موجود ہیں جو اس ملک میں [illegible] نہیں ہو سکیں"

جولیا نے صرف سر ہلا دیا۔

"تو یہ کہنا [illegible] ایسی اہم بات نہیں؟"

جولیا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"[illegible] ... [illegible] کی [illegible] ہو سکتی؟"

"ممکن ہے!" جولیا نے لاپرواہی سے کہا!

"[illegible] یہ تو [illegible] خیز ہے"

"خود [illegible] سروس کے تابع ہوتا!"

"ہاں ... [illegible] میں واقف ہوں [illegible] چکر [illegible] ہے! [illegible] سرکاری [illegible] ہوں گے ... لڑکیاں [illegible] کے لئے یہاں رکھی گئی ہیں"

"تو کیا یہ رہتی بھی یہیں ہیں؟"

"بالکل ... اوپری منزل پر [illegible] میں انہیں بہت دن سے دیکھ رہا ہوں"

[illegible]

کچھ دیر تک وہ دونوں خاموشی سے کھاتے رہے پھر بڈھا بولا "مجھے ایسی لڑکیوں سے دلچسپی نہیں ہے"

"نہیں تو اب کسی قسم کی لڑکیوں سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے ..." جولیا مسکرائی۔

"اب مجھے اتنا بھی بوڑھا نہ سمجھو" [illegible]

"[illegible] ہو [illegible]" جولیا [illegible] چہک گئی۔

"[illegible] ... [illegible] ہیں ...؟"

"میں جانتی ہوں [illegible] عورتوں [illegible]"

"[illegible] تم نے دیکھا [illegible]؟"

"میں نے نہیں دیکھا [illegible] ... میری [illegible] رہتی ہے؟"

"تم [illegible] اتفاق [illegible] ہو"

"نہیں نہیں ... ایسی کوئی بات نہیں" جولیا [illegible] ہنس پڑی!

"کم از کم تم جیسی [illegible] والی لڑکی کو [illegible] ہونا چاہئے؟"

"تم اپنے [illegible] سے [illegible] پیدا کر سکتے ہو [illegible] لیکن [illegible] پیدا کیسے کر لو گے۔"

"اب میں نہیں [illegible]" اس نے [illegible] اور [illegible] سے کھاتا رہا۔

دفعتاً [illegible] قریب [illegible] نظر آئی [illegible] میں سے ایک بہت اونچی آواز میں بول رہا تھا! کاؤنٹر کے پیچھے [illegible] نہیں!

"کیا ہے؟" جولیا آہستہ سے بولی!

"پتہ نہیں [illegible] تمہیں کیا؟"

"یہاں [illegible] تو نہیں ہوتے ... یہ مشرقی [illegible] جھگڑالو ہوتے ہیں!"

مگر کل رات والا تو ابھی تک نہیں ہوا ہے"

دفعتاً ایک میز سے ایک سیاہ فام آدمی اٹھا! اور آہستہ آہستہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا!

" اب یقیناً جھگڑا ہوگا!" جولیا بڑبڑائی " اس کے تیور مجھے اچھے نہیں معلوم ہو رہے"

" ہو سکتا ہے وہ دوسری کا [illegible] ہو [illegible] لڑکیوں کے لئے ۔۔؟

" [illegible] اب لڑکیوں کو [illegible] سے [illegible] چاہئے!"

[illegible] نے جواب میں کچھ کہنا چاہا، لیکن پھر اسے بھی کاؤنٹر ہی کی طرف متوجہ ہو جانا پڑا تھا! میز سے اٹھنے والے نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر [illegible] کا گریبان پکڑ لیا تھا اور اسے دروازے کی طرف کھینچے لئے جا رہا تھا! [illegible] دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس سے پہلے [illegible] ایک حریف اس سے زیادہ ہی تھا! [illegible] دروازے کے قریب لے گیا! ۔۔۔

کاؤنٹر کے قریب پائے جانے والے [illegible] دوسرے لوگ شاید اس کے ساتھی تھے! وہ [illegible] آدمی کی طرف جھپٹے ۔۔۔ اور اچھی خاصی جنگ شروع ہو گئی!

لوگ اپنی جگہوں سے اٹھ اٹھ کر [illegible] کے قریب پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے ۔۔۔ اور کچھ اب تو کرسیاں اچھلنے لگی تھیں!

جولیا [illegible] کا ہاتھ پکڑ کر کاؤنٹر کی طرف کھینچتی چلی گئی! ایسا شور ہو رہا تھا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی ۔۔۔!

وہ اسی طرح جا رہی تھی کہ [illegible] کاؤنٹر کے قریب ہی زیادہ محفوظ [illegible] دوسری [illegible] جھگڑا کرنے والے [illegible] اس ہنگامے کو ختم کر [illegible] کاؤنٹر کی طرف [illegible] ظاہر ہے کہ وہ ریسٹورانٹ کی مالکہ کا کوئی ملازم ہی ہو سکتا ہو گا

پھر شاید کچھ [illegible] نے بھی اس کا ساتھ دینے کی ٹھان لی تھی اور جھگڑا کرنے والوں کو ہال سے باہر نکالا جا رہا تھا!

" سنت —!" جولیا بولی " کم از کم تمہیں یہ نہیں [illegible] کسی جھگڑے سے [illegible] ہونا چاہئے ۔۔؟"

" کیا ۔۔؟" تنویر حیرت سے منہ پھاڑ کر رہ گیا۔

" ہاں ۔۔ ہاں ۔۔ اس وقت مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے!"

" مایوسی ۔۔ کیوں ۔۔؟"

" معاملہ شروع ہی سے ختم ہو گیا!"

" یعنی ۔۔"

" وہ دس منٹ بھی تو یہ جھگڑا جاری نہ رہ سکا!" جولیا نے برا سا منہ بنا کر کہا!

" تو تم جھگڑا پسند کرتی ہو؟"

" [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ایسی [illegible] مجھے پسند ہیں!"

" خدا کی پناہ — تم — یعنی تم [illegible] ایسی روایات کو [illegible] لڑکیاں بڑی نازک مزاج ہوتی ہیں [illegible] ۔۔!"

" کیا ہو — مجھے [illegible] والی تقریبات پسند آئی ہیں؟"

دوسری طرف [illegible] میزوں پر [illegible] ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے ۔!

" چلو —!" جولیا نے [illegible] کی طرف کھینچتے ہوئے کہا! " کھانا ختم کریں۔"

" اب تم [illegible] میں تو تمہاری لاش پر بھی بیٹھ کر [illegible] سکتی ہوں!"

[illegible] ایک سیدھی سادی لڑکی سمجھا تھا! ۔۔

" [illegible] سادی [illegible] نام [illegible] پوچھا۔"

" جولیانا فٹز واٹر ۔۔ میرا نام ہے!"

" پھر یہاں [illegible] تو آپ بھی کیا فرق پڑتا ہے ۔۔؟"

جولیا نے دیکھا کہ ریسٹورانٹ کی مالکہ ان کی طرف آ رہی ہے! قریب آ کر اس نے کہا!

" [illegible] مجھے سخت شرمندگی ہوئی ہے؟"

" تشریف رکھئے مادام!" تنویر نے اٹھ کر کرسی پیش کی! انگریزی میں کہا!

" شکریہ جناب! [illegible] ایک [illegible] سخت جنگلی ہوتے ہیں یہ لوگ ۔۔"

" وہ کیا تھا ۔۔؟" جولیا نے پوچھا!

" [illegible] بیہودہ [illegible] آدمی ہے — یہاں تمام [illegible] کو پریشان کرتا ہے!"

" اوہ — وہ — سخت بیہودہ [illegible] بولا!"

" [illegible] سبق دیا ہے کہ زندگی بھر یاد رکھے گا!"

" کون ۔۔؟" جولیا نے پوچھا۔

" وہ [illegible] کہاں ہے؟"

جولیا نے مڑ کر سامنے دیکھا! وہ [illegible] کی طرف آ رہا تھا جس نے جھگڑا کرنے والوں کو باہر نکالا تھا!

دوسرے ہی لمحے میں جولیا کو [illegible] اس کی طرف متوجہ ہونا پڑا — کیونکہ اس کے ہاتھوں میں [illegible] تھے!

" [illegible] ۔۔ پلیز ۔۔ بیٹھ جاؤ ۔۔" مالکہ نے کہا اور دونوں سے بولی " اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو؟"

" نہیں ۔۔ نہیں ۔۔ ضرور — ضرور" تنویر جلدی سے بولا۔ جولیا خاموش رہی تھی!

[illegible] نے کرسی سنبھال لی!

" میں ان جھگڑوں سے تنگ آ گئی ہوں ۔۔۔ [illegible] مجھے کاروبار بند ہی کر دینا پڑے گا!" مالکہ نے تھکی تھکی سی آواز میں کہا!

" اوہ — آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مادام — [illegible] ایڈگر [illegible]"

" نہیں میں جھگڑا پسند نہیں کرتی!"

" آپ اس معاملے سے الگ ہی رہیں گی ۔۔"

" کہیں [illegible] خطرات میں [illegible] نہیں دیکھنا چاہتیں!"

" [illegible]" اس نے [illegible] میں سر ہلا دیا۔

" میں نہیں سمجھا!"

" آپ [illegible] جلدی [illegible] ہو جاتی ہیں — [illegible] آفیسر [illegible] ایک ہیں [illegible] آپ دیکھئے ۔۔"

جولیا اس کی گفتگو ٹھیک طور پر نہیں سن رہی تھی! [illegible] باہر نکل گیا تھا [illegible] نہیں سمجھ سکے تھے!

" ہاں ہاں ۔۔!" مالکہ نے [illegible] کہا " [illegible] مجھے اپنے معزز گاہکوں سے سخت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے!"

" آپ فکر نہ کیجئے [illegible] ایک پولیس آفیسر [illegible] موجود تھا! وہ ان کے پیچھے گیا ہے!"

" یہ بہت اچھا ہوا [illegible]" [illegible] خوش ہو کر بولی!

وہ دونوں انگریزی ہی میں گفتگو کر رہے تھے! دفعتاً ایڈگر نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا!

" آپ لوگ کچھ خیال نہ کیجئے یہ سب یہاں کے لئے معمولی باتیں ہیں! لیکن میں انہیں ٹھیک کرنا خوب جانتا ہوں ۔۔!"

" نہیں [illegible] مسٹر [illegible] ٹھیک ہے [illegible] ہمیں کوئی شکایت نہیں!" تنویر نے کہا!

پھر ایڈگر [illegible] چلا گیا تھا ۔۔۔ جولیا محسوس کر رہی تھی کہ وہ اسے [illegible] آنکھوں سے دیکھ رہا تھا!

" کیا یہ آدمی آپ کا [illegible] ہے؟" جولیا نے مالکہ سے پوچھا!

"ہاں... کسی حد تک... ورنہ مادام [illegible] ہی دیکھتی ہوں! [illegible]

[illegible] سے رخصت لیا!

صفدر واپس آیا۔ اس نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا! اس دوران میں وہ دونوں کھانا بھی ختم کر چکے تھے۔

"کھانے کے بعد میں کافی کی عادی ہوں!" جولیا بولی!

"ضرور— ضرور—" صفدر نے ویٹر کو اشارے سے بلا کر کافی کا آرڈر دیا! پھر جولیا سے بولا "اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو میں سگار سلگا لوں؟"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں— لیکن سگار بہت بھدی چیز ہے— تمہارے اس پھولے [illegible] چہرے کے لئے تو سگریٹ ہی مناسب رہے گی!"

صفدر [illegible] سے میری [illegible] کی [illegible] نہیں ہوتی—!

"مجھے افسوس ہے!"

[illegible] سر ہلا کر رہ گیا— تھوڑی ہی دیر بعد کافی آ گئی!

"اور میں کافی [illegible] نہیں [illegible]—!" جولیا مسکرا کر بولی!

صفدر کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ نظر آئی اور وہ خود ہی پیالیوں میں کافی انڈیلنے لگا! — جولیا [illegible] دفعتاً پھر [illegible] یاد آ گئے اور وہ سوچنے لگی کہ [illegible] کس طرح معلوم کیا جائے!

وہ چونک پڑی! [illegible] اس سے اس کا نام پوچھ رہا تھا!

"[illegible] —" اس نے کہا اور پھر خیالات میں گم ہو گئی

۹

شام ہوتے ہی [illegible] موجود تھا [illegible] کے مطابق عمران [illegible] اس کے ساتھ تھا [illegible] بھی رات [illegible] تو چپ ہی تھا!

لیکن آج ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پچھلی رات کی [illegible] اس کی شگفتگی [illegible] ہو!

[illegible] تم نے [illegible] اس سے [illegible] پوچھا

"ہیں... بالکل... بھلا کیوں نہ کرتا؟"

"کسی غلط آدمی کو تو نہیں دے دیا؟"

"ارے وہ... وہاں شیطان کی طرح مشہور معلوم ہوتا ہے! [illegible] میری [illegible] نہیں [illegible] کیا سمجھوں... کہیں میری آنکھیں [illegible] نہ ہوں...؟"

"کیا مطلب — کیا [illegible] —"

"وہ — وہ [illegible] —؟"

"وہ [illegible] کیا — بتاؤ جلدی سے —" وہ جھنجھلا گئی!

"[illegible] اسٹور [illegible] کر چکے؟"

"مجھے یاد نہیں —!"

"ابھی نہیں — [illegible] میں وہ بات [illegible] گا!"

"تم مجھے [illegible] کرتے ہو!" وہ [illegible] اٹھی!

دونوں اس کمرے میں آئے جہاں [illegible] تھیں —

وہ [illegible] کے سامنے [illegible] گیا۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا...

"اب مجھ کو کچھ بھی [illegible] —!"

"ارے دیکھو آ بیٹھا ہے۔ وہ [illegible] میں [illegible] ہے —

میں [illegible] نہیں کرتی —!"

"[illegible] بات ہے! [illegible] میرے ساتھ؟"

"لیکن میں نہیں چاہتی [illegible] اس علاقے میں دیکھے۔"

"[illegible] بڑی بات ہے... [illegible] اور غائب ہو گئی۔ پھر کون دیکھے گا آپ کو —!"

"ہاں — [illegible] لیکن تمہیں تو وہ [illegible]!"

"[illegible]؟"

"نہیں یہ مناسب نہ ہوگا... خواہ مخواہ اس کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں۔"

"کیوں؟"

"بحث نہ کرو —" وہ سخت لہجے میں بولی!

"جی بہت اچھا!"

وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہی۔ پھر [illegible] تو پھر آپ [illegible]

"میں [illegible] نہیں جاؤں گی —!"

"تو پھر کسی [illegible]؟"

"یہ بھی ناممکن ہے۔ میں [illegible] نہیں بنا سکتی"

"کیوں؟"

"پھر تم نے [illegible]!" اس نے آنکھیں نکالیں اور عمران [illegible]!

"میں کتنی حسین [illegible] ہوں؟"

"مسٹر [illegible]!"

"آپ شاید یقین نہ کریں —!"

"میں کوئی [illegible] ہوں کیا —؟"

"[illegible] ثابت ہے!"

"کیا مطلب؟"

"[illegible] سارق ہے۔ [illegible] معلوم ہوتا... [illegible] ہے!"

عمران نے [illegible] کے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھے [illegible]۔

"تم مذاق تو نہیں کر رہے؟" اس نے کچھ دیر بعد پوچھا!

"آج تک [illegible] سے مذاق نہیں کیا!"

"کیا [illegible] میں تمہیں [illegible] لگتی ہوں؟"

"لگتی تو نہیں ہیں — لیکن میں [illegible] ہوں!"

"[illegible] جب [illegible] کر [illegible] گی!"

[illegible] کس طرح [illegible] جا سکے

اندر [illegible] کہا!

[illegible]

[illegible] میں نے [illegible] آج تک نہیں دیکھا!

"پھر آپ [illegible]؟"

"کیا وہ تمہیں [illegible] آدمی لگتا ہے؟"

"جب تک [illegible] تو ہر آدمی [illegible] لگتا ہے۔"

وہ پھر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی!

"عمران! کیا تم کسی طرح اس [illegible] سکتے ہو؟"

"کیا سمجھے ہو؟"

"بس داڑھی اور مونچھیں لگا کر میرا حلیہ بدل دو... ورنہ آپ تو سب ہی برباد کر دیں گے... چلئے ٹھیک"

"داڑھی مونچھیں... سب سر سے معلوم ہو گئے اگر کسی نے..."

"ارے تو کیا ریشمی داڑھی ہو گی جس کے بال تاروں میں پروئے جاتے اور جو عینک کی طرح کانوں پر لگائی جاتی ہے؟"

"پھر کیسی ہو گی؟"

"فرسٹ کلاس... بالکل اصلی معلوم ہو گی؟"

"لیکن اس میں کیا ہو...؟"

"ارے جناب! میرے کاریگر ایسی داڑھی بناتے ہیں جو [illegible] میک اپ کا [illegible] ہو سکے"

"تو وہ اس قسم کی داڑھی ہے؟"

"وہ اور کیا... گالوں پر [illegible] لگایا... بال چپکا دئے اور پھر قینچی سے درست کر دی... میک [illegible] اور [illegible] کا باپ بھی نہیں پہچان سکتا"

"اچھی بات ہے... بالکل تمہارا یہ کرتب بھی دیکھ لیں گے!"

"لیکن بات سمجھ ہی نہیں آئی...!"

"کیا بات؟"

"[illegible] دیکھئے تیر آپ نے اس رُت کا سانپ کیسے بنایا تھا!"

"مجھے خود بھی حیرت ہے... یہی تو دیکھنا چاہتی ہوں میں"

"لیکن [illegible] اس رُت کی طرح کا تا نہیں ہے؟"

"اچھا... ہم میرا ارادہ ٹھیک ہے... جاؤ"

"جی... بہت اچھا..."

۷

دوسری صبح عمران نے بلیک زیرو کی فون کال ریسیو کی... وہ دوسری طرف سے کہہ رہا تھا... "جولیا نے ایک ایسے آدمی کی نشان دہی کی ہے جو اکثر [illegible] میں [illegible] پہنچتے رہتا ہے... [illegible] سیکرٹ [illegible] ہاؤس [illegible] ہی میں رہتا ہے...!"

"ٹھیک ہے... اس کی نگرانی کراؤ... ہر وقت..." عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"بہت بہتر جناب!"

"اور کچھ...؟"

"نہیں جناب..." دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران نے ریسیور رکھ دیا...

آج اسے لیڈی بہرام کو [illegible] کے ساتھ [illegible] جانا تھا!

فون کی گھنٹی پھر بجی اور اس نے ریسیور اٹھا لیا...

دوسری طرف سے پھر بلیک زیرو کی آواز آئی "میں معافی چاہتا ہوں... یہ بتانا ضروری [illegible]"

"ارے واہ! تم یہ بھی بتانا ضروری سمجھتے ہو کہ وہ بھی ناک ہی سے چھینکتا ہے... نان سینس!" عمران نے کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

ٹھیک دس بجے وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر لیڈی بہرام کے [illegible] پہنچ گیا تھا... وہیں [illegible] کیا تھا... اور یہیں سے [illegible] روانگی تھی!

"تم آ گئے ہو..." لیڈی بہرام اسے [illegible] نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی... لیکن پہچان نہیں سکی تھی...

"اب کیا وہ مجھے پہچان سکے گا؟"

"مشکل ہی ہے... ارے اگر تم میرے سامنے ہی نہ بنے ہوتے تو میں بھی نہ پہچان

سکتی... واقعی تم کہاں کھو گئے تھے؟"

کافی دیر تک وہ مختلف زاویوں سے اس کا جائزہ لیتی رہی!

"مگر تم ہی ایسا کیوں کر گئے؟"

"داڑھی اور [illegible] نہیں ہے صاحب [illegible] پاس؟"

عمران پوچھتا ہے "لیڈی بہرام نے [illegible] کہا!"

"بیٹھو... یہ معاملات میں [illegible] ہیں؟"

"پھر میں تو بچوں کی طرح [illegible] کر سکوں گی"

"[illegible] وقت تک میں [illegible] رہوں گا جب تک آپ [illegible] کہیں گی"

"کیا بات ہوئی؟"

"بات...!" عمران اپنی [illegible] بولا "بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آئی... [illegible] داڑھی [illegible] صورت [illegible] کرتا"

"تم باتوں میں وقت بہت ضائع کرتے ہو... اب چلنا چاہئے؟"

"خیر... ہم ٹیکسی سے چلیں گے..." عمران نے کہا۔

اس وقت اس عورت میں [illegible] دیا گیا تھا

وہ پیدل ہی [illegible] چلتے رہے [illegible] ایک خالی ٹیکسی مل گئی!

لیڈی بہرام ٹیکسی میں بیٹھ جانے کے بعد بھی [illegible] رہی...

"خیر... ہم اپنی [illegible] کی طرح [illegible] آئے ہیں..." عمران داڑھی پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

اور لیڈی بہرام جیسے [illegible] خاموش ہو گئی!

اس کے [illegible]

[illegible] ٹیکسی رکوا لی گئی!

"یہاں ٹیکسیاں مل جاتی ہیں [illegible] رکھنے سے کیا فائدہ!" عمران بولا

وہ ٹیکسی سے اتر کر پارک کی طرف چل پڑے

عمران نے دیکھا وہ چپ چاپ [illegible] ہوئے [illegible] سے صاف ظاہر ہو رہا تھا... وہ آگے بڑھتے رہے۔ عمران آہستہ سے بولا "آپ کا [illegible] ہے... کچھ نظر آیا"

"ہاں..." لیڈی بہرام نے [illegible] سانس لی۔

"کیا [illegible] ہو رہے گا؟"

"نہیں! آگے نکل چلو... میرے قدم [illegible] رہے ہیں!"

"میں سہارا دوں؟"

"نہیں... ٹھیک ہے!"

اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ عمران بھی محسوس کر رہا تھا

وہ اسی طرح چلتے ہوئے [illegible] جانے سے تقریباً ایک فرلانگ آگے نکل آئے،

"جب یہاں کوئی ڈھنگ کی بیٹھنے کی جگہ ہو تو میں کچھ دیر دم لینا پسند کروں گی!"

"اس عمارت کے پیچھے نکل چلئے... ایک چبوترا سا [illegible] ہے..."

وہ چلتے رہے... زیادہ دور نہیں جانا پڑا تھا!

[illegible] جہاں [illegible] پتھر کے [illegible] بھی موجود تھے...

ایک خالی کیبن میں وہ جا بیٹھے...

"دیکھا آپ نے؟" عمران نے پوچھا۔

لیڈی بہرام نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا کچھ بولی نہیں تھی... اس کے چہرے سے [illegible] ظاہر ہو رہی تھی... ہونٹ خشک تھے!

"کیا پہلے یہاں [illegible] تھیں؟" عمران نے پوچھا!

"ہاں... وہ [illegible] نہیں تھی..."

"کیا طبیعت کچھ خراب ہے؟" عمران نے [illegible] پوچھا!

"یہی گڑبڑ ...! بچپن میں ایک آسیب تھی، میں نے پال کے بچے کو کہا تھا"

عمران نے ویٹر کو اشارہ کیا!

"بیٹھئے نا ... اور پھر کافی اور پیسٹری چکن سینڈوچ ..." اس نے کہا اور ویٹر سر ہلا کر چلا گیا۔

"میں کچھ کھاؤں گی نہیں"

"میری تو بھوک چمک اٹھی ہے۔ اس خوشگوار موسم میں؟" عمران بولا۔ اس کی آواز میں جھنکار سی محسوس ہو رہی تھی!

لیڈی جہانگیر سر جھکائے بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کہا "کیا آپ کو اپنی غلطی پر افسوس ہے؟"

"کیسی غلطی۔" وہ چونک کر اسے گھورنے لگی!

"یہی کہ غلطی سے آپ نے اس بدشکل کا مجسمہ ڈھلوا لیا؟"

ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی۔ اور اس نے سر ہلا کر آہستہ سے کہا۔ "یہی گڑبڑ ... سخت حماقت ہوئی۔"

"اچھا یہی بتائیے کہ آپ اس مردود کو جانتی ہیں! ... لیکن جب اس کے خلاف ہو گئے تو اس کی آنکھ آپ اپنے ... یعنی کہ وہاں ... وہاں ... رکھے رہتی ہیں!"

"کہاں ...؟" لیڈی جہانگیر کی آنکھیں دفعتاً حیرت سے پھیلیں!

"وہیں ... جہاں جہاں ہیں ..." عمران سر جھکا کر جیسے استغراق میں جا پہنچا

"ویلڈن ...!"

"وہ آج تک اس مطلب کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ورنہ ...؟"

"وہ کیا ...؟"

اتنے میں ویٹر کافی اور سینڈوچ ... لے آیا ... بات جہاں تھی وہیں رہ گئی۔

عمران نے خاموشی سے اس کے لئے کافی بنائی ... اور لیڈی جہانگیر نے اس سے کہا ...

"تم نے دیکھا وہ مردود پاگل تھا یا ہی شخص؟"

"ابھی دیکھتا ہوں ..." عمران اٹھتا ہوا بولا۔

"نہیں ... ٹھہرو ... ٹھیک ہے ...!"

"وہ تو ٹھیک ہے ... لیکن اس نے اسے پوری طرح کیوں نہیں سنا؟"

"ختم کرو ..." وہ ہاتھ اٹھا کر بیزاری سے بولی اور ٹھنک کر کافی کی چسکیاں لینے لگی۔

عمران اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ بات چھپا گئی ہے!

ٹھیک اسی وقت لیڈی جہانگیر نے بھی سر اٹھایا اور مسکرا کر بولی "کیا دیکھ رہے ہو ..."

"شانِ خداوندی ...!" جواب ملا۔

"کیا مطلب ...؟"

"یعنی کہ آپ کے ہاتھوں ایک ایسے آدمی کا بت ڈھل گیا جسے آپ نے دیکھا تک نہ تھا"

"اب تم بھی کہو اس مجسمے کو ...!"

"نہیں صاحب ... میں تو صرف عشق عشق کر رہا ہوں گا"

"کاش تم اس عشق میں نقاب بھی لگا سکو؟"

"نقاب ... نقاب ..." عمران اس طرح بڑبڑایا جیسے اس کے پہلو کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو پھر سامنے خلا میں سر ہلا کر بولا "سمجھ میں نہیں آیا ...!"

"مطلب تم ہے ہو ... کبھی سمجھ میں نہیں آئے گا"

"میرے ذہن پر تو وحشت سوار ہے!"

"کیوں ... اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"پتہ نہیں کیوں اس کی صورت یاد کر کے غصہ آتا ہے!"

"کب تک آتا رہے گا؟"

"جب تک ... جب تک ... آپ کیا بتائیں کہ کب تک آتا رہے گا؟"

"کوئی درست کرو ...!"

"اب آپ اس کے بت کو برباد کر دیجئے!"

"کیوں سمجھی! میں اپنی محنت کیوں ضائع کروں ... بڑی لگن سے میں نے تیار کیا تھا۔"

"خیر ختم کیجئے ... میں اس کے تصور سے بھی اکتا گیا ہوں" عمران اپنی کنپٹیاں دبانے لگا۔

"اب تو میں ہی کہہ رہی ہوں گی ... آخر تم کیوں خفا ہو اس سے ...!"

"خفا ہونے کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی"

"اچھے بھلے کو لوٹنے کی کوشش کر دی ...!"

"یہ بھی مجھے یقین نہیں آتا ..."

"کیسا یقین؟"

"وہ کون تھا؟ ... مجھے بھی نہیں معلوم کہ وہ کون ہے کہاں ... [illegible] سناتے ہیں لیکن یہ بات میرے پلے نہیں پڑی؟"

"پھر تمہارا کیا خیال ہے؟"

"قسمت میں ہوتا ہے!"

"کیا ثبوت ہے ...؟"

"ثبوت ... اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ جب [illegible] کے علاوہ اور کچھ سوچ بھی نہیں سکتا!"

"یہ ثبوت ہے؟" وہ مسکرا کر بولی ...

"بالکل ...!"

"اور وہ ... ہاں ... تو تم وحشیوں سے کیوں نفرت کرتے ہو ... [illegible] کی دوسری آنکھ ... گریبان میں رکھا کرو ...؟"

"ارے صاحب میرا پیچھا چھوڑئیے ... اور جا کر دھوبی کی بھی آنکھیں نکلوا دیں ... کیجئے میرا کیا جاتا ہے"

"محض یہی ہوا کہ ... نہیں تکا کرو مجھ سے؟"

"جی ہاں! ورنہ آپ میری تصویر بنا کر دم لگا دیں گی؟"

"اس سے بھی زیادہ برا ... کر دوں گی!"

"آج کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہو گی؟"

"... کر کے دیکھو ..."

"کیا کریں گی آپ؟"

"میں دیکھو اچھا کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو گے ...!"

"یعنی تو کہہ یہ داڑھی مستقل ہو جائے گی" عمران نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا!

"میں تو سے پر پوچھ رہی ہوں کہ ... سے کیوں ... کھاتے ہو؟"

"خاک دو خود کھانے ... میں تو چکن سینڈوچ پر گزارہ کر رہا ہوں ... الحمدللہ"

"مجھے اڑانے کی کوشش مت کرو!"

"یہ کاش دیجئے!"

"میرا خیال ہے کہ میں یہی کروں گی!"

"تصویر ساز ..." عمران نے چونک کر پوچھا۔

وہ کچھ نہ بولی۔ کافی ختم کر لینے کے بعد بھی اس کے چہرے سے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اٹھ جانا چاہتی ہو ... نہایت اطمینان سے کرسی کی پشت سے ٹک گئی تھی ... اور نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی!

"داڑھی میں بھی اچھے لگتے ہو ...!" کچھ دیر بعد اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "کاش [illegible]"

"یقین کیجئے لیڈی جہانگیر آج کے بعد سے پھر کبھی ملاقات آپ سے ...!"

"میں کہہ تو رہی ہوں ... ایسا کر کے دیکھو ...!"

"کیا کریں گی آپ ...؟"

"بازو پھر ہر وقت میرے ساتھ رہو گے یا شہر ہی چھوڑ دو گے۔؟"

"میں شہر چھوڑ دوں گا!"

"میرے ساتھ نہیں رہو گے!"

عمران نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اچھا چلو اٹھو" وہ اٹھتی ہوئی بولی،

"بل تو لانے دو ویٹر کو۔"

"کیا خود ہی پے ادا کر دیں گے؟"

پھر کاؤنٹر پر بل ادا کر کے وہ باہر آئے تھے ۔۔۔ آدھے گھنٹے تک سڑک پر کھڑے رہنے کے بعد بھی وہ کوئی ٹیکسی نہ حاصل کر سکے!

"اب تو میں بُری طرح تھک گئی ہوں" لیڈی جہرام جھنجھلائی،

"بتائیے میں کیا کر سکتا ہوں اسے"

"ارے ۔۔۔ دیکھو ۔۔۔ وہ ایک ٹھہری گاڑی"

"کل صبح تک پہنچیں گے!" عمران نے منہ بنا کر کہا!

"ارے روکو اسے ۔۔!"

عمران نے گاڑی والے کو آواز دی!

اس طرح وہیں کا سفر طے ہوا اور اس کے بعد وہ ایک بس اسٹاپ پر اتر گئے، جہاں ٹیکسی ملنے میں بھی دیر نہ لگی! ــــ عمران نے چاہا تھا کہ وہ وہیں سے الگ ہو جائے ــــ!

"یہ ناممکن ہے" لیڈی جہرام بولی! "تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا"

"اچھا جناب" عمران نے مردہ سی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔

عمارت کے پھاٹک پر پہنچ کر اس نے پھر بھاگنا چاہا!

"اچھے بچوں کی طرح ۔ ضد نہیں کیا کرتے" لیڈی جہرام بولی "تمہیں مزید کچھ وقت میرے ساتھ گزارنا ہی پڑے گا۔"

"ہوائے موت ۔" عمران کانپتی ہوئی آواز میں بولا

وہ اسے سیدھی ڈرائنگ روم ہی میں لائی تھی ۔ اور اس نے سب کچھ [illegible] کے سامنے اس طرح تن کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے اس نے سے گاؤں دے کر اس کی ناک تھام رکھا ہو!

"تو یہ وجدان ہے ۔" وہ آہستہ سے بڑبڑائی پھر عمران کی طرف مڑ کر بولی "کیا یہ وجدان کوئی اہم شخصیت ہے؟"

"آپ بہتر سمجھ سکتی ہیں ۔۔۔ میں کیا جانوں"

"تم میرے دوست ہو؟"

"آپ ہی نے بنایا ہے ۔۔۔ ورنہ میری دوستی تو سر جہرام سے تھی"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔۔ شوہر کا دوست بیوی کا دشمن نہیں ہو سکتا"

"ویسے میری عمر بار دوستوں کی جان کی دشمن ہوتی ہے ۔"

"مذاق نہیں، میں ایک مسئلے پر سنجیدگی سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں"

"فرمائیے ۔۔؟"

"میں چاہتی ہوں کہ تم اس وجدان کے بارے میں چھان بین کرو"

"اچھا ۔" وہ بیوقوفوں کی طرح منہ پھاڑ کر رہ گیا،

"اس طرح کہ اسے علم نہ ہونے پائے ۔ تمہارے لئے ممکن ہے کیونکہ تم عام طور پر میک اپ کرتے رہتے ہو!"

"آخر میں چھان بین کس قسم کی کروں گا؟"

"اس کا تعاقب کرو ۔ یہ معلوم کرو کہ کہاں رہتا ہے ۔ کس قسم کے لوگوں

میں اس کا مقصد کیا ہے!

"ارے وہ مردود تو ہمیشہ وہیں بیٹھا رہتا ہے ۔۔ اس چائے خانے میں ۔۔؟"

"دن رات تو نہ بیٹھا رہتا ہو گا ۔۔۔ بہرحال ایک دن میرے لئے صرف کرو ۔ سب کچھ معلوم ہو جائے گا"

"آخر آپ کیوں معلوم کرنا چاہتی ہیں؟"

"بس یونہی ۔ اس کے لئے معقول معاوضہ دوں گی ۔ لیکن تم اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرو گے!"

"مرتے دم تک نہیں!"

"تو پھر کرو گے میرا کام"

"ضرور کروں گا!"

"میں تمہاری شکر گزار ہوں گی ۔ یقین کرو میری دوستی مادی طور پر بھی تمہارے لئے سود مند ثابت ہو گی! میں اپنے دوستوں پر بے تحاشہ خرچ کیا کرتی ہوں"

عمران اس طرح سر ہلاتا رہا جیسے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر رہا ہو!

"بس اب جاؤ! میں تمہیں زیادہ بور نہیں کرنا چاہتی ۔ کل رات مقررہ وقت پر مجھے وہیں ملنا!"

عمران نے سعادت مندانہ انداز میں سر کو جنبش دی تھی

۸

ٹپ ٹاپ ریسٹورانٹ بہت بڑا ہی تھا ۔۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ لڑکی شاید ہی وہاں سے مل سکے گی! جس وقت وہ ہال میں داخل ہوا تھا ایک میز بھی خالی نہیں تھی۔ ہو سکتا ہے لڑکی بھی نظر آئی لیکن تنہا نہیں تھی اس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ بھی تھا!

عمران نے اس کی میز کی طرف جانا مناسب نہ سمجھا۔ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریسٹورانٹ کی [illegible] رجسٹر پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر ہال میں چاروں طرف نظر دوڑا کر بولی "آپ کسی میز پر بیٹھ جائیے جناب۔ دوسرے کو کوئی اعتراض نہ ہو گا!"

جہاں کہیں بھی میز پر صرف ایک ہی آدمی تھا! عمران اس کا شکریہ ادا کر کے میز کی طرف بڑھا! اور قریب پہنچ کر طویل سانس لی کیونکہ یہ وہی آدمی ہو سکتا تھا جس کے لئے وہ یہاں آیا تھا ۔۔ اس کے ہاتھوں میں دستانے تھے اور وہ بے چین بھی معلوم ہوتا تھا!

"آپ کی اجازت ہے؟" عمران نے کرسی کھسکاتے ہوئے کہا،

"ضرور ۔۔۔ ضرور ۔" جواب ملا لیکن لہجہ میں بے تعلقی تھی

"نہیں اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو میں کہیں دور کھڑے ہو کر کھا لوں گا!"

"میں نے کہہ دیا نا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں"

"شکریہ ۔ شکریہ ۔ تو پھر آپ بھی کھائیے میرے ساتھ!"

"میں یہاں مہمان نہیں ہوں ۔ بلکہ یہیں کام کرتا ہوں"

"کیا کام کرتے ہیں" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا!

"جب جسموں کی خبر گیری!" [illegible] جواب [illegible] عمران اس کا منہ تکنے لگا

"شکریہ۔ شکریہ۔"

ایک ویٹر میز کی طرف آرہا تھا۔ عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"چکن سوپ اور سلاد سپیشل" اس نے ویٹر سے کہا۔ اور ویٹر اثبات میں سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔ عمران نے پھر ادھر ادھر کی باتوں سے اس کا دماغ چاٹنا شروع کر دیا۔

"معاف کیجئے گا" ایڈگر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "غالباً آپ یہ بھول گئے ہیں ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے بالکل اجنبی ہیں۔"

"اجنبیت بھی دور ہو جاتی ہے۔ ہر آدمی دوسرے کے لئے اجنبی ہے لیکن جب دو آدمی مل بیٹھتے ہیں تو دوسرے دن وہ دوست کہلانے لگتے ہیں۔"

"دوست بنانے کے معاملے میں بہت محتاط ہوں میں۔"

"یہ تو اور اچھی بات ہے۔ محتاط لوگ مجھے بہت پسند ہیں۔"

"اچھا۔ خاموشی سے کھانا کھایئے۔"

ویٹر طلب کی ہوئی چیزیں میز پر لگا رہا تھا۔

"میرے لئے بہت مشکل ہے کھانا [illegible] اگر بولتا نہ رہوں تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کوئی موجود نہیں ہوتا تو [illegible] ہے۔"

"میں نے آپ کو یہاں پہلے نہیں دیکھا ہے۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں دارالحکومت میں رہتا ہوں۔ پاگل کتے نے کاٹا تھا جو ادھر چلا آیا۔ مانا تھا [illegible]... جو خیر..."

"عجیب! تو آپ کو یہ شہر پسند نہیں آیا؟"

"ارے کوئی بات بھی ہو۔ بھلا آثار قدیمہ بھی کوئی دیکھنے کی چیزیں ہیں۔ مجھے تو ان لوگوں پر غصہ آتا ہے جو آثار قدیمہ کے لئے کھدائی کرتے ہیں۔"

"کیوں غصہ آتا ہے جناب؟"

"یونہی جناب، دراصل میں ہی آثار ہوں۔"

"اعلان کرنے کی ضرورت نہیں" وہ مسکرا کر بولا۔

"جی بہت بہتر! اب میں خود کو آثار سے کیوں لگا" عمران نے غمگین لہجے میں کہا "تو اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے؟"

"نہیں جناب۔ میں سب کچھ [illegible] کہیں جھگڑا نہ ہو جائے [illegible] کسی سے [illegible] نہیں [illegible] سال میں کتنے [illegible] رہتے ہیں آپ؟"

"جی؟" عمران نے حیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں۔ پھر اسے باقاعدہ طور پر غصہ آجانے کی ایکٹنگ کرنی پڑی۔

"جی... ایڈگر شکریہ۔"

"میں کھانا ختم کر لوں تو پھر بات کروں آپ سے۔"

"اتنی دیر میں ہاضمہ خراب ہو جائے گا آپ کا..."

عمران کچھ نہ بولا۔ البتہ وہ جلدی جلدی کھانے لگا تھا۔

کھانا ختم کر کے اس نے ایڈگر کو گھورنا شروع کیا۔ اب تو ایڈگر کے بھی [illegible] نہیں تھے۔

"واقعی لڑنا ہے؟" اس نے پوچھا

"بالکل۔" عمران کا جواب تھا۔

"اچھا تو چلو باہر۔"

"باہر کیوں؟"

"یہاں ہوٹل میں جھگڑے کی اور [illegible] کی مناہی ہو گی؟"

"اچھا ٹھہرو، میں بل ادا کر دوں" عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی میں ہی ادا کر دوں گا۔ تم باہر چل کر میرے ہاتھوں مار کھاؤ۔"

"یہ بات ہے" عمران کے [illegible] پر گئے۔

"واہ شکریہ۔ [illegible] چلو، میں بھی دیکھوں کتنا کس بل ہے تم میں۔"

وہ دونوں ہال سے نکل کر برآمدے میں آئے۔ پھر پورچ میں رک گئے۔ ایڈگر نے کہا "اب آگے میں کہاں زور آزمائی کریں گے۔ دور...؟"

بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ عمران کا ریوالور اس کی کمر سے جا لگا۔

"یہ ریوالور ہے بیٹے" اس نے آہستہ سے کہا۔ "خاموشی سے چلتے رہو، ورنہ [illegible] سوائے کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی۔"

"کیا مطلب..." ایڈگر چلتے چلتے رک گیا۔ لیکن بے حس و حرکت کھڑا رہا۔

"میں یہیں ڈھیر کر دوں گا... چلتے رہو۔"

"سمجھا۔ تم اسی جاگیردار کے آدمی ہو جس سے کل جھگڑا ہوا تھا۔"

"میں کہہ رہا ہوں چلتے رہو۔"

"چلو..." اس نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی۔ "اگر میں غائب ہو گیا تو اسی [illegible] کے پیچھے کی گردن پکڑی جائے گی؟"

وہ پھر چلنے لگا۔

ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی وین کے قریب پہنچ کر عمران نے اس کو رکنے کو کہا اور وہ مڑتے ہی بے خوفی سے پلٹ پڑا۔ اگر صرف [illegible] اتنا ہوتا تو اس وقت عمران سے ریوالور کا ٹریگر ضرور دبا ہوا ہوتا۔

ریوالور کو جیب میں ڈالتے ڈالتے اسے اس کا ایک گھونسہ برداشت کرنا پڑا۔ عمران کے بجائے اگر کوئی اور ہوتا تو یہ گھونسہ اسے کئی قدم پیچھے لے گیا ہوتا۔

دوسرا گھونسہ ایڈگر کی کنپٹی پر پڑا تھا اس کے سر پر [illegible] گئے۔ دوسرا ٹھوڑی پر پڑا اور وہ دونوں ہاتھوں سے منہ دبائے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا۔

وین کا پچھلا دروازہ کھلا اور کیپٹن خاور نے نیچے اتر کر اسے سنبھال لیا۔

"خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔" عمران ایڈگر کو ٹھوکر رسید کرتا ہوا غرایا۔

ٹھوڑی پر پڑنے والے گھونسے نے اسے [illegible] پر مجبور کر دیا تھا۔ خاور نے اس کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھایا اور وین کے پچھلے دروازے سے اسے اندر دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ٹھہرو... ٹھہرو... ران پر ایک ٹھوکر کے دیتا ہوں، ٹھیک ہو جائے گا۔" عمران نے خاور سے کہا اور ایڈگر ٹھوکر کھا کر گاڑی میں داخل ہو گیا۔

عمران نے اسٹیئرنگ سنبھالا۔ اور گاڑی تیز رفتاری سے شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔

عمران نے [illegible] خاور کو مخاطب کر کے کہا "اگر یہ شخص بھاگنے کی کوشش کرے تو بے دریغ اس کی کنپٹی پر فائر کر دینا۔"

"بہت اچھا..." خاور کی آواز آئی۔

گاڑی تیز رفتاری سے شہر کی جانب بڑھتی رہی تھی۔ شہر پہنچ کر اس کا رخ دانش منزل کی طرف ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایڈگر دانش منزل کے ساؤنڈ پروف کمرے میں نظر آیا۔ وہ تنہا تھا اور بے ہوش۔ خاور نے اسے ہوش میں نہیں آنے دیا تھا۔ اس کی دانست میں عمران کی دھمکی کارگر نہیں ہوئی تھی، ایڈگر ضرور بھاگتا۔

کچھ دیر بعد عمران ساؤنڈ پروف کمرے میں داخل ہوا۔ [illegible] وہ کسی [illegible] ایڈگر کی ناک کے قریب لے گیا۔ [illegible] ایڈگر کی آنکھوں کے پپوٹے حرکت کرنے لگے تھے۔ پھر [illegible] اور آنکھیں آہستہ آہستہ کھلنے لگیں۔

چند لمحے وہ آنکھیں پھاڑے [illegible] پھر اٹھ بیٹھا۔ عمران پر نظر پڑی۔ اس نے اسے غور سے دیکھا اور اس کا نچلا ہونٹ [illegible] لگا۔

"مت . . . تم —؟"

"پہچان لیا نا تم نے؟"

"میں — نہیں . . . میں نہیں جانتا تم کون ہو؟"

"اوہ . . . پھر بہک گئے؟"

"میں کہاں ہوں — مجھے یہاں کون لایا ہے؟"

"میں لایا ہوں — یہ دیکھو —؟"

عمران نے پلاسٹک کی مصنوعی ناک اپنی ناک پر فٹ کر کے اسے دکھائی۔

"تم — کون ہو —؟"

"کیا رام سنگھ نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ میں کون ہوں —؟"

"کون رام سنگھ —!"

"تمہاری لڑکیوں کا دلال — اور کون؟"

ایڈگر لاعلمی سے اسے گھورتا رہا پھر بولا "تم کیا چاہتے ہو . . ."

"بھلا ایک ایسے شخص سے میں کیا چاہ سکتا ہوں گا جو پھانسی پر لٹکایا جانے والا ہو —"

"کیا مطلب ہے —"

"تم قاتل ہو — رام سنگھ کے قاتل —!"

"— بکواس ہے!"

"اس دن تم ہی اس کے ساتھ تھے جب اس نے میرا تعاقب کیا تھا! جب تم نے دیکھا کہ میں قابو میں نہیں آؤں گا تو اسے قتل کر کے بھاگ گئے تھے —"

"سراسر بکواس —!"

"تم اپنے بائیں ہاتھ کا دستانہ گاڑی ہی میں چھوڑ گئے تھے!"

عمران نے اس کے چہرے پر مردنی سی محسوس کی۔ لیکن اس نے پھر سنبھالا لیا اور

مسکرانے کی کوشش کرتا ہوا بولا "ہو سکتا ہے . . . کسی ٹریپ ہوگا۔ ہم دونوں اکثر ساتھ رہتے تھے۔ لیکن پولیس نے تو دستانے کا تذکرہ نہیں کیا —"

"یہ پولیس نہیں جو ب . . . دستانہ میرے پاس ہے۔"

"تم کون ہو؟"

"وہی جو ماؤلین کو اٹھوا لے گیا تھا۔ تمہاری ساری لڑکیوں [illegible] کا کاروبار کی وجہ سے میرے کاروبار کو دھکا لگا ہے! اسے میں کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتا۔"

"اوہ . . . !"

"تم ڈگر سے پہلے میں ہی آفیسروں کو لڑکیاں سپلائی کرتا تھا!"

"وہ تم اب بھی کر سکتے ہو" ایڈگر نے ہونٹ سکوڑ کا مظاہرہ کیا۔

"نہیں . . ." عمران جھینپے ہوئے لہجے میں بولا "تم ڈگر کی موجودگی میں یہ ناممکن ہے —"

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارے لئے آسانیاں فراہم کروں گا!"

"میں یقین نہیں کر سکتا!"

"تو پھر مجبوری ہے!" ایڈگر نے حلق پھاڑ کر کہا!

"کوئی مجبوری نہیں — تمہیں صرف ایک تحریر دینی پڑے گی! پھر میں مطمئن ہو جاؤں گا!"

"کیسی تحریر! —"

"ماؤلین کے اغواء سے لے کر آج تک کی کہانی لکھو گے . . . دستخط کرو گے اپنے . . ."

"کیوں؟"

"یہ کاغذ اپنے پاس رکھ کر تم میرے ساتھ کیا کر سکتے ہو!"

"اوہ — تو بلیک میل کرو گے مجھے —؟"

"یقیناً — ویسے تم [illegible] آدمی ہو —!"

"میں تمہیں بھی پسند کروں گا"

"تو پھر تمہیں زندگی بھر یہیں قید رہنا پڑے گا — یا پھر میں خود ہی تمہیں پھانسی پر چڑھوا دوں گا"

"میں دعا کرتا ہوں کہ —"

"رام سنگھ کے قتل کا اعتراف تو تمہیں کرنا ہی پڑے گا! تم نے محسوس کیا تھا کہ وہ میرے قابو میں آ جائے گا جب ہی اسے قتل کر کے بھاگ گئے! [illegible] کرنا پڑا کہ وہ مجھے ساری ماؤلین کا کاروبار بتا دیتا —"

ایڈگر نے [illegible] پھر بڑی مشکل سے تھوک نگل کر رہ گیا!

"ہاں تو — تمہیں تحریر دینی ہی پڑے گی . . .!" عمران ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

"پھر اس کے بعد —؟"

"اس کے بعد جو کچھ بھی ہوگا تمہارے حق میں اچھا ہی ہوگا!"

"میں تیار ہوں! — مگر اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم اپنے وعدے سے پھر نہ جاؤ گے"

"کیسا وعدہ —"

"یہی کہ تحریر لینے کے بعد تم مجھے رہا کر دو گے!"

"میں نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا!"

"تو پھر میں تحریر نہیں دے سکتا!"

عمران نے بھرپور تھپڑ اس کے گال پر رسید کر دیا! پہلے وہ ہکا بکا رہ گیا پھر چیخ پڑا . . . جھنجھلایا تھا بس اپنی شامت کو آواز دے بیٹھا تھا! عمران نے اسے گھونسوں پر رکھ لیا اور [illegible] ہی چلا گیا! ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی [illegible] کی مشین ہو۔ دو منٹ کے بعد ہی [illegible] بے دم ہو کر گر گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کچھ بھی دکھائی نہ دیتا ہو۔

عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا — کبھی کبھی گھڑی بھی دیکھ لیتا!

دفعتاً اس نے کراہ کر کہا "میں لکھ دوں گا . . . جو کچھ بھی پوچھو گے اس کا صحیح جواب دوں گا . . ."

ایڈگر نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا لیکن فرش سے اٹھنے کی کوشش نہیں کی —!

"تم جواب دو گے — ورنہ تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں اپنے جوڑوں سے الگ ہو جائیں گی۔"

"تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟" وہ کراہا!

"جو کچھ بھی پوچھوں!"

"اگر مجھے معلوم ہوگا تو ضرور جواب دوں گا!"

"لیڈی سہرام کا ریسٹ ہاؤس سے کیا تعلق ہے؟"

"ل . . . لیڈی سہرام . . ."

"ہاں — جواب دو — ورنہ [illegible] کر دیا تو بہتوں [illegible] جاؤ گے۔"

"مگر . . . تم کون ہو؟"

"ایک [illegible] میرا —"

"لیڈی سہرام ہی ریسٹ ہاؤس کی اصل مالک ہے لیکن تم اس کے خلاف کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکو گے!"

"ٹھیک — یہ سچی بات بتائی ہے تم نے!"

"اب ماؤلین کے بارے میں بتاؤ؟"

"وہ لڑکیوں کے بارے میں بھی وہی بتا سکے گی!"

"میں صرف ماؤلین کے بارے میں پوچھ رہا ہوں!"

"میں نے کہہ تو دیا کہ ساری لڑکیوں کے بارے میں . . ."

"بکواس نہیں! —"

"میں کس طرح یقین دلاؤں —!"

"تم نے رام سنگھ کو کیوں مار ڈالا —؟"

"میں اسے نہیں مارنا چاہتا تھا — میں نے تمہارا نشانہ لیا تھا لیکن اس سے"

کیپرا ہاتھ بکلوپے۔ اسی وقت اتفاق سے ٹریگر دب گیا!"

"تم پھر اڑنے کی کوشش کر رہے ہو، حالانکہ مجھے ماؤزین کے اغوا کنندہ کی حیثیت سے جانتا تھا! بھلا تم ماؤزین کی بازیابی کے بغیر مجھے کیسے مار ڈالتے؟"

"میں پتہ نہیں کیوں میرا دماغ الٹ گیا تھا نہیں ریوالور کی رینج میں پکڑ کر؟"

"اب ذکر نہیں۔ ماننا پڑے گا۔ ورنہ جیسی کہیں تمہاری قبر بھی نہ بن جائے گی!"

"تم بلیک میلر ہو؟"

"ہاں ___" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا!

"بلیک میلر کسی راز کی قیمت چاہتا ہے۔ جبکہ تم قیمت مقرر کر سکتے ہو اور میں تمہیں وہ رکھ کر بھی دے سکتا ہوں کیونکہ یہ سنگھ میری گولی سے ہلاک ہوا تھا!"

"مجھے صرف ماؤزین سے دلچسپی ہے!"

"اور وہ تمہارے قبضے میں ابھی موجود ہے!"

"بالکل ہے ___"

"بس تو رکھو اسے اپنے پاس اور اسی سے پوچھ لو میں تو کچھ نہیں جانتا۔"

"اچھی بات ہے تو اب میں تمہیں بھی اپنے ہی پاس رکھوں گا!"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟"

"تو ماؤزین ہی سے کیا فائدہ پہنچ رہا ہے!"

"انگلر کچھ سوچ ___"

ماؤزین بہت خوش تھی۔ لیکن صفدر محسوس کر رہا تھا جیسے اس نے وہ خوشی اپنے اوپر زبردستی طاری کر رکھی ہو۔ جیسے وہ اب بھی موجودہ حالات کے بارے میں تلخی کا شکار نہیں کر رہی تھی۔ بہرحال جیسے سالہا سال سے اسی کی عادی ہو گئی ہو۔ البتہ شام ہوتے ہی کچھ بے چین سی نظر آنے لگی تھی۔ اس کا خیال تھا صفدر شاید شکارات کے لئے مختلف تفریح گاہوں کے چکر لگائے جا رہے ہیں۔

اس وقت رات کے نو بجے تھے، وہ چوہان صاحب کے ہال میں جہاں ڈانس ہو رہا تھا۔ تین مصری رقاصائیں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

سوائے اسپاٹ لائٹ کے اور کسی کی روشنی ہال میں نہیں تھی۔ رقص کرنے والیوں کے ساتھ ہی ساتھ تینوں اسپاٹ لائٹس بھی گردش کر رہی تھیں۔ کبھی تماشائیوں پر بھی روشنی پڑ جاتی جیسے ہی ایک مرتبہ پڑی ماؤزین بری طرح چونک پڑی تھی! وہ پھر اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا "چلو ___ اٹھو ___ جلدی ___ میرے خدا ___ اٹھو بھی ___"

"کیوں کیا بات ہے؟" صفدر نے پوچھا۔

"باتوں میں وقت نہ گنواؤ ورنہ پچھتاؤ گے!"

"آخر کچھ بتاؤ بھی تو!" صفدر جھنجھلا گیا۔

"خطرہ ہے یہاں ہمارے لئے خدارا بحث نہ کرو!"

"اچھا چلو اٹھو!"

وہ دونوں اٹھ کر اپنے لئے راستہ بناتے رہے۔ ہال میں بہت بھیڑ تھی۔ سیڑھیوں

کے درمیان بھی لوگ کھڑے ہوئے تھے!

صفدر دروازے کا پردہ ہٹا کر وہ باہر نکلے! ماؤزین کی رفتار بہت تیز تھی سب سے پہلے سامنے پڑنے والی ٹیکسی میں وہ بیٹھ گئی!

"آخر کہاں جانا ہے؟" صفدر بھی اس کے قریب بیٹھتا ہوا بولا۔

"کہیں بھی چلو ___ پہلے تو یہیں یہ دیکھنا ہے کہ کوئی ہمارا تعاقب تو نہیں کر رہا!"

"وہ ہم تو نہیں ہو سکتیں؟"

"ابھی معلوم ہو جائے گا" ماؤزین نے کہا اور مڑ کر گاڑی کے عقبی روشندان سے باہر دیکھنے لگی۔

سڑک سنسان تو نہیں تھی! پیچھے دو رنگ گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں نظر آ رہی تھیں۔ دفعتاً وہ بولی "ہاں ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔"

"کیا کوئی جانا پہچانا چہرہ ہے" صفدر نے پوچھا!

"ہر ہوتا تو کیسے کہہ سکتی تھی ___"

"مجھے بھی بتاؤ!"

"وہ دیکھو ___ موٹر سائیکل پر سیاہ سوٹ والا!"

"تو یہ تمہارے ان خطرناک دوستوں میں سے ہے جن کا تذکرہ تم کرتی ہو ...؟"

"ہاں ___"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہوئی" صفدر خوش ہو کر بولا۔

"کیا اچھی بات ہوئی؟"

"اب میں انہیں دیکھ لوں گا"

"ارے اس چکر میں نہ پڑو۔ اپنی جان بچانے کی کوشش کرو!"

"اب ہم گھر واپس نہیں جائیں گے"

"ایسی حماقت نہ کرو صفدر!"

"بس دیکھتی جاؤ" صفدر نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور سے ساحل والے ہوٹل کی طرف چلنے کو کہا۔ پھر ماؤزین سے پوچھا "کیا تم نے اسے پہلی بار دیکھا ہے؟"

"ہاں، اچانک نظر پڑ گئی تھی!"

"پھر ہو سکتا ہے ___ وہ ہمارے پیچھے سے واقف ہو!"

"میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتی!"

"خیر ___ تم فکر نہ کرو"

"میں کسی بھروسے کی طرف سے چلو۔ کیوں نہ ہم یہ رات کہیں کھلے میں گزار دیں"

"اور تم ہو تو ... میں بھی قائل نہیں رہا ہوں۔ نہ رات کو سکون سے سو بھی سکو گی!"

"آخر کس طرح؟"

"میرے کسی دوسرے آدمی نے بھی یعنی تعاقب کرنے والے کو دیکھا ہی ہوگا۔"

"اور اگر نہ دیکھا ہو تو ... میں کہتی ہوں کہ خطرہ مول نہ لو ..."

"فکر نہ کرو میری جان ... مجھ پر اعتماد کرو۔ میں نے اس کے معاملات کو نظر انداز نہیں کیا تھا۔ صفدر یہی بات سوچ رہا ہوں کہ اگر ہمیں اچانک کسی پولیس سے دوچار ہونا پڑا تو کیا کروں گا ___؟"

"کیا کرو گے ___ مجھے بھی تو بتاؤ؟"

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پہلے مجھے جنگ میں داخل ہونا پڑے گا۔"

"کیوں؟"

"یہ بھی تو معلوم کرنا ہے کہ میرے کسی آدمی کو اس تعاقب کا علم ہے یا نہیں۔"

"وہ ... میں کیسے معلوم ہو گا ___؟"

س کی اطلاع دے گا!"

"یہ بھی تو سوچو اگر ہٹ میں سیٹ ہی کی دوست سے ملاقات ہو گئی تو کیا ہوگا؟"

"اب میں اتنا مجبور نہیں ہوں کہ میری عدم موجودگی میں میرے آدمیوں کے علاوہ کوئی اندر بھی داخل ہو سکے!"

"اچھی بات ہے!" ماڈلین نے طویل سانس لی اور سیٹ کی پشت گاہ سے ٹیک لگا لی۔

صفدر نے ماڈل ہٹ کے سامنے گاڑی رکوا دی تھی... تعاقب کرنے والی موٹر سائیکل آگے بڑھتی چلی گئی۔

"میں بہت پریشان ہوں صفدر... تم خطرے میں ہو... اچھا میں یہاں اتر ہی جاتی ہوں... تم واپس جاؤ!"

"اچھی زبیری بنت تمہاری... ایسا کرو کہ پہلے صرف تم ہی اندر جاؤ۔ اگر تم فوراً ہی واپس آگئیں تو میں سمجھوں گا کہ یا تو ہٹ خالی ہے یا صرف تمہارا کوئی آدمی موجود ہے اور اگر تمہیں دیر ہوئی تو پھر میں سوچوں گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے!"

ماڈلین کس قدر ہچکچائی تھی لیکن پھر ہٹ میں داخل ہو گئی تھی۔

صفدر ٹیکسی ہی میں بیٹھا رہا تھا!

دفعتاً اس نے دوڑتے ہوئے قدموں کی چاپ سنی... اور ریوالور پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ماڈلین قریب آکر ہانپتی ہوئی بولی... "وہاں... وہاں... تو ایک لاش ہے!"

"لاش... کس کی؟... کیسی لاش؟"

"تمہارا ہی آدمی ہے... وہی جو اس رات آیا تھا!"

"وہ... یعنی کہ وہ...!" صفدر ہکلایا!

"ہاں... ہاں... وہی جس کے ذریعے تم نے رابطہ کیا تھا!"

"اوہ...!" صفدر ٹیکسی سے اتر کر ہٹ کی طرف جھپٹا ہی تھا کہ ماڈلین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا!

"یہ ناممکن ہے ماڈلین... اب تم گاڑی میں بیٹھی رہو... لیکن میں دیکھتا ہوں!"

"صفدر [illegible]...!"

لیکن اتنی دیر میں صفدر اس سے ہاتھ چھڑا کر ہٹ میں داخل ہو چکا تھا۔

مگر لاش تو... اگر لاشیں چیونگم کا پیکٹ پھاڑتی ہوئی نظر آسکیں تو اسے یقیناً عمران کی لاش باور کیا جا سکتا تھا... وہ تو مسکرا بھی رہا تھا اور صفدر کو آنکھ بھی ماری تھی... صفدر جھینپ گیا!

"آخر اس کا کیا مطلب ہے؟"

"آنکھ مارنے کا؟" عمران نے پوچھا!

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں!"

"اور میں بہت جلدی میں ہوں! آؤ میرے ساتھ!" عمران اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹ کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا۔

"لیکن وہ... وہ...؟"

"شٹ اپ...!" عمران اسے کھینچتا ہوا عقبی دروازے کی طرف رخ کر رہا! بالآخر وہ باہر گلی میں آ نکلے... یہاں ایک موٹر سائیکل موجود تھی!

"چلو بیٹھو پیچھے!" عمران سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"یعنی بس... تو اسے یہیں چھوڑ جائیں گے!"

"نہیں نہیں، ابھی باہر جانے کے بعد واپس آکر اسے بھی ساتھ لے چلیں گے۔"

"میں نہیں سمجھ سکتا!"

"بیٹھو...!" عمران غرایا!

صفدر شدید ترین جھنجھلاہٹ میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی اس کے کہنے کے مطابق بیٹھ گیا! موٹر سائیکل فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھ گئی! صفدر غصے کی زیادتی کی بنا پر بالکل خاموش ہو گیا تھا!

پھر موٹر سائیکل دوسری جانب والے ساحل پر رکی تھی! اور عمران نے صفدر کو اترنے کے لیے کہا تھا!

"میں نہیں سمجھ سکتا!" اس نے ایک بار پھر کچھ کہنے کی کوشش کی!

"ہوں... ہوں... ٹھیک ہے!... وہ دیکھو سامنے لانچ ہے! اس میں جاکر سعادت مند بچوں کی طرح بیٹھ جاؤ!"

"یعنی اس کا یہ مطلب ہے کہ...؟"

"خدا غارت کرے تمہارے بچے کو... میں کہتا ہوں جاکر لانچ میں بیٹھ جاؤ!"

"میں اسے دھوکا نہیں دے سکتا عمران صاحب!"

"شاباش... یعنی تو کورس مکمل کر لیا تم نے...؟"

"میں کہتا ہوں وہ..."

"اور میں کہتا ہوں کہ خاموشی سے لانچ میں جا بیٹھو!"

"وہ باہر ٹیکسی میں میرا انتظار کر رہی ہوگی!"

"ٹھیک ہے جو کچھ کر رہی ہوگی وہ تو دوری کر رہی ہوگی تمہارا مسئلہ کون سا چوپٹ ہو رہا ہے... جلدی کرو... وقت کم ہے...!"

صفدر کا دل چاہ رہا تھا کہ عمران کو سمندر میں دھکیل کر خود ہوٹل کی طرف بھاگ نکلے لیکن وہ ایسا نہ کر سکا کیونکہ شکرال والے عمران کا تصور اس کے ذہن سے ابھی تک نہیں نکل سکا تھا! عمران نے موٹر سائیکل کو ساحل ہی پر چھوڑا تھا اور وہ دونوں لانچ میں بیٹھ گئے!

لانچ کے حرکت میں آجانے کے بعد صفدر نے پوچھا تھا "کیا مجھے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے گا کہ اب میں کہاں لے جایا جا رہا ہوں؟"

عمران بڑی گمبھیر آواز میں بولا "مجھے احساس ہے کہ تم پر ظلم ہوا ہے۔"

"اب آپ اس بات کو اور زیادہ الجھا رہے ہیں!"

"نہیں کبھی کبھی مجھے دوسروں کے بارے میں سوچنا ہی پڑتا ہے... اس دوران میں تمہیں بھی اس سے ہمدردی ہو گئی ہوگی!"

"اسے بھی ہو گئی تھی مجھ سے! اس وقت اپنے آدمیوں میں سے کسی کو دیکھا تھا اور مجھے فوراً مطلع کر دیا تھا ہم جہاں بیٹھے تھے وہاں سے اٹھ گئے تھے، یہ اسی کی تجویز تھی!"

صفدر کو کھانسی آگئی، اور جملہ پورا نہ کر سکا!

"کیسی تجویز؟"

"اندازہ لگایا جائے کہ اس نے بھی ہمیں دیکھ لیا ہے یا نہیں۔ ٹیکسی کر کے ایک دوسری تفریح گاہ کی طرف چلے تھے۔ اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایک موٹر سائیکل سوار تعاقب کر رہا ہے یہ وہی آدمی تھا جسے اس نے سب سے پہلے دیکھا تھا۔ میں نے کہا کہ ہمیں ہٹ میں واپس چلنا چاہیے۔ لیکن وہ کہتی رہی کہ نہیں ہمیں کہیں کھلے میں وقت گزارنی چاہیے!"

"تم ہٹ میں کیوں واپس آنا چاہتے تھے؟"

"آپ کے کہنے کے مطابق مجھے اطمینان تھا کہ میرے ساتھی بھی غافل نہ ہوں گے انہیں بھی اس تعاقب کا علم ہو گیا تھا لہٰذا ان میں سے کوئی نہ کوئی مجھے ہٹ میں ضرور ملے گا اور انہی سے مجھے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ اب مجھے کیا کرنا ہے!"

"ہوں تو یہ...!" عمران سر ہلا کر رہ گیا!

"لیکن... میری سمجھ میں نہیں آتا...!" صفدر الجھ کر پریشانی سے بولا!

"یہ کل ہی کی بات ہے! جس وقت تم دونوں وہاں پہنچے تھے میں بٹ کے اندر موجود تھا! میں نے تم دونوں کی پوری گفتگو سنی تھی! وہ لڑکا ناؤ سے میری لاش دیکھ لاتا، یہ میں نے اس سے کیا، صاف تم اندر آؤ، ظاہر ہے کہ تم تنہا ہی آئے! اور کیا بھی ہو گیا! لہٰذا اب دیکھو یہ رات تم اپنے بنگلے میں چین کی نیند سو گے۔"

"ٹھیک...... وہ...... وہ؟"

"ارے بیٹھ جاؤ نہیں، بیٹھئے صفدر صاحب، آپ اپنا پارٹ ادا کر چکے!"

"اچھا اب ختم کیجئے یہ باتیں... میرا سر چکرا رہا ہے — وہ جیسی بھی ہو، اس میں انسانیت کی تڑپ ابھی باقی ہے؟"

"تم صرف ایک سیکرٹ ایجنٹ ہو... اسے نہ بھولو!"

"میں آپ کی بھی بہت عزت کرتا ہوں عمران صاحب... مازمین کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب آیا ہے اس کی پوری شخصیت بدل کر رہ گئی ہے...!"

"ارے تم تو مجھ سے بھی زیادہ بے وقوف معلوم ہوتے ہو...!"

"عمران صاحب میں بہت دکھی ہوں!"

"اے خاموش رہو! ورنہ ٹھنڈے پانی میں ایک غوطہ دوں گا۔ طبیعت صاف ہو جائے گی!"

صفدر کچھ نہ بولا! برا سا منہ بناتے ہوئے سگریٹ کیس میں سے سگریٹ نکالنے لگا۔

"تم آخر اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" عمران نے کچھ دیر بعد پوچھا!

"میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا! وہ اپنے ماحول سے اکتائی ہوئی ایک باضمیر لڑکی ہے!"

"بہت اچھے — یہ خاص اس نے تمہیں اس لاکٹ کے بارے میں ضرور بتایا

ہو گا۔ جو لاکٹ کی شکل میں ہر وقت اس کی گردن میں پڑا رہتا ہے۔"

"نہیں اس کی اطلاع مجھے آپ ہی سے ملی تھی! اور میں نے اس کے بارے میں چھان بین کرنے کی بھی کوشش نہیں کی...!"

"تم نے حق مدری کا مظاہرہ کیا ہے ایسا کر کے۔ حقیقت یہ ہے صفدر صاحب وہ خود یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ آپ کیا چاہتے ہیں — اگر وہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئی ہوتی تو اپنے بارے میں آپ کو سب کچھ بتا کر آپ سے علاج کی راہ پوچھتی...!"

"اسے چھوڑیئے... آپ بتائیے کہ آپ یہ سب کچھ کیوں کرتے رہتے ہیں؟"

"میں سوچتا ہوں کہ تمہیں تم ہی دونوں تک سکون سے کام کر سکو — ویسے تو پوری ٹیم میں تمہارے علاوہ میں کسی اور پر اعتماد نہیں کرتا...!"

صفدر کچھ نہ بولا، اس نے سگریٹ کے دو تین گہرے گہرے کش لئے تھے اور اندھیرے میں گھورتا جا رہا تھا۔

موٹر لانچ کی رفتار خاصی تیز تھی۔

"تمہیں میرا [illegible] تو یاد ہے نا!"

"ہاں... ہاں... میں آپ سے اس معاملے کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے موقع نہ مل سکا!"

"وہ ایک دوست ملک کی سیکرٹ سروس کا سربراہ... سو ہیڈ سے مازمین کا تعاقب کرتا ہوا یہاں آیا تھا... لیکن یہاں پہنچ کر اس نے اس کا سراغ کھو دیا۔ یہاں وہ دونوں دوسرے چکر میں تھے۔ کسی نہ کسی طرح سر بہرام تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس کے لئے ایک بہت بڑی گاڑی فراہم کی تھی، اور شہر میں اس کی جستجو کر رہا تھا! ٹھیک اسی زمانے میں یکسو ہو کر وہ گونگا بھی میرے سر منڈھ دیا

تاکہ میں مازمین کی تلاش میں اس کی مدد کر سکوں! میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسے ڈرائیور بنا کر گاڑی کی دیکھ بھال بھی کرتا رہوں اور مازمین کی تلاش بھی جاری رہے۔"

"کیا وہ واقعی گونگا ہے؟"

"نہیں۔ بس اردو نہیں بول سکتا اسی لئے میں نے اسے گونگا بنا دیا تھا۔"

"وہ مازمین کا تعاقب کیوں کر رہا تھا!"

"اس لئے کہ وہ ایک جنگ باز ملک کی سیکرٹ ایجنٹ ہے — اس کے ملک کے بعض مفادات کو دوسرے ممالک میں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی رہی تھی اور بہرحال جہاں بھارت ملک میں اس کی موجودگی ہمارے لئے بھی باعث تشویش ہے کیونکہ وہ جس ملک سے تعلق رکھتی ہے ہمارا کھلا ہوا دشمن تو نہیں ہے لیکن ہمیں اپنے اقتصادی جال میں جکڑنا چاہتا ہے تاکہ ہم اس کے جنگی منصوبوں میں خام مواد کی طرح استعمال کئے جا سکیں"

"تو پھر آپ کو کیسے علم ہوا تھا کہ مازمین ریسٹ ہاؤس میں موجود ہے؟" صفدر نے پوچھا

"یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ میں پہلے سے جس معاملے میں الجھا ہوا تھا اس کا تعلق بھی اسی سے نکل آیا...!"

"اس معاملے کے بارے میں ابھی تک آپ نے کچھ نہیں بتایا۔"

"تم پہلے ایک سگریٹ اور پی لو — پھر میں بتاؤں گا! ایسے کیس... پیچیدہ لوگوں کا تعاقب کر رہے ہو، جنہیں پیسوں کا بناسپتی گھی اور نقلی دوا استعمال کیا کر دو تو وقت سے پہلے صفائی ہو جاتی رہے۔"

"آپ پھر بہک گئے... خدا کے لئے مطمئن کیجئے — ورنہ!"

"ورنہ کیا ہو گا...؟"

"کچھ بھی نہ ہو گا۔" صفدر مردہ سی آواز میں بولا۔

"ایسے آئے ہو راہ پر — اچھا تو سنو۔ لیڈی بہرام کے بارے میں کچھ جانتے ہو...

کو اطلاع ملی کہ وہ اصل تصویروں کو واپس پہنچاتی ہے۔ جب یہ بات مجھ تک پہنچی اور شاید سے سوچنا پڑا کہ وہ حصول زر کے لئے تو ایسا کر نہیں سکتی کیونکہ ایک بڑے مالدار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے کوئی اور ہی علت ہو سکتی ہے لہٰذا اس نے ابھی لامیوں پر کام شروع کر دیا! تم جانتے ہو کہ ایسے اوٹ پٹانگ معاملات میں ہی میری دلچسپی زیادہ رہتی ہے۔ بہرحال مجھے لیڈی بہرام کے سلسلے میں چھان بین کرنی پڑی۔ اور میری رسائی اس ریسٹ ہاؤس تک ہو گئی۔ وہاں پہنچا تھا کہ مازمین بھی وہیں موجود ملی! گو کہ مجھے پہچان نہیں سکی تھی۔ وہاں اس کی موجودگی اس بات کی دلیل تھی کہ غیر ملکی کے خدشات صحیح تھے۔ لیڈی بہرام کسی غیر ملکی سیکرٹ ایجنسی کی آلہ کار بنی ہوئی تھی۔ لڑکیوں کے ذریعے اصل تصویروں سے علاوہ کے راز حاصل کرتی تھی۔ لڑکیوں کے عکسروں تک پہنچنے کا ذریعہ بھی تو تصویروں سے راز حاصل کرنے والا کوئی اور تک پہنچاتی رہی ہوں!"

عمران نے کچھ دیر خاموش رہ کر سے رام سنگھ اور ڈنڈا کے بارے میں بھی کچھ بتایا... "جیسے لگا کہ اس طرح میں اس حقیقت تک پہنچ سکا کہ لیڈی بہرام ہی اس ریسٹ ہاؤس کی اصل مالک تھی۔ کاؤنٹر پر بیٹھنے والی غیر ملکی عورت محض منیجر کی حیثیت رکھتی ہے!"

"لیکن — چلئے لو سہی! یہ بات بھی تو ثابت کر چکی ہے کہ شاید یہ مقصد حصول زر کے لئے بھی کرتی ہے۔"

"وہ کس طرح!—"

"اور سے یہ بات — ہو تو آپ کی رسائی ایک گاہک کی حیثیت سے وہاں تک کیونکر ہو سکی؟ آپ تو بہ عام گاہک کی حیثیت سے رام سنگھ وغیرہ کے ذریعہ ریسٹ ہاؤس پہنچے تھے۔"

"اس دھندے کا علم لیڈی بہرام کے فرشتوں کو بھی نہیں۔۔۔ یہ دھندا انڈگر اور کاؤنٹر والی عورت کی ملی بھگت سے ہوتا ہے۔ آمدنی وہ سب آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ لیڈی بہرام کو اس کا علم ہو جاتا تو انڈگر اور کاؤنٹر والی عورت دونوں ہی ختم کر دیئے جاتے۔ یہی وجہ تھی کہ انڈگر نے رام سنگھ کو مار دیا۔ کیونکہ وہ عملی طور پر باہر کا آدمی تھا۔ یعنی غیر ملکی جاسوسوں کی اس تنظیم سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔"

"تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ انڈگر اور کاؤنٹر والی عورت لیڈی بہرام کے اس دھندے سے واقف ہیں؟"

"عملی طور پر واقف ہیں۔۔۔ اور اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لیڈی بہرام آخری شخصیت نہیں ہے۔ بلکہ وہ اور کسی کو جواب دہ ہے اور جس حیثیت کا مالک وہ ہے وہ بھی کہیں آس پاس ہی پایا جاتا ہے۔۔۔ ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ جس کے ذریعہ مختلف قسم کے کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔"

"سر بہرام کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"اپنی وضعیت کا ایک ہی شخص ہے۔ اور ایک خط ہی کی وجہ سے اس تک رسائی ہو سکی۔ اس تک رسائی نہ ہوتی تو شاید ہی میں اس تک پہنچتا۔ یہی مشکل ہی ہوتا۔ اس سے زیادہ پرانی کلبیں ہیں جن میں نوکری کا تجربہ ہے! [illegible] پر پتا چلا ہے ایسی ملاقاتیں ہوا ہی کرتی ہیں۔ [illegible] کی ایک وارڈ کلارک عامل کی حیثیت داستانوں سے گزرتا ہوا سر بہرام سے یقینی طور پر نظر ہٹ جاتے!"

عمران چند لمحے خاموش رہ کر اسے بتانے لگا کہ کس طرح سر بہرام سے ملاقات ہوئی تھی۔

"ماؤ مین کا معاملہ پھر رہ گیا!" صفدر بولا۔

"اب اسی کے بارے میں بتاؤں گا۔ ماؤ مین تو کسی نہ کسی طرح ہاتھ لگ گئی تھی! لیکن یہ بھی تو معلوم کرنا تھا کہ اس کی پشت پر کون لوگ ہیں۔ اور وہ سال کس نشہ پر آتی ہے۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر کی موجودگی کا بھی علم مجھے ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں نے سوچا اس کو اطلاع نہیں ہے ہوتی کہ وہ باہر بھیج دیا جاتے۔ ایک طرف ریسٹ ہاؤس سے اس کی گمشدگی کی خبر مشتہر ہو گی اور دوسری طرف وہ اپنے ٹرانسمیٹر کے ذریعہ ساتھیوں کو اطلاع دینے کی کوشش کرے گی کہ وہ جہاں اور جس حال میں ہے۔ وہ لوگ اس کی تلاش میں نکلیں گے۔ اگر سو بار تک پہنچ گئے تو پھر ان کا ہماری نظروں میں آ جانا یقینی ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے تمہیں زیادہ سے زیادہ پڑے رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ پھر دیکھا تم نے۔۔۔ آج آخر کار میری اسکیم بارآور ہو ہی گئی۔ وہ لوگ ان کی نگرانی کر رہے ہوں گے وہ ماؤ مین کو جہاں بھی لے جائیں گے ہمارے آدمیوں کے علم ہی میں رہیں گے۔ اس گروہ کے دو چار آدمی بھی نظر میں آ گئے تو پھر پورے گروہ کا قلع قمع آسانی سے ہو سکے گا! کیا سمجھے! اور ماؤ مین کو تو اب دانش منزل کی حوالات میں قیام کرنا پڑے گا۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"یہ بے حد ضروری ہے۔۔۔ ماؤ مین کے اغوا کنندہ کی حیثیت سے مجھے دو آدمی جانتے تھے۔ رام سنگھ اور انڈگر۔۔۔ رام سنگھ مر چکا ہے۔ انڈگر۔۔۔ دانش منزل کی حوالات میں ہے۔۔۔ اب رہ گئی ماؤ مین جو مجھے اور تم کو پہچانتی ہے۔ اسے بھی حوالات ہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور کیوں نہ تمہیں بھی وہیں بند کر دیا جائے!"

"کیوں؟ مجھے کیوں؟" صفدر نے مصنوعی جھنجھلاہٹ کے ساتھ پوچھا!

"ماؤ مین کے بعض حواریوں کی نظر میں تم آ ہی گئے ہو گے۔ لہٰذا اب تمہیں بھی آرام ہی کرنا چاہیے۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تمہارا کام بالکل ختم۔۔۔ جب تک میں اطلاع

نہ دوں گھر سے باہر نہ نکلنا۔"

"کس قدر محتاط ہیں آپ بھی!"

"خوشی کی بات ہے صاحبزادے۔۔۔ میں بہت احتیاط سے کام لے رہا ہوں!"

کچھ دیر کے لئے وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے۔ پھر صفدر نے کہا "آپ [illegible] وہاں صورت حال کیا ہوا۔"

"ساتھ کی بات ہے۔ جب تم چھت سے برآمد نہ ہونے ہو گئے تو وہ پھر اندر گئی ہوگی اور میدان صاف پا کر چلے گئے۔ اچھا ہی ہوا ورنہ پھر کبھی ہم لوگ [illegible]"

"لیکن آپ کی لاش۔۔۔!" صفدر ہنس کر بولا۔

"لاش بھی اٹھالے گئے ہوں گے زہر بجھے سے بچنے کے لئے۔"

"کیا ہٹ کا چوکیدار آپ کی نشاندہی نہ کرے گا؟"

"کیا نشاندہی کرے گا۔ شاید اس کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو کہ وہ کس کا ملازم ہے۔ وہ بے چارہ تو سیٹھ صاحب کے اس کارندے کی بھی نشاندہی نہ کر سکے گا جس کے ہاتھوں سے ہر ماہ تنخواہ پاتا ہے!"

"بہرحال آپ یہ تسلیم کریں گے کہ آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟"

"غلطیاں تسلیم نہیں کی جاتیں بلکہ بھگتی جاتی ہیں!"

"دیکھنا ہے کس طرح آپ کو بھگتنا پڑتا ہے!"

"ضرور دیکھنا۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ ماؤ مین!"

"ہزار جان سے تم پر عاشق ہو گئی تھی؟"

"میری بات سمجھنے کی کوشش کیجئے!" صفدر جھنجھلا گیا!

"تم یہی بتانا چاہتے ہو نا کہ بالکل عام عورتوں کے سے انداز میں گفتگو کرنے لگی تھی!"

"یہی سمجھ لیجئے!"

"میں کہتا ہوں وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم حقیقتاً کسی اور تنظیم سے تو تعلق نہیں رکھتے۔ اور کوئی خاص بات نہیں تھی فرزند۔۔۔ ہاں اگر تمہیں عشق ہی کرنا ہے تو دوسری مہیا کر دوں گا؟"

"کمال کی باتیں ہیں۔۔۔" صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

"جب دل نہ لگے تو ہوں کیا۔۔۔ لاحول ولا۔۔۔!" عمران نے کہا۔ یہی رات بس چلتی رہی اور "ہیں" کر کے رہ گیا۔

صفدر کو اس کی روشنی نظر آنے لگی تھیں۔۔۔ صفدر نے طویل سانس لی اور آنکھیں ملنے لگا۔

۹

پچھلی رات صفدر کو اس کے بنگلے تک پہنچا کر عمران رانا پیلس واپس آگیا تھا۔ بڑی گہری نیند آئی تھی اور صبح نو بجے تک سوتا رہا تھا۔

ٹھیک نو بجے ہی کمبخت ٹیلیفون نے شور مچایا ہو گا!

دیر سے گھنٹی بج رہی تھی۔

اس نے آنکھیں ملتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔

دوسری طرف سے بلیک زیرو کہہ رہا تھا۔ "آپ کی ہدایت کے مطابق جولیا ہٹ ہاؤس سے واپس آگئی ہے۔"

"دوسری طرف کا کیا بنا —؟" عمران نے پوچھا۔

"آپ لوگوں کی روانگی کے بعد وہ پھر ہٹ میں داخل ہوئی تھی اور وہاں سے فون پر اپنے آدمیوں کو مطلع کیا تھا کہ صفدر فرار ہو گیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ صفدر کے اندر داخل ہونے سے پہلے اس نے ہٹ میں اس آدمی کی لاش دیکھی تھی جو اسے ریسٹ ہاؤس سے اٹھا لایا تھا۔ دوسری بار جب وہ ہٹ میں داخل ہوئی تو وہاں صرف صفدر ہی ملا اور وہ لاش... اس نے یہ بھی کہا تھا کہ صفدر کے اندر داخل ہونے کے کچھ دیر بعد اس نے ہٹ کے پشت پر کار سٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی۔"

"اب وہ کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ابھی ہٹ میں ہے جناب! کسی نے فون پر اسے ہدایت دی تھی کہ وہ ہٹ ہی میں ٹھہری رہے۔"

"کتنے لوگ ہمارے آدمیوں کی نظر میں آئے؟"

"تین ہیں جناب! وہ اب بھی اسی جزیرے کے مختلف ہوٹلوں میں ٹھہرے ہیں۔ ان کی نگرانی ہو رہی

"ٹھیک ہے۔" عمران بولا۔ "دوسری اطلاعات کے منتظر رہو!"

ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع کر کے اس نے جوزف کو آواز دی، اور وہ اتنی جلدی کمرے میں داخل ہوا، جیسے دروازے ہی سے لگا کھڑا رہا ہو!

"یس باس! گڈ مارننگ باس!"

"مارننگ — ٹونگا کہاں ہے؟"

"اب وہ اسے ٹونگا نہ کہو باس، بڑی خوبصورت انگریزی بولتا ہے!"

"اسے یہاں بھیج دو۔"

"مگر وہ" ٹونگا کیسے؟"

"کیوں؟"

"پیروں میں مہندی لگانے بیٹھا ہے!"

"کیا مطلب؟"

"اس نے کسی لڑکی کے سرخ سرخ پیر دیکھے تھے مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ میں نے بتایا کہ یہاں کی بعض لڑکیاں مہندی لگاتی ہیں۔ تم جانتے ہی ہو باس کہ یہاں لال پر مہندی کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ میں نے اسے بتا دیا تھا — بس خود ہی اس نے منگوا لی۔ خود ہی اس نے پیس ڈالی اور اب پیروں میں لگائے بیٹھا ہے!"

"خوب! ہو جائے گا مردود کو اس مرض کی — اب تو نے سچ نہیں کہا؟"

"میں نے کہا تھا باس صرف لڑکیاں لگاتی ہیں — لیکن وہ کہنے لگا کوئی ٹریکس کی دھونس ہے... میں بھی لگا دوں گا۔"

"لو بس آ گئی اب میری شامت... تو نے ایک مرد کو مہندی لگاتے دیکھا ہے!"

"کیا مطلب؟ میں نہیں سمجھا باس!"

"ہمارے یہاں ایک پیڑ ہوتا ہے جس کا نام ہے شکر قند۔"

"شکر قند؟" جوزف نے عجیب سی آواز میں دہرایا۔

"بس اس کا شربت پیتے ہیں اگر کوئی مرد کسی دوسرے مرد کو مہندی لگاتے دیکھے تو اس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے!"

"ارے مر گیا باس! میرے جسم میں بے خون ہی کہاں ہے، میں تو بے موت مر جاؤں گا۔"

"اور اب جلدی میں نے تمہیں باس شربت کے بارے میں بتا دیا ہے، تمہاری نکسیر ضرور پھوٹے گی!"

"میں کیا کروں باس! اگر جناب نکسیر خون خواہ مخواہ ضائع ہو گیا تو میں چارپائی سے لگ جاؤں گا۔"

"اس سے بچنے کی ایک ہی تدبیر ہے!"

"مجھے بتاؤ باس!" وہ مضطربانہ انداز میں بولا۔

"فوراً ایک ٹانگ پر کھڑے ہو جاؤ — اور اسی طرح تین گھنٹے تک کھڑے رہ کر جلدی جلدی شکر قند، شکر قند کہتے رہو!"

جوزف نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں اور ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر "شکر قند شکر قند" رٹنے لگا!

عمران اسے وہیں چھوڑ کر باتھ روم میں چلا گیا تھا — واپسی پر اس نے جوزف کو اسی حال میں دیکھا۔ اب اس کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی!

"شکر قند! — شکر قند — شششر قند — آئی ایم سوری — ... شکر قند — شش... شش... شک... شکر قند...!"

"تین گھنٹے تک —" عمران سر ہلا کر بولا اور دوسرے کمرے میں جا کر لباس تبدیل کرنے لگا۔ اس کے بعد پھر اسی کمرے سے گزرا جہاں جوزف ایک ٹانگ پر کھڑا اپنے باپ کا پرا فضیحت کر رہا تھا!

"ٹھیک ہے... شکر قند کہتے رہو — ٹھیک ہو جاؤ گے!"

پھر وہ ٹونگے کے کمرے میں آیا۔ وہ پیروں پر مہندی لگائے بیٹھا تھا! لیکن عمران

نے اس سے بارے میں کچھ نہ کہا!

وہ اسے بتا رہا تھا کہ کس طرح پچھلی رات کو ماؤنین کے بہی ساتھی دریافت ہو گئے ہیں۔

"تو پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیے —؟" اس نے پوچھا!

"کچھ بھی نہیں آرام کرو... ادھر یہاں ایک چیز ملتی ہوتی ہے جس سے تم جو دو مرے پر مل جاتی ہے... اسکا جل ہوتا ہے جو آنکھوں میں لگاتا ہے... واپسی پر لیتا آؤں گا!"

"شکریہ! یہاں میں خود کو بالکل اپنے گھر میں محسوس کرتا ہوں!"

"ہماری زبان میں ایسا محسوس کرنے والے کو گھر والی کہتے ہیں...!"

"بہت بہت شکریہ! مجھے گھر والی ہی سمجھو! مجھے تمہارا ملک بہت پسند ہے!"

"خدا مجھے بھی شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے!"

"اچھا تو پھر اب میری ضرورت نہیں ہے؟"

"مجھے زندگی بھر تمہاری ضرورت پیش نہیں آئے گی!"

"کیا مطلب...؟ میں نہیں سمجھا...!"

"کچھ نہیں دراصل ماؤنین کی شناخت ہی کے لیے تمہارا کام ختم ہو گیا ہے — ہم خود ہی دیکھ لیں گے... تم آرام کرو —!"

"شکریہ۔"

عمران سوچتا ہوا وہاں سے نکل آیا۔ کسی ریستوران میں ناشتہ کرنے کا ارادہ تھا — ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے لیڈی بہرام کے نمبر ڈائل کرنے کی ٹھانی تھی۔ ویسے اب وہ رانی سے ملنے کا خواہش مند نہیں تھا کیونکہ اندر ہی اندر خود اس کی تلاش میں تھا — اور تازہ ترین اطلاع کے مطابق ماؤنین اب بھی خونخوار دریچے پر نظام محصور تھی۔

حالانکہ وہ مقررہ وقت کے آدھے گھنٹے بعد تک رات تک پہنچا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ لیڈی بہرام اس کی منتظر ہو گی۔

وہ واسطہ دکھا کر وہ ذرا ہاتھ پھیلائے ہوئے آگے بڑھی تھی۔ لیکن پھر قریب آکر ہاتھ گرا دیے تھے!

"تم... ستار استغفار کیوں کراتے ہو؟" اس نے شکایت آمیز لہجے میں کہا تھا!

"شکر گزار ہوں... معاوضہ کے چکر میں پڑا ہوا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"تمہاری باتوں کا مطلب خود میری سمجھ میں نہیں آتا ہے!"

"خیر چھوڑو۔ تم نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟"

"اسے کیا بتاؤں... میں تو مارے حیرت کے پاگل ہوا جا رہا ہوں!"

"کیوں؟"

"یہ آپ کا وکیل عجیب چیز ہے!"

"کیوں کیا ہوا؟"

"کل میں نے اس کا تعاقب کیا تھا۔ آپ نے دیکھا ہی ہے کہ وہ چائے خانے میں کیسے پھٹے حالوں بیٹھا رہتا ہے!"

"ہاں میں نے دیکھا تھا"

"لیکن کل شام کو وہ وہاں سے گھوڑا گاڑی میں بیٹھا اور پھر قیصران کی بستی کے قریب اتر گیا۔ وہاں سے کچھ دور پیدل چلنے کے بعد ایک چھوٹی سی عمارت میں داخل ہوا اور آدھے گھنٹے کے بعد جب برآمد ہوا تو حلیہ ہی بدلا ہوا تھا۔ نفیس سوٹ جسم پر۔ آنکھوں پر پریم لیس فریم کی عینک تھی اور ہاتھ میں چھڑی۔ سڑک پر آکر ایک ٹیکسی رکوائی اور چل پڑا۔ میں تعاقب کر رہا تھا مجھے بھی ٹیکسی لینی پڑی اور اس کے بعد تو مجھ پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے جب میں نے اسے گرینڈ ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھا اور جناب والا رات وہیں بسر کرتا ہے جہانگیر دل خان کے نام سے

ایک کمرہ لے رکھا ہے... کیا ٹھاٹ باٹ ہیں... ڈرائیونگ آتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں چاروں طرف... کوئی پوچھتا بھی نہیں...!"

"دل نہ چھوٹا کرو... میں تمہیں ترقی دے دوں گی... تم بہت کام کے آدمی ہو... لوگوں کے بارے میں بیٹھے بیٹھے چھان بین کر سکتے ہو۔"

"اب میں سوچتا ہوں کہ جاسوسی ناولوں کا شوق بڑی بری چیز ہے... کیا کبھی سوچا تھا جب میں کسی ناول کے جاسوس کی طرح پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا؟"

"پکا پکا...!"

"جی ہاں...!"

"ارے تو تم بھی ایک جاسوس ہو... تو فرق ہی کیا ہے۔ کتنا اچھا ہوتا کہ آپ بھی ذکر کرتے ہو!"

"ارے میں کیا...!"

"یہ بتاؤ کتنی بحث... تم اپنی بہترین صلاحیتوں کو ضائع کر رہے ہو۔ تمہیں اس کے کام میں تمہیں کتنی آمدنی ہو جاتی ہوگی...؟"

"سبھی کار کی ساڑھے سات سو روپے ماہانہ کا اوسط ہوگا!"

"صرف... کچھ بھی نہیں... میرا خیال ہے کہ تم اس نامعقول کام کو خیرباد کہہ کر میرے ہی پاس آجاؤ...!"

"میں نہیں سمجھا... مائی لیڈی!"

"میرے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرو... میں تمہیں ہزار روپے ماہوار دوں گی...!"

"آپ مذاق کر رہی ہیں!"

"یقین کرو... اگر ... ہو تو پہلا ... تحریر کر دے سکتی ہوں!"

"میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے!"

"بس ابھی ایک چیز کی کمی ہے تم میں۔"

"کس چیز کی؟"

"قوت فیصلہ کی...!"

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں معلوم ہوتا تھا۔ دفعتاً تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "لیکن اگر مسٹر بہرام کو معلوم ہو گیا تو؟"

"تو کیا ہوگا؟" وہ مسکرائی!

"میں ایک بہت اچھے دوست سے محروم ہو جاؤں گا!"

"پیارے بچے بالکل احمق ہو...!"

"کچھ بھی ہو...!"

"ارے بابا... انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔ بس تم اسی عمارت تک محدود رہو گے۔ اور کسی وقت بھی تمہیں کبھی طلب نہ کروں گی۔ مسٹر بہرام کے سامنے ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہی رہیں گے!"

"مجھے سوچنے کا موقع دیجئے!"

"سوچ لو... لیکن شام تک... کل مجھے جواب چاہئے!"

"پھر ... میں سوچوں!"

"کیوں اتنی جلدی...!"

"ہاں... سوچوں گا جا کر!"

"آخر تم گفتگو کرتے وقت اتنے ڈر کیوں جاتے ہو... پھر سوچنا ... ابھی سے جا کر سوچو... اور پھر کیا تم یہیں بیٹھ کر نہیں سوچ سکتے...؟"

"وہ تو میں دوسری طرح سوچتا ہوں!"

"اچھا تو دوسری طرح سوچو!"

"آپ کے سامنے سوچتے ہوئے شرم آتی ہے!" عمران نے شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا!

"کیا بکواس ہے؟"

"یقین کیجئے! ... کیسے تو سمجھ جاؤں... ویسے اگر آپ اجازت دیجئے تو دوسرے کمرے میں جا کر سوچ لوں...!"

"تم میرا مضحکہ اڑا رہے ہو... کیوں؟"

"ارے... توبہ توبہ... قسم لے لیجئے!"

"اچھی بات ہے... جاؤ... دوسرے کمرے میں...!"

عمران اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دی... اور پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ فرش پر سر کے بل کھڑا تھا!

تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی حالت میں رہا۔ پھر سیدھا ہو کر وہاں سے پیشانی جھٹکتا رہا... دفعتاً باہر سے لیڈی بہرام نے دروازہ کھٹکھٹا کر کہا۔

"ارے سوچ چکے؟"

"جی... جی ہاں..." وہ ہکلا کر بولا۔ اور جھپٹ کر دروازہ کھول دیا۔ لیڈی بہرام کو ہنسی آگئی... بے تحاشہ ہنستی رہی اور عمران سہمے ہوئے انداز میں کہتا رہا۔

"دیکھئے... اس کی ہنسی ہوتی... آپ مذاق اڑا رہی ہیں!"

"یہ کیا حرکت تھی؟" وہ ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی!

"دیکھئے میرا مذاق نہ اڑائیے... ورنہ میں ... دوں گا۔"

"ارے نہیں... میں مذاق نہیں اڑا رہی... لیکن سوچنے کا یہ طریقہ میری سمجھ میں نہیں آیا!"

"میں الٹا کھڑا ہو کر سوچنے کی مشق کرتا ہوں... اس طرح کھڑے ہونے سے دوران خون سر کی طرف مائل ہو جاتا ہے... اور عقل... عقل... کیا کہنا چاہیے؟"

"عقل گدّی ہی میں اٹکی رہتی ہے۔" وہ جھنجھلا پڑی۔

"خدا کی قسم بڑا صاف نکلا اگر آپ اب مذاق اڑائیں گی۔" عمران نے غمگین لہجے میں کہا!

"ارے... جیسی... اب سوری... خیر... اچھا!"

وہ پھر ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی اور عمران برا سا منہ بنائے کھڑا رہا....

کچھ دیر بعد وہ ہنسی پر قابو پا سکی اور سنجیدگی سے بولی "مجھے امید ہے کہ تم نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہوگا۔"

"جی ہاں — لیکن ایک شرط کے ساتھ... وہ یہ کہ آپ مجھ سے بہت دور رہیں گی!"

"وہ کیا مطلب ہے؟"

"میں نے اکثر جاسوسی ناولوں میں دیکھا ہے کہ کوئی لڑکی کسی معاملے میں جاسوس سے مدد طلب کرتی ہے اور معاوضے کے طور پر اس سے محبت کرنے لگتی ہے — میں اس چکر میں نہیں پڑوں گا۔ پوری تنخواہ لوں گا۔"

"تم خبط مارتے ہو... میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ بارہ سو روپے دوں گی —!"

"پھر ٹھیک ہے — دوسری بات بھی سن لیجئے۔ میں نے ناولوں میں دیکھا ہے کہ جاسوس اور لڑکی کہیں چلے جا رہے ہیں کہ دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے وہ لڑکی کو اٹھا لے جانا چاہتے ہیں اور جاسوس ان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ جب خوب مار کٹ ہو لیتی ہے تو دشمن بھاگ نکلتے ہیں اور لڑکی جھپٹ کر جاسوس سے لپٹ جاتی ہے۔ یہ بھی نہیں چلے گی اپنے ساتھ —!"

"اب خاموش رہو — ورنہ کان پکڑ کر باہر نکال دوں گی!"

"دیکھی شرائط بیان کر دیں میں نے — اب آپ جانیں!"

"تم خبطی ہو۔"

"بالکل بارہ سو روپے کے لئے میں یہ بھی تسلیم کر لوں گا۔"

"پر سچ کہنا کسی آدمیوں میں [illegible] ہو [illegible] —؟"

"آج تک کوئی آدمی ملا ہی نہیں!"

"پہلے خود تو آدمیت کے جامے میں آجاؤ!"

"کس کے لئے آجاؤں... [illegible] اور بھوتوں کے لئے؟"

"ختم کرو یہ باتیں... کیا تم میری شکل بھی تبدیل کر سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں! — سر پر [illegible] لگا دوں اور پھر قبرستان میں [illegible] —!"

"پھر کہو اس طرح کروں..." وہ جھنجھلا گئی۔

"اچھا... اچھا... میں سمجھا۔ یعنی کہ آپ صرف جوڑی شکل میں بھی عورت ہی دکھائی دیتی ہیں"

وہ کچھ نہ بولی — کسی گہری سوچ میں معلوم ہوتی تھی — عمران بھی خاموش رہا —!

تھوڑی دیر بعد وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی!

"چلو... میرے اسٹوڈیو میں چلو"

"چلئے —" عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا!

اسٹوڈیو میں پہنچ کر لیڈی جہانگیر [illegible] بت کے سامنے رک گئی — پھر عمران کی طرف مڑ کر بولی "میں نے تم سے کہا تھا کہ یہ مت میرا شوق ہے —!"

"وقت اس میں برباد کیا — ہے... عبدالوحید صاحب ایک ناول لکھتے ہیں اور اس پر [illegible] کر کے کسی [illegible] لگا دیتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں بہت مقبول ہو رہے ہیں —"

"پھر وہی باتیں..." وہ آنکھیں نکال کر بولی "کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ سارا [illegible] میری ساری صورتیں نہیں ہیں —!"

"بھلا مجھے اس سے کیا بحث... تصویر تو اچھی ہیں... کس نے بھی بنائی ہوں"

"میں نے بنائی ہیں —" وہ جھلا کر بولی۔

"ارے تو اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے! — آپ ہی نے بنائی ہوں گی —!"

"تم سچ مچ میرے [illegible] ہو — اس کا خیال رکھنا" وہ سخت لہجے میں بولی۔

"ارے تو لیجئے آج ہی سے تنخواہ لگے گی؟" عمران نے خوش ہو کر پوچھا!

وہ کچھ دیر تک عمران کی طرف دیکھتی رہی پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اس بت کی دوسری آنکھ عمران کے گریبان سے نکال کر آنکھ کے حلقے میں فٹ کر دی تھی! —

[illegible] آواز آئی "ایل۔ بی۔ خود ایل بی... ایل۔ بی۔ ایل بی بچو... بچو... بچو —!"

"ایل۔ بی..." بت کے منہ سے آواز نکلی "تمہیں علم ہے کہ ویسٹ بازار میں پرائیویٹ بزنس بھی ہوتا ہے... اور... اور..."

"پرائیویٹ بزنس" [illegible] کے لہجے میں حیرت تھی "میں نہیں سمجھی!"

"وہ تمہیں علم نہیں —" لہجہ طنزیہ تھا۔

"یقین کرو — میں کچھ نہیں جانتی!"

"سنتے رہو! — [illegible] ایک دیسی دلال رام سنگھ کی معرفت پرائیویٹ بزنس کر رہے تھے! تمہیں وہ نئی لڑکی یاد ہے نا جو غائب ہو گئی تھی —!"

"ہاں — یاد ہے!"

"اس کے غائب ہو جانے کے بعد کسی نے رام سنگھ کو قتل کر دیا... اور اب تین دن سے [illegible] بھی غائب ہے —!"

"میں بالکل نہیں جانتی — رام سنگھ کا تو نام تک پہلی بار سن رہی ہوں — [illegible] بھی غائب ہے تو یہ بڑی [illegible] کی بات ہو سکتی ہے —"

"نئی لڑکی مل گئی ہے — وہ اسی لئے لائی گئی تھی کہ مجھے تم لوگوں پر شبہ ہو گیا تھا مجھے اس بزنس کی [illegible] لیکن [illegible] اس لئے وہ مجھے حالات سے باخبر کرتی۔ اسے وہاں سے غائب کر دیا گیا۔ شاید [illegible] کو شبہ ہو گیا تھا کہ وہ وہاں کس لئے رکھی گئی ہے —

اس نے سارا [illegible] وہاں سے اٹھوا دیا — مجھے یقین ہے کہ رام سنگھ کو بھی اسی نے قتل کیا ہے اور اب خود غائب ہو گیا — خیر مجھ سے بچ کر کہاں جائے گا — کیا تم [illegible] پوزیشن صاف کر سکو گی؟"

"جس طرح تم کہو... میں تیار ہوں!"

"آج رات کو نو بجے گرینڈ ہوٹل کے [illegible] ملو"

"بہت اچھا —!"

پھر وہ ایک دم اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ عمران نے دیکھا کہ بت کی وہ آنکھ جو [illegible] کے گریبان میں رہا کرتی تھی — بالکل سرخ ہو گئی ہے — شعلے کی طرح دہک رہی تھی وہ اس سے کافی دور کھڑے ہونے کے باوجود بھی اس کی آنچ محسوس کر رہا تھا!

اس نے لیڈی جہانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا۔ اب اس بت میں کئی جگہ سوراخ ہو گئے تھے — جن سے دھواں پھوٹ رہا تھا — وہ بالکل اس طرح جل رہا تھا جیسے پلاسٹک آگ پکڑ لینے کے بعد [illegible] اسی طرح [illegible] تھی۔ اس کی آنکھیں سرد ہوتی جا رہی تھیں — ادھر وہ بت پگھل کر ایک [illegible] سا ڈھیر بنا اور ادھر وہ بیہوش ہو کر عمران کے پیروں میں [illegible] گئی! —

عمران اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لایا اور صوفے پر ڈال کر پھر [illegible] اسٹوڈیو ہی میں واپس آیا —!

بت سے اب بھی دھواں اٹھ رہا تھا!

اس نے [illegible] سر کو جنبش دی! — اور [illegible] کھڑا رہا!

اس آگ کے پیچھے کا امکان نہیں تھا — اس نے چاروں طرف گھوم کر جلے ہوئے پلاسٹک کے ڈھیر کا جائزہ لیا — اور پھر اسی کمرے میں واپس آیا جہاں لیڈی جہانگیر بیہوش پڑی تھی —!

وہ [illegible] دیکھتا رہا۔ پھر [illegible] کھڑکی پر نظر [illegible] —

[illegible]

لیڈی سہرام ابھی مسرت سے پہلے ہوش میں نہیں آئی تھی۔

تھوڑی دیر تک وہ مسلسل بڑبڑاتی رہی پھر اس طرح چونکی جیسے ہوش کے قریب [illegible] اس کے بعد وہ تھک کر دوڑتی ہوئی اسٹوڈیو میں داخل ہوئی تھی! عمران بھی اس کے پیچھے ہی پیچھے دوڑتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔

جلے ہوئے پلاسٹک کا ڈھیر ٹھنڈا ہو چکا تھا! وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی پھر ویسی ہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو دیکھنے لگی!

"ہم... میں کتنا خوش ہوں! چلو یہاں سے ورنہ پھر سے بیہوش ہو جاؤ گی!" عمران نے کہا!

پھر وہ لڑکھڑانے ہی لگی تھی کہ عمران نے سہارا دینے کے لئے اپنا بازو پیش کر دیا۔ اس طرح وہ دوبارہ سٹنگ روم میں واپس آئے! اور وہ نڈھال سی ہو کر صوفے پر نیم دراز ہو گئی تھی اب عمران خاموشی سے اس کا جائزہ لیتا رہا۔

وہ بھی اسے دیکھے جا رہی تھی!

"آپ نے وحیدل کی آواز تو سنی ہو گی۔" عمران نے پوچھا اور لیڈی سہرام نے اپنے سر کو اثبات میں جنبش دی!

"میں نے سنی ہے اس کی آواز!"

"تو پھر؟" لیڈی سہرام نے مردہ سی آواز میں پوچھا!

"اس کے مائکروفون سیٹ سے آنے والی آواز وحیدل ہی کی تھی؟"

"نہیں..." وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی!

"اور اگر شیڈ کے کمرے نمبر ۲ میں وحیدل ہی تھیں پھر [illegible] وقت بسر کرتا ہے؟"

"میرے خدا —" وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گئی!

"پھر یہ کیا بات ہے!"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں — میرے دو ملازموں نے اسے دھوکا دیا ہے

... میں کیسے یقین کر لوں کہ میری طرف سے دل صاف ہو گا۔ ہو سکتا ہے وہ مجھے وہاں بلا کر قتل ہی کر دے...!"

"کون...؟"

"وحیدل...!"

"آپ کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ [illegible] اس بات کے دوران کہاں تھا میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا تھا...؟"

"تم نہیں سمجھ سکتے!" لیڈی سہرام نے ٹھنڈی سانس لی!

"اور شبہ ہو گا میری ذات سے — میں اب جا رہا ہوں — پتہ نہیں کیا چکر ہے؟"

"اچھا تو کیا تم بھی عہد سے پھر جاؤ گے؟"

"کیسا عہد؟"

"یہی کہ تم آج سے میرے سیکرٹری ہو...؟"

"ارے تو کیا اب میں اپنے گھر بھی نہیں جا سکوں گا — والدہ ابھی انتظار کر رہی ہے —"

"گھر جا سکو گے — لیکن ابھی نہیں، میں بہت پریشان ہوں۔ تنہا نہیں رہ سکتی۔"

"میری عقل خبط ہوتی جا رہی ہے!"

"لیکن تمہیں کیا ہوا ہے؟"

"آپ نے اس مرد کو عزیز داروں کے لئے دوائیں بھیجی تھیں، اور وہ آپ کو قتل کر دینا چاہتا ہے؟"

"تم نہیں سمجھ سکتے... تم نہیں سمجھ سکتے!"

"آپ سمجھانے کی کوشش کیجئے، شاید سمجھ ہی جاؤں!"

"میں آرام کرنا چاہتی ہوں مجھے تنہا چھوڑ دو...!"

"ہم جانے دیتے ہیں اور [illegible]!"

"مطلب یہ ہے کہ تم یہیں ٹھہرو گے۔ میں آرام کروں گی...!"

"اچھا جناب تو آرام ہی فرمائیے" عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور وہ اٹھ کر بیڈ روم میں چلی گئی!

عمران نے دروازہ بند ہونے کی آواز بھی سنی تھی...!

اس نے صوفے پر نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر لیں

کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا!

دوسری طرف سے کوئی عورت بول رہی تھی۔

عمران نے بھی نسوانی آواز بنا کر کہا "لیڈی صاحبہ آرام فرما رہی ہیں! اس وقت ان کو جگایا نہیں جا سکتا، کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دیجئے!"

دوسری طرف سے آواز آئی "مسز آشا [illegible] ملنا چاہتی ہے! انہیں ضرور دیجئے"

"بہت بہتر... پیغام نوٹ کر لیا گیا!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سنی گئی اس نے بھی ریسیور رکھ دیا! مڑا ہی تھا کہ لیڈی سہرام پر نظر پڑی۔ وہ اسے عجیب نظروں سے گھورے جا رہی تھی!

پھر اس نے مسکرا کر کہا! "تو تم جاسوسوں ہی کی سی حرکتیں کر رہے ہو!"

"ارے بس کبھی کبھی سنتا جاتا ہوں!"

"نہیں میں یہ بات [illegible] زنانہ میں کون تھا؟"

"کوئی مدد تھی... انگریزی میں گفتگو کی تھی... لیکن لہجے سے دیسی معلوم ہوتی تھی!"

"گڈ... تو تم اس کا سلیقہ بھی رکھتے ہو... ہاں کیا کہہ رہی تھی؟"

"ملنا چاہتی ہے... ملاقات انتہائی ضروری ہے!"

لیڈی سہرام نے طویل سانس لی۔ اس وقت وہ پہلے سے بھی زیادہ دلکش نظر آ رہی تھی۔ شب خوابی کے لباس میں اس کا جسمانی حسن کچھ اور نکھر گیا تھا اور پھر لاپروائی کا

انداز... لباس کی بے ترتیبی — ان سب نے مل جل کر جاذبیت میں اضافہ ہی کیا تھا۔

"آپ کو اس سے ملنے جانا پڑے گا۔ یا وہ خود آئے گی؟" عمران نے پوچھا

"مجھے ہی جانا پڑے گا!"

"اور آپ وحیدل سے واقف بھی ہیں؟"

"کیا مطلب؟" وہ چونک پڑی!

"میرا خیال ہے کہ میں نے اس کا نام تھیٹر کے اشتہار پر پڑھا تھا اور نام بھی سنا تھا!"

"تمہارا خیال درست ہے" وہ اسے پر تشویش نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"تو پھر...؟"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں..."

"لوگ مجھے احمق سمجھتے ہیں لیکن بعض اوقات میں بہت معقول مشورے دے سکتا ہوں"

"میں نے بھی اکثر یہی سوچا ہے" ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی —

"تو پھر مجھے پورے حالات سے آگاہ کر دیجئے شاید کسی کام آ سکوں!"

"نہ جانے کیوں تم پر اعتماد کر لینے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن میں نہیں، ابھی کوئی بات ہرگز نہیں بتاؤں گی — بس کسی طرح اس آدمی سے پیچھا چھڑانا ہے۔"

"بھلا پیچھا [illegible] آپ کو کہاں سے ملا تھا؟"

"تم ان جھگڑوں کے بارے میں کیا جانو!"

"ارے میں کئی کے کئی کاموں کا ماہر ہوں... صرف لیڈیز ٹیلرنگ ہی تک تو محدود نہیں ہوں"

لیڈی سہرام مضطربانہ انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی!

"تم کھڑے کیوں ہو... بیٹھ جاؤ!" اس نے عمران سے کہا!

"شکریہ مائی لیڈی!" سامنے والی سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"میں تمہیں اس بات کے بارے میں بتا سکتی ہوں!"

"یقیناً بتائیے! اس کے اس طرح تباہ ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ اب آپ کسی خطرے سے دوچار ہیں —"

"میں بھی تو یہی سوچتی ہوں!"

"میرا اعتقاد بھی کا یہی تقاضا ہونا چاہیے کہ آپ مجھے سب کچھ بتا دیں تاکہ میں اسی کی روشنی میں آپ کے لئے کچھ کر سکوں!"

"مجھے سوچنا پڑے گا عمران — مجھے مہلت دو!" وہ اپنی پیشانی مسلتی ہوئی تھکی تھکی سی آواز میں بولی!

"آپ کی مرضی!" عمران نے بے دلی سے کہا!

"لیکن میں اس ٹرانسمیٹر کے بارے میں تو سننا ہی چاہتی ہوں —؟"

"بتائیے صاحب!" عمران نے اس طرح کہا جیسے اب اس تذکرے ہی سے بوریت محسوس کر رہا ہوں!

"کل سے پہلے میں نہیں جانتی تھی کہ یہ دھیمل ہی کا بٹ ہے! بلکہ یہ نام دھیمل بھی ابھی تین ہی چار دن پہلے مجھے معلوم ہوا ہے!"

"تو پھر اس سے پہلے آپ دراز کے کاغذ کیسے بھجواتی تھیں!"

"کسی کو بھی نہیں! یہ پہلا کاغذ تھا جو میں نے بھجوایا ہے! مجھے اسی ٹرانسمیٹر پر ہدایت ملی تھی کہ ایک مخصوص کاغذ حاصل کر کے دھیمل کو بھجوا دوں —"

"خود وہ آکر لے جاتا یا منگوا لیتا!"

"کسی اور سے بھجوا دوں — خاص طور پر کہا گیا تھا کہ میں خود دھیمل کے پاس نہ جاؤں!"

"کاغذ کہاں سے حاصل کیا تھا؟"

"ایک متعلقہ محکمے کے ایک افسر سے!"

عمران نے سیٹی بجانے کے سے انداز میں ہونٹ سکوڑ کر سر کو جنبش دی اور خلاء میں گھورتا رہا۔

"اس سے پہلے آپ کیا کرتی رہی ہیں؟" اس نے کچھ دیر بعد پوچھا!

"میں کہہ چکی ہوں کہ جو نہیں بتانا چاہتی ہرگز نہیں بتاؤں گی چاہے مر ہی کیوں نہ جاؤں!"

"خیر... خیر — تو بہرحال یہ ٹرانسمیٹر... اس کی بدولت آپ کو نئے نئے آدمیوں سے بھی ملنا پڑتا ہوگا!"

"بس اب تم اس طرح پوچھنا چاہتے ہو!" وہ ہاتھ اٹھا کر بولی

"ہرگز نہیں — جو آپ نہیں بتانا چاہتیں اس کے لئے مجبور نہیں کروں گا!"

"تم تو بس کسی طرح میرے — اس دھیمل —"

"کو قتل کرا دوں دھیمل کو؟"

"واقعی عجیب آدمی ہو —"

"کوئی بڑی بات نہیں — لیکن قتل کرنے والے بھی ملازمت نہیں کرتے — میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو پچیس ہزار روپے کے عوض کسی کو بھی قتل کر سکتا ہے"

"[illegible] چھوڑ دیجئے —" وہ مسکرائی!

"یقین کیجئے!"

"آخر تم ہو کس قسم کے آدمی —؟"

"لوگوں کو ٹھکانے لگانا میرا محبوب مشغلہ ہے اب دیکھئے نا مسٹر بہرام کو کیسا نکالا!"

"گاڑیوں کے سلسلے میں تو انہیں کوئی بھی ٹھگ سکتا ہے!"

"چلئے تسلیم! — لیکن اب آپ کو تو کسی طرح ٹھگ سکوں گا!"

"یقیناً!"

"پچیس ہزار اپنی جیب میں ڈال کر میں ہی اسے قتل کر دوں گا!"

"اگر ایسا ممکن ہو تو میں تمہیں دوں گی —!"

"لگے ہاتھ — بات پکی رہی!"

لیڈی بہرام نے اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا! اور عمران نے کہا "چند دن کے اندر اندر آپ اخبارات میں اس کی لاش کی تصویر دیکھ لیں گی!"

"واقعی ایسے ہی ہو!"

"دیکھ لیجئے گا۔ کیا میں آپ کا فون استعمال کر سکتا ہوں!"

"یقیناً —!"

عمران نے ٹیلیفون کے نمبر ڈائیل کئے! —

دوسری طرف سے اس کی آواز سن کر بولا! "میں بول رہا ہوں پرنس آف ڈھمپ —"

"میں بڑی دیر سے کوشش کر رہا تھا کہ آپ سے رابطہ قائم ہو سکے!"

"کوئی خاص بات؟"

"مادام ہی کو کسی نے گولی مار دی —!"

"کہاں اور کب —؟"

"تقریباً دو گھنٹے پہلے کی بات ہے، وہ بیسمنٹ کی کھڑکی میں کھڑی تھی — گولی پیشانی پر لگی ہے۔ فائر کی آواز نہیں سنی گئی — غالباً سائیلنسر استعمال کیا گیا تھا —!"

"اور وہ لوگ کہاں ہیں؟"

"تمیور اپنی اپنی جگہ رہ گئے ہیں.... ان کا تعاقب جاری ہے، پولیس بیسمنٹ میں پہنچ گئی ہے اور کسی طرح اسے معلوم ہو گیا ہے کہ بیسمنٹ رانا تہور علی کی ملکیت ہے اور اس نے رانا پیلس سے کچھ... اور آپ کے مہمان کو ہٹا دیا ہے.... رانا پیلس میں اس وقت چوکیدار تک نہیں ہے —!"

"بہت اچھا کیا — ورنہ گڑبڑ — اچھا ٹھہرو — میں ابھی تمہیں رنگ کروں گا!"

ریسیور رکھ کر وہ لیڈی بہرام کی طرف مڑا —

"تو تم پرنس آف ڈھمپ کہلاتے ہو!"

"شہر کے بعض بڑے آدمی مجھے اس نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔"

"تم آخر ہو کیا چیز —!"

"نا چیز ہی کہتے ہیں مجھے۔ بعض احمق مجھے مسٹر ٹھینگ کے نام سے جانتے ہیں۔ خیر چھوڑیئے اس تذکرے کو — میں کچھ دیر پہلے مادام کے متعلق گفتگو کر رہا تھا، مجھے ابھی ابھی یاد آیا کہ ٹرانسمیٹر پر کسی ریسٹ ہاؤس کا ذکر تھا۔ کسی ڈاکٹر کے بارے میں کہا گیا تھا۔ اتفاق سے میں جانتا ہوں کہ اجمیر والے ریسٹ ہاؤس کی نگرانی کا نام بھی مادام تھا اور وہاں کا ایک پورٹیشن ملازم ایڈگر کہلاتا ہے!"

"مادام سنگھ سے بھی واقف ہو گئے —!"

"جی نہیں! — یہ نام میرے لئے بالکل نیا ہے۔ مادام سنگھ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا!"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو —؟"

"یہ ٹرانسمیٹر آپ کی موت کا باعث بن سکتی ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ آپ ریسٹ ہاؤس جائیں — خواہ وہ یہاں آئے — بہر حال میرا مشورہ ہے کہ ہر اس شخص سے دور رہئے جس کا تعلق دھیمل سے ہو —"

"ہم... میں بھی یہی سوچتی ہوں —!"

"تو پھر سب سے پہلے مادام ہی کو کیوں نہ ٹھکانے لگا دیا جائے!"

"کیا مطلب؟"

"بس اسے ریسٹ ہاؤس سے غائب کر دوں گا۔ اس وقت تک کے لئے جب تک کہ آپ اخبارات میں دھیمل کی لاش کی تصویر نہ دیکھ لیں —!"

"کہیں تم میرا مذاق تو نہیں اڑا رہے؟"

"جی نہیں بالکل سنجیدہ ہوں — آپ سے ایک پائی بھی طلب نہیں کروں گا —"

تصویر شائع ہونے کے بعد ہی مطالبہ کروں گا۔ اور اس میں سے ایک پائی بھی میرے لئے حرام ہو گی۔ وہ سب کا سب کام کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ہاں تو بتائیے مدتھا کے بارے میں کیا خیال ہے۔؟

"ہو صاحب کچھ کرو۔ میری تو عقل ہی خبط ہو گئی ہے!"

"اچھی بات ہے میں مدتھا کا انتظام کئے دیتا ہوں؟"

عمران نے فون پر پھر بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کئے اور دوسری طرف سے جواب ملنے پر بولا "اٹھ پچوڑے والے ریسٹ ہاؤز کی منتظم مدتھا کو وہاں سے اس طرح ہٹانا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے! آج شام تک یہ ہو جانا چاہیئے!"

"بہت بہتر جناب۔ غالباً اسے ہیڈکوارٹر ہی پہنچایا جائے گا؟"

"ہاں! ۔۔ مت احتیاط سے یہ کام انجام دیا جائے۔"

"بہت بہتر جناب۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

لیڈی مہرام اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔ عمران احمقوں کی سی صورت بنائے کھڑا رہا۔

"ادھر آؤ۔ میرے قریب۔۔۔!" لیڈی مہرام نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

"ہنگ۔۔ کیوں۔۔!" عمران ہکلاتا ہوا آگے بڑھا اور لیڈی مہرام نے اس کی پیشانی چوم لی۔

"ارے باپ رے۔" عمران بوکھلاتا ہوا پیچھے ہٹ آیا

"اگر تم نہ ہوتے تو میں گھٹ گھٹ کر مر جاتی!۔ میرے بے شمار احباب ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی اپنے دکھ میں شریک نہ کر سکتی! میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس تھوڑے سے عرصے میں تمہارے لئے اس قدر اپنائیت کیوں محسوس کرنے لگی ہوں!"

"وہ تو ٹھیک ہے۔۔ لیکن یہ پیار والا۔۔"

"بس تم خاموش رہا کرو۔ ایسے مواقع پر۔۔ میں تمہیں کھا نہ جاؤں گی!"

عمران کچھ دیر تک اپنے ہونٹ بھینچے کھڑا رہا! پھر دیر بعد اس نے کہا "ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر وہ ایسا ہی آدمی ہے تو اس نے اپنی شکل کے بت بنوا کر کیوں تقسیم کرا رکھے ہیں! اس طرح تو وہ اچھی طرح پہچانا جا سکتا ہے اور اس کے دوست بھی اس کے دشمن بھی بن سکتے ہیں۔ جیسے آپ بن گئی ہیں!"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔۔" وہ طویل سانس لے کر بولی "میں جب بھی اس کی ہدایت کے مطابق کسی نئے آدمی سے ملتی ہوں تو اسے دوسری آنکھ کا حوالہ دیتے ہوئے اس بت کی تصویر بھی دکھانی پڑتی ہے۔ تب وہ مجھ سے کسی قسم کی گفتگو پر آمادہ ہوتا ہے!"

"خدا کی پناہ۔۔!" عمران اچھل پڑا۔

"کیوں!۔۔ اس حیرت کا مطلب۔؟"

"کچھ نہیں۔۔ کچھ بھی نہیں! مجھ سے تو حماقتیں سرزد ہی ہوتی رہتی ہیں بس۔ اور ہاں دیکھئے۔ میں کچھ دیر خاموش رہ کر ان معاملات کے بارے میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں۔"

"خیر۔۔ خیر تم سوچتے رہنا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے مجھ سے اس دوسری آنکھ کے بارے میں کیوں نہیں پوچھا! آخر میں نے اسے بت سے الگ کر کے اپنے گریبان میں کیوں رکھ لی تھی۔!"

"شوق ہے اپنا اپنا۔" عمران سر ہلا کر بولا "میرا بھی اکثر جی چاہتا ہے کہ بعض لوگوں کی آنکھیں نکلوا کر اپنی جیب میں رکھا کروں۔!"

"شٹ اپ! یہ بات نہیں! بلکہ دوسری آنکھ کے بغیر ٹرانسمیٹر کارآمد نہیں ہوتا! ۔۔ میں ایک مخصوص وقت پر دوسری آنکھ فٹ کر کے اس کے پیغامات وصول کرتی رہی ہوں۔؟"

"آپ کچھ بھی کرتی رہی ہوں۔ اب مجھے اجازت دیجئے! ۔۔ سوچنے دیجئے!"

"کیا تم اسی انداز میں گفتگو کرو گے مجھ سے۔" لیڈی مہرام تیز لہجے میں بولی!

"جب ایک بلیک میلر آپ سے بے ہودہ قسم کے کام لیتا رہا ہے تو کیا ایک شریف آدمی آپ سے الٹی سیدھی گفتگو کرنے کا بھی حق نہیں رکھتا؟"

"ب۔۔ بلیک میلر۔ کیا مطلب؟"

"سوچنے کی بات ہے لیڈی مہرام! مجھ جیسا احمق بھی اتنا تو سمجھ ہی سکتا ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ حصول زر کی خاطر نہ کیا ہو گا۔ کیونکہ آپ ایک کروڑ پتی کی بیوی ہیں اور خود مختار بھی۔"

"تت۔۔ تم کون ہو۔ بتاؤ مجھے۔"

"خدائی فوجدار۔ آپ کو اس سے کیا سروکار۔ بس میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن کیا آپ مجھے بتا سکیں گی کہ آپ نے اچانک مجھے راز دار بنانے کا فیصلہ کیوں کر لیا تھا۔؟"

"تم کوئی بھی ہو۔۔۔" وہ آنکھیں بند کر کے بولی "لیکن اب مجھے آرام کرنے دو۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔ میرا سر چکرا رہا ہے۔"

"میں نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ آرام کیجئے! لیکن آپ کال ریسیو کرنے چلی آئیں۔ مجھے سیکرٹری مقرر کیا ہے تو پھر اعتماد بھی کیجئے!"

وہ کچھ کہے بغیر سٹنگ روم سے چلی گئی۔

عمران نے ہاتھ پیر پھیلا کر انگڑائی لی اور صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔ اس کی آنکھیں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

دفعتاً پھر فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا کر نسوانی آواز میں "ہیلو" کہا۔ دوسری طرف سے کوئی مرد بولا۔ آواز وہی تھی جو کچھ دیر پہلے سنائی دی تھی۔ اس نے لیڈی مہرام کے متعلق پوچھا تھا۔

"لیڈی مہرام اس وقت اسٹوڈیو میں تشریف نہیں رکھتیں!" عمران نے کہا۔

"یہ بتانا مشکل ہے جناب! ویسے اگر کوئی پیغام ہو تو آپ مجھے نوٹ کرا دیجئے ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔"

"ان سے کہہ دینا! آج رات ہوٹل والا پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ تم کون ہو؟"

"میں اسٹوڈیو میں لیڈی صاحبہ کو اسسٹ کرتی ہوں جناب!۔۔ کوئی ضروری کام ہے؟"

"کیا وہ آج کل رات اسٹوڈیو ہی میں گزارتی ہیں؟"

"مجھے افسوس ہے جناب۔ ان سے پوچھے بغیر میں اس قسم کے سوال کا جواب دینے کی مجاز نہیں۔"

"پہلے تو کوئی عورت انہیں اسسٹ نہیں کرتی تھی۔؟"

"میں ابھی حال ہی میں آئی ہوں جناب۔"

"اچھی بات ہے۔ انہیں میرا پیغام پہنچا دینا۔"

"بہت بہتر جناب۔"

"شکریہ۔ [illegible]"

پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سن کر اس نے بھی ریسیور رکھ دیا!

اس کا سر [illegible] میں ہل رہا تھا۔

اس بار فون کی گھنٹی سن کر لیڈی مہرام سٹنگ روم میں نہیں آئی تھی۔

عمران نے کچھ دیر بعد بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کئے!

"آپ جہاں بھی ہوں۔۔ وہاں کے فون نمبر مجھے نوٹ کرا دیجئے" بلیک زیرو نے کہا "میں بڑی دیر سے سوچ رہا تھا کہ آپ کو تازہ ترین حالات سے کیسے آگاہ کروں۔!"

"تازہ ترین حالات؟"

"جی ہاں! ۔۔ ریسٹ ہاؤز والی مدتھا بھی قتل کر دی گئی۔"

"او ہو ۔۔ کب۔؟"

"تھوڑی دیر گذری انہوں نے اطلاع دی تھی! ۔۔ وہ ریسٹ ہاؤز گیا تھا تاکہ آپ کے احکام کی تعمیل کے سلسلے میں مکانات کا جائزہ لے سکے۔ وہ گولی ہی سے ہلاک ہوئی ہے! لیکن ریسٹ ہاؤز کی عمارت میں کسی نے بھی فائر کی آواز نہیں سنی!"

"ان تینوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے جو مارتھا کی دیکھ بھال کرتے رہے تھے؟"

"وہ شہر واپس آ گئے ہیں! اور گریڈ کے تین مختلف کمروں میں مقیم ہیں!"

"انہیں آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے! جسے مناسب سمجھو اس کام پر لگا دو!"

"بہت بہتر جناب ۔۔!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا ۔۔ کچھ دیر تک گہرے خیالات میں گم رہا پھر عمارت کی طرف مڑا!

اب وہ لیڈی بہرام کی خواب گاہ کے سامنے کھڑا تھا! اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر سے جھلائی ہوئی آواز آئی "یہ کیا ہے ۔۔ کیوں مجھے بور کر رہے ہو ۔۔؟"

"ایک اہم اطلاع ہے ۔۔ لیڈی صاحبہ ۔۔!"

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا!

لیڈی بہرام نے سلیپنگ گاؤن بھی نہیں پہنا تھا! آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی سی معلوم ہوتی تھیں ۔۔!

"کیا بات ہے؟"

"خطرہ سر پر آ گیا ہے!"

"کیا مطلب ۔۔؟"

"مارتھا کو کسی نے قتل کر دیا ۔۔"

"کیا ۔۔" وہ لڑکھڑاتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹ گئی!

"ابھی ابھی اطلاع ملی ہے!"

"کس سے اطلاع ملی ہے؟"

"پہلے میں نے اس کے بارے میں فون کیا تھا جب اس کے آدمی وہاں پہنچے تو معلوم ہوا ۔۔ پولیس موجود تھی!"

"اب کیا ہوگا؟"

"کچھ بھی نہیں! ۔۔ میں نے آپ کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے!"

"لیکن پولیس ۔۔ میں پولیس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی ۔۔!"

"بھلا آپ کو پولیس کے سامنے سے کیا سروکار ہے!"

"تم نہیں سمجھتے ۔۔۔ نہیں سمجھ سکتے!"

"تو سمجھائیے نا ۔۔"

"میں کچھ نہیں جانتی ۔۔۔ پولیس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی!"

"وہ شاید مارتھا کے بارے میں آپ سے پوچھ گچھ کرے! اس کے سارے جاننے والوں سے کرے گی ۔۔ اسے ضابطے کی کارروائی کہتے ہیں ۔۔!"

"پھر بھی میں پولیس کا سامنا نہیں کر سکتی!"

"فرض کیجئے! ۔۔ آپ روپوش ہو جاتی ہیں ۔۔ اور میں یہ انتظام کر دوں کہ پولیس آپ تک پہنچ ہی نہ سکے! لیکن آپ کی عدم موجودگی ہی میں وہ سر بہرام سے تو یقینی طور پر آپ کے بارے میں پوچھ گچھ کرے گی!"

"ہاں ۔۔ اوہ ۔۔ یہ تو ہے ۔۔!"

"کیا یہ چیز آپ کے لئے بہتر ہوگی؟"

"نہیں قطعی نہیں! ۔۔ یہ بہت برا ہوگا ۔۔ بہت برا ۔۔!"

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا برائی ہے ۔ میرا کوئی رشتہ دار مار ڈالا جائے پولیس اس کے بارے میں مجھ سے کچھ معلوم کرنا چاہے تو اس سے میری ۔۔ پوزیشن پر کیا اثر پڑے گا ۔۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے! میں سمجھانا بھی نہیں چاہتی! بس تم کوئی ایسی تدبیر کرو کہ پولیس کا سامنا نہ ہو!"

"سر بہرام کیا سوچیں گے۔ جب پولیس آپ کو ڈھونڈتی پھرے گی اور آپ لاپتہ ہوں گی!"

"سب کو جہنم میں جھونکو ۔۔ کچھ کرو میرے لئے ۔۔ اور جلدی کرو ۔۔!"

"میں آپ کو ایسی جگہ چھپا سکتا ہوں جہاں پرندہ بھی پر نہ مار سکے! ۔۔۔ لیکن اس کے بعد آپ کے سوشل اسٹیٹس کا کیا ہوگا ۔۔؟"

"سب کچھ جہنم میں جائے ۔۔ میں پولیس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی! [illegible]"

"کیا آپ سر بہرام کے علم میں لائے بغیر کچھ دن شہر کے باہر گزار سکتی ہیں!"

"نہیں میں انہیں اطلاع دے کر ہی جاتی رہی ہوں ۔۔۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ انہیں ۔۔ بھی بتاؤں کہ کہاں جا رہی ہوں ۔۔!"

"گڈ! تب تو ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ابھی انہیں مطلع کر دیجئے کہ آپ باہر جا رہی ہیں!"

لیڈی بہرام سلیپنگ گاؤن پہنے بغیر سٹنگ روم میں آئی ۔۔ اور فون پر نمبر ڈائیل کرنے لگی ۔۔ دوسری طرف سے شاید کال ریسیو کر لی گئی تھی ۔۔ اور اب وہ عمران کے کہے ہوئے الفاظ دہرا رہی تھی!

اور پھر اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

"بڑی حیرت ہے مجھے لیڈی صاحبہ ۔۔!" عمران بولا "سر بہرام نے شاید وہ بھی نہیں پوچھا کہ آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

"ہم دونوں ایک سمجھوتے کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں!"

عمران کچھ نہ بولا۔ لیڈی بہرام بھی اسے خاموشی سے دیکھتی رہی پھر عمران نے کہا!

"تو پھر جلدی سے تیار ہو جائیے ۔۔ ضرورت کی چیزیں بھی رکھ لیجئے گا!"

"جانا کہاں ہوگا؟"

"یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیجئے!"

لیڈی بہرام چلی گئی ۔۔!

عمران نے پھر فون پر بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کئے۔

"یس سر ۔۔!" دوسری طرف سے آواز آئی!

"کوئی نیا ڈیولپمنٹ ۔۔"

"وہ تینوں اس وقت چیتھم روڈ پر ایک گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں!"

"چیتھم روڈ ۔۔۔!" عمران چونک پڑا "کہاں کس جگہ ۔۔!"

"ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے ۔۔ ابھی بتاتا ہوں ۔۔ ایگزیکٹ پوزیشن!"

عمران ریسیور کان سے لگائے منتظر رہا ۔۔

تھوڑی دیر بعد آواز آئی "کوٹھی نمبر ستر کے قریب ایک پیپل کا درخت ہے ۔۔ اسی کے نیچے گاڑی روکے ہوئے وہ غالباً اس کی مشین کی کسی خرابی کا جائزہ لے رہے ہیں!"

"ان کی نگرانی کون کر رہا ہے!" عمران نے پوچھا!

"چوہان ۔۔ اور صدیقی ۔۔"

"انہیں مطلع کر دو ۔۔ کہ کوٹھی نمبر ستر میں کارروائی ہو گی! میں اس میں پہلی ہی میک اپ میں ہوں گا ۔۔ اور میرے ساتھ لیڈی بہرام بھی ہوں گی۔"

"وہ کیوں آپ؟"

"اس کوٹھی نمبر ستر ۔۔ اسی کی ہے ۔۔ اور وہ تینوں شاید اس کی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔ ہو سکتا ہے وہیں گھیرنے کی کوشش کی جائے!"

"میں آ جاؤں!"

"نہیں۔ تم جہاں ہو وہیں ٹھہرو! میں دیکھ لوں گا!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے جیب سے چیونگم کی ٹکیا نکالی اور ریپر سے علیحدہ کر لی۔

"کون گاڑی؟"

"ہاں — میں عقب نما آئینے میں دیکھ رہی ہوں!"

"یہ نکڑی سے چلی ہے؟"

"ہاں — لیکن میرے ہاتھ اسٹیئرنگ پر جم نہیں رہے —!"

"چھوڑیئے — کسی طرح ورنہ کہیں ٹکرا جائے گا!"

"اگر میں بے ہوش ہو گئی تو —!"

"گاڑی فٹ پاتھ پر چڑھ جائے گی!" عمران نے بڑی سادگی سے کہا۔

"کیا اسی رفتار سے چلتی رہوں؟"

"ٹھیک ہے — یہی اول یہی مناسب ہے۔ ہمیں سے زیادہ سر پھرے دیکھے —!"

گاڑی مستقیم روڈ سے گیارہویں سڑک پر مڑی! یہاں ٹریفک زیادہ تھا — اس لیے رفتار بیس میل سے زیادہ نہ بڑھ سکی!

"ہمیں جانا کہاں ہے؟" لیڈی سعرام نے پوچھا!

"ہم تو دوسری دنیا کا سفر کریں گے — یادیں ٹپ ٹپ میں کھو جائیں گے۔"

"کیا مطلب —؟"

"کالی گاڑی میں ہمارے باڈی گارڈ نہیں ہیں؟"

"پہیلیاں نہ بجھواؤ — مجھے الجھن ہوتی ہے!"

"یہ تو وہ لوگ ہمیں گولی مار دیں گے — یا میں ان کا قیمہ بناؤں گا!"

"تم سمجھ لیجئے پٹ سکو گے ان سے"

"اب براہ کرم مجھے کچھ سوچنے دیجئے!"

"سوچو —" لیڈی سعرام نے اپنے لہجے میں کہا جیسے کہہ رہی ہو جہنم میں جاؤ۔

کچھ دیر بعد لیڈی سعرام ایک چھوٹا سا سوٹ کیس اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی سوٹ کیس ہاتھ سے چھوٹ پڑا —

"خائف ہونے کی ضرورت نہیں لیڈی — آپ کا خادم ہے —!" عمران نے کہا اور آنکھیں مچکا کر بولا کہ عقبی سیٹ سے الگ کریں —

"اوہ! — میں واقعی ڈر گئی تھی!"

عمران کچھ نہ بولا۔

اس نے دوبارہ میک اپ سیٹ کر لیا تھا!

"میں کہاں تک حیرت کروں۔۔۔" وہ سے گھورتی ہوئی بولی!

"کالا پڑھنا چاہئے میری معلومات پر آپ تیار ہو گئیں — ٹھیک ہے۔۔۔ اب ذرا اور ٹھہر جائیے!"

"کیوں —؟"

"کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہے —"

"کیا مطلب —؟"

"تین آدمی آپ کی فکر میں ہیں!"

"یعنی اس کے تین آدمی —؟"

"دیکھئے — کون تکتے ہیں —"

"لیکن تم نے یہیں بیٹھے بیٹھے کیسے کہہ دیا —؟"

"جب آپ لباس تبدیل کرنے گئی تھیں — دور کر دیکھ آیا تھا!"

"اوہ — پھر اب کوئی راہ گیر —؟"

"خدا کرے ایسا ہی ہو —" عمران نے بڑے خلوص سے کہا!

اس کی نظر رسٹ واچ پر تھی! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ایک ایک سیکنڈ شمار کر رہا ہو!

کچھ دیر بعد اس نے کہا!

"چلئے — لیکن گاڑی آپ ہی ڈرائیو کریں گی میں پچھلی سیٹ پر رہوں گا —!"

"کیوں —؟"

"بحث نہیں — مائی لیڈی —!"

"وہیں پاس سے!" اس نے بھی ناخوشگوار لہجے میں کہا!

گاڑی برآمدے کے سامنے ہی کھڑی تھی —

"کیا اب یہاں کوئی چوکیدار بھی نہیں ہے؟" عمران نے پوچھا!

"فی الحال تو نہیں ہے! اچھے وقت پر ہی آئے گا!"

"چوری وغیرہ کا خطرہ نہیں ہے!" عمران نے پوچھا!

"اونہہ۔۔۔ میری پینٹنگز کے علاوہ اور کوئی زیادہ قیمتی چیز ہے ہی نہیں!"

"تو کیا ہم پھاٹک کھلا چھوڑ کر جائیں گے!"

"تم اس کی فکر کرو — آخر یہ مکان بھی خالی رہتی ہے!"

گاڑی پھاٹک سے نکل آئی — لیڈی سعرام ہی ڈرائیو کر رہی تھی — عمران پچھلی سیٹ پر تھا!

اس نے چلنے سے پہلے کھڑی سیاہ گاڑی دیکھ لی تھی! جیسے ہی لیڈی سعرام کی گاڑی پھاٹک سے نکلی تھی اس کا بونٹ اٹھا دیا گیا تھا — اور انجن ریگتے ہوئے تینوں آدمی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے —

"کدھر چلنا ہے —؟" لیڈی سعرام نے پوچھا!

"بس داہنی جانب موڑ لیجئے — اور سیدھی چلی چلئے!"

"میرے خدا —!" وہ گاڑی موڑتے ہوئے بڑبڑائی "تم شاید ٹھیک ہی کہہ رہے ہو — ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے؟"

۱۰

لیفٹیننٹ چوہان اور لیفٹیننٹ صدیقی — ڈاکرس بخش والی سے کوارٹر کی سڑک پر تھے۔ کال گاڑی سے ان کا فاصلہ تقریباً ایک سو گز ضرور رہا ہو گا —

"یار — یہ شخص تو کہہ دیتا ہے اور ہمیں مرنے دیتا ہے!" لیفٹیننٹ صدیقی بولا۔

"کون —؟" چوہان نے پوچھا!

"میں عمران کی بات کر رہا ہوں — سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم میں اس کی کیا حیثیت ہے!"

"حیثیت سے کیا مراد ہے تمہاری؟"

"مطلب یہ ہے کہ پہلے کی طرح سارے ہی کام کرتا ہے یا باقاعدہ طور پر ہم میں سے ہی ایک ہے!"

"اس قسم کی گفتگو سے کیا پڑے گا اندازہ ہے؟ جو بات سرداری سے وابستہ ہیں تو وہ سب کچھ ہر حال میں وہ ہے جس کا حکم سیکرٹ سروس دیتا ہے!"

پھر وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے!

"کیا خیال ہے —" کچھ دیر بعد صدیقی بولا "اس گاڑی کا پہیل وغیرہ ختم ہو یا کسی طرح —"

"چیک کرو —" چوہان نے کہا!

صدیقی نے جیب سے ایک مختصر سا ٹرانسمیٹر نکالا جس کے سوئچ دبانے پر چھوٹا سا بلب جلنے لگا! اس نے اسے بائیں کان سے لگاتے ہوئے ایک دستی بٹن دبا دیا — آواز آنے لگی —

"ہیلو ہیلو — قمری قمری مکس — ہم مستقیم روڈ سے گیارہویں سڑک پر مڑ رہے ہیں؟"

"بالکل یہی بات ہے —" صدیقی نے جواب دیا "یہ ٹرانسمیٹر ہی ہے — اور وہ کسی قمری قمری مکس کو رپورٹ دے رہے ہیں —!"

"کہو — عمران صاحب کسی حال میں تو نہیں پھنسنے جا رہے —" چوہان بولا —

"ہمارے تو فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ ابھی صاحب ہی برآمد ہونے والے ہیں۔"

"ہمارے چیف کو علم تھا ورنہ وہ اس وقت پہلے ہم کیسے آگاہ ہو گئے تھے؟"

"لیکن یہ پیرام شاید تھوڑا وقت لے۔۔۔ اور تم پچھلی سیٹ پر آرام فرما رہے ہیں۔۔۔؟"

ٹرانسمیٹر کا ریسیور اب بھی صدیقی کے کان سے لگا ہوا تھا۔ دفعتاً اس میں سے آواز آئی "تھری ناٹ سکس اسپیکنگ۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔"

"یس باس۔۔" دوسری آواز

"کیا وہ خود ہی ڈرائیو کر رہا ہے؟" پہلی آواز

"نہیں باس۔۔۔ عورت ڈرائیو کر رہی ہے" دوسری آواز

"ٹھیک ہے تم تعاقب جاری رکھو۔۔" پہلی آواز

"اوکے باس۔۔۔!"

"جی ہاں۔۔۔" صدیقی بولا۔ "میرا خیال ہے کہ تھری ناٹ سکس عمران کی شخصیت سے واقف ہے!"

"جہنم میں جائے۔ بس اگر معاملات کا علم ہو تو ہم کچھ کر بھی سکیں۔۔۔ نہیں کیا پتہ کہ کیا ہو رہا ہے۔ جتنا کہا جائے اتنا ہی کرتے جاؤ۔ خواہ مخواہ اپنے ذہن کو تھکانے سے کیا فائدہ۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ میں اس آدمی عمران کے لئے فکرمند رہتا ہوں۔ دیکھ لینا کسی دن اچانک موت ہو گی اس کی۔"

"ہو بھی سکتی ہے کسی صورت سے!"

"یہ بھی۔۔۔ آخر اتنی بیزاری کیوں؟"

"مجھے اس کا طریق کار پسند نہیں ہے۔۔۔ ہاتھ گھما کر ناک پکڑنے کی کوشش کرتا ہے!"

"ہم اپنے چیف کے پابند ہیں۔ جب وہ خود ہی اسے برداشت کرتا ہے تو پھر ہمیں بھی کرنا ہی چاہئے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چیف ہی کی کسی اسکیم کو عملی شکل دے رہا ہو۔"

"یار ختم کرو۔۔۔ کتنے دن ہو گئے جھک مارتے ہوئے۔ خدا خدا کر کے وہ لڑکی ختم ہوئی تو یہ تیسری۔۔۔ لیکن صفدر کہاں غائب ہو گیا!"

"پتہ نہیں۔۔۔ جب سے غائب ہوا ہے پھر نہیں دکھائی دیا۔"

ٹرانسمیٹر کی ریسیونگ سائیڈ سے پھر آواز آئی "ہیلو تھری ناٹ سکس۔ گاڑی اب ایگلن روڈ پر مڑ رہی ہے۔۔۔ ہمارا خیال ہے کہ اسے تعاقب کا علم ہو گیا ہے اور وہ اس کی تصدیق کرنے کے لئے خواہ مخواہ چکراتے پھر رہے ہیں!"

"ہو سکتا ہے۔۔۔!" تھری ناٹ سکس کی آواز آئی۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا ہے۔۔؟" پہلی آواز

"صرف تعاقب کرتے رہو۔"

"ہیلو۔۔۔ اب۔۔۔ [illegible] ایگلن روڈ سے احمد یار والی سڑک پر مڑ گئی ہے۔"

"وہ گاڑی۔۔۔!"

"تعاقب جاری رکھو!"

۱۱

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔ لیڈی صاحبہ۔۔!" عمران سیدھا بیٹھتا ہوا بولا۔

"ایک جگہ میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ جہاں میں محفوظ رہ سکوں گی۔ تم بھی وہیں چلو۔۔!"

"کچھ دیر بیٹھو تو۔۔۔!"

"خاموش بیٹھے رہو۔۔۔ تم صرف میرے بیگ ہو۔۔۔ میں تمہاری سیکرٹری نہیں ہوں۔۔"

"معاف کیجئے گا غلطی ہو گئی تھی!" عمران نے طویل سانس لی اور پشت گاہ سے ٹک گیا۔

گاڑی شہری آبادی کو پیچھے چھوڑتی ہوئی پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ لیڈی جہانگیر ہونٹ بھینچے ہوئے تھی۔

عمران حسب عادت [illegible] اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتا رہا تھا۔

"کیا آپ مجھ سے خفا ہیں مائی لیڈی؟"

"نہیں تو۔۔!" وہ ہنس پڑی۔

"آپ کا چہرہ کچھ دیر پہلے بہت غضبناک نظر آ رہا تھا!"

"اپنی حماقتوں پر غصہ آ رہا تھا!"

"مجھے آج تک اپنی کسی حماقت پر غصہ نہیں آیا!"

"یہ نہ کہو۔۔۔ ممکن ہے کبھی آ ہی جائے!"

"ناممکن۔۔۔ مائی لیڈی۔ احمقوں کو کبھی غصہ نہیں آتا۔" [illegible] احمق کہلاتے ہیں۔۔۔!"

"بعض اوقات تم فلسفیوں کی سی باتیں کرنے لگتے ہو!"

"میرا بھی یہی خیال ہے مائی لیڈی۔ فلسفی [illegible]"

"تو تم۔۔۔ فلسفی ہو!"

"یس مائی لیڈی۔۔۔!"

"کسی فلاسفی پر یقین رکھتے ہو۔۔؟"

"یس مائی لیڈی۔۔"

"خدا کے لئے مجھے بھی بتاؤ!"

"اپنے وجود کے ثبوت کے لئے میں ڈیکارٹس کے خیال سے متفق ہوں۔ یعنی میرا وجود ایک [illegible] میرے وجود کا ثبوت ہے۔۔۔ اور میرا وجود کسی کی حماقت کا ثمرہ ہے [illegible] بنیادی حقیقت ٹھہری [illegible] ہے۔ اس [illegible]"

"بکواس کرتے ہو، تم تو بہت عقلمند ہو!"

"تم [illegible] دیکھو گی۔۔۔ [illegible] حماقتوں کی عقلمندی [illegible] بہت بڑی [illegible] ہے!"

"تم کس کی حماقت کا ثمرہ ہو۔۔!" وہ اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

"حق صرف احمق ہوتا ہے اسے کوئی بھی نام دیا جا سکتا ہے!"

"نام بتاؤ۔۔۔"

"نام کا بھی قائل نہیں ہوں!"

"تمہارا بھی کوئی نام ہے!"

"مجھے قطعی پسند نہیں کیونکہ یہ بھی میری ذاتی حماقت کا ثمرہ نہیں۔۔۔!"

"تم واقعی عقلمند ہو کیونکہ ایسی حماقتوں سے [illegible] رہتے ہو۔"

"وہ میری حماقت میرے بس سے باہر ہے۔ یعنی ایک تو حماقت کروں۔۔۔ اور پھر اس کا کوئی نام رکھوں۔۔۔ لاحول ولا۔۔۔ ارے ارے۔۔۔ یہ آپ کہاں [illegible] جا رہی ہیں۔"

"ادھر ہی جانا ہے!"

"لیکن۔۔۔ شاید۔۔۔ ادھر ویرانے ہیں تو ہم آسانی سے مارے جائیں گے!"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں!"

"جی ہاں ... اللہ مالک ہے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لی اور مڑ کر دیکھا ... کالی گاڑی بھی کچے پر مڑ گئی تھی۔ لیکن اس کے پیچھے والی موٹر سائیکل سڑک ہی پر [illegible]

عمران نے دوسری بار ٹھنڈی سانس لی اور اسی طرف دیکھتا رہا ... وہ زمین ناہموار تھی اس لیے ان کی گاڑی کی رفتار کم ہو گئی تھی۔

"تعاقب کرنے والی سیاہ گاڑی سر پر پہنچی آ رہی تھی ...!"

"آج تو مارے گئے ...!" عمران کراہا۔

"اگر تم نے اس طرح بزدلی دکھائی تو کیسے کام چلے گا؟"

"چنگیز خان کا بھوت دوڑ رہا ہے میری رگوں میں ...!" عمران اکڑ کر بولا۔

مڑ کر دیکھا تو موٹر سائیکل اب بھی سڑک ہی پر نظر آئی ... چوہان، صدیقی نیچے اتر گئے شاید اس کا انجن دیکھ رہے تھے۔

"ملائی بندی ... کیا آپ ادھر کے کسی کھیت میں قیام فرمائیں گی؟" عمران نے اس وقت کہا جب ان کی گاڑی ادھر کے کھیتوں کے درمیان دس گیارہ فٹ چوڑے راستے پر چل رہی تھی۔

"مسٹر ... خاموش بیٹھے رہو!"

"گاڑی کی رفتار تیز کیجئے ... ورنہ [illegible] گاڑی ہماری گاڑی سے ٹکرا دیں گے!"

"میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں کہ ان میں کتنا دم خم ہے"

"ہاں ... لیکن میرا کیا بنے گا؟"

"تمہارا بھی امتحان ہو جائے گا، بہت بڑے بڑے دعوے کرتے تھے!"

"اگر میں امتحان میں فیل ہو گیا تو پھر آپ کہاں ہوں گی ...؟"

"وہ صرف تین ہیں ... میں بیک وقت تین مردوں کو [illegible] سکتی ہوں!"

"ملائی بندی! وہ بہت قریب آ پہنچے ہیں!"

لیڈی جہرام کچھ نہ بولی!

۱۲

"اب ... وہ کدھر جا رہی ہے؟" چوہان نے صدیقی سے کہا۔

صدیقی نے سر اٹھا کر [illegible] دیکھا ... وہ [illegible] کچے پر رینگ رہی تھیں۔

"اب ان کا تعاقب مشکل ہے اور ویسے اگر وہ کھیتوں کے درمیان والے راستے پر چلتے رہے تو ان پر نظر رکھی جا سکے گی!"

"وہ لیڈی [illegible] پہلے کبھی دیکھیں [illegible] بڑا سا [illegible] بولا "ہمتی تو [illegible] امتحان جاری رکھتے ... اگر یہ مردود [illegible] آنکھوں کے سامنے مار ڈالا گیا اور کمبخت [illegible] دھرا رہ گیا!"

صدیقی نے پھر ٹرانسمیٹر نکالا۔ آواز آ رہی تھی "اب ہم [illegible] کے فاصلے پر داہنی جانب کچے میں اتر گئے ہیں! اگلی گاڑی کی رفتار تیز نہیں ہے!"

"ٹھیک ہے ... تعاقب جاری رکھو" دوسری آواز آئی "تم [illegible] سیون کے قریب کہیں ہو؟"

"جی ہاں ... ادھر کے کھیتوں کے اندر کوارٹر سیون [illegible] ہے!"

"جہاں کہیں [illegible] گھیر لینا ... اگر کوارٹر سیون کے قریب رکے تو ...

تمہیں آسانی ہو گی!"

"اور [illegible] کے [illegible]"

"وہ غالباً [illegible] ہو گئے!"

"اس کا اندازہ نہیں ہے ... باس!"

"یہی بات ہو گی ... بس قابو میں کرنے کے بعد کوارٹر سیون پہنچا دو!"

"اوکے باس!"

پھر کوئی آواز نہ سنائی دی!

"آج خیریت نہیں ہے!" صدیقی بڑبڑایا۔

"کیوں؟ کیا بات ہے؟"

"وہ حقیقتاً انہیں گھیر رہے ہیں! گھیر کر کسی مقام پر کوارٹر سیون تک پہنچانا ہے جس کا راستہ ادھر کے کھیتوں کے درمیان سے گزرتا ہے! ... ارے وہ ... ان کی گاڑی اسی راستے پر چل پڑی ہے ... اور دوسری گاڑی بھی ..."

"اب ان کا تعاقب آسان ہو گا ... گاڑیوں کی رفتار تیز نہیں ہے!" چوہان نے کہا اور موٹر سائیکل اسٹارٹ کرتا ہوا بولا "بیٹھو! ہم گاڑی ادھر ہی چھوڑ کر ادھر کے کھیتوں میں گھس پڑیں گے!"

"اور پھر اگر دونوں گاڑیوں کی رفتار تیز ہو گئی تو ادھر کے کھیتوں ہی میں رہ جائیں گے!" صدیقی [illegible]

۱۳

اب دونوں گاڑیوں کا فاصلہ مشکل ہی سے تیس فٹ رہ گیا ہو گا ... عمران بار بار مڑ کر دیکھتا جا رہا تھا۔ لیڈی جہرام شاید عقب نما آئینے میں اس کی حالت کا جائزہ لیتی رہی تھی۔ دفعتاً وہ ہنس کر بولی "اسی برتے پر میری حفاظت کا دعویٰ رکھتے تھے؟"

"آپ غلط سمجھیں لیڈی جہرام ... اگر میں اپنی منتخب کردہ جگہ پر آپ کو لے جا سکتا تو آپ یقیناً ہر طرح محفوظ ہوتیں ... لیکن یہ سب کچھ تو آپ ہی کر رہی ہیں ... اگر میرا امتحان لینا مقصود تھا تو پہلے ہی بتا دیا ہوتا!"

"تو کیا کرتے تم ...؟"

"دم دبا کر بھاگ جاتا ... یا پہلے بھاگ جاتا پھر دم کا بھی انتظام کر لیتا ... لیکن یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ... کچھ بھی نہ [illegible] سوچا!"

"کیا سوچا تھا تم نے؟"

"اب کیا فائدہ بتانے سے ... گڑبڑ تو کر ہی دی آپ نے!"

"اب ہم دیکھیں گے کہ تم انہیں کس طرح نیچا دکھاتے ہو! اگر مجھے یہ یقین نہ ہو جاتا کہ واقعی تمہارا تعاقب کیا جا رہا ہے تو میں تمہاری ہی منتخب کی ہوئی پناہ گاہ کا رخ کرتی!"

"بڑے [illegible] سے سنا تھا کہ عورتیں ضدی ہوتی ہیں ... آج یقین بھی آ گیا اس پر ...!"

"میں اس مردود کو دکھا دینا چاہتی ہوں!"

"پہلے میری شکل دیکھ لیجئے گا اس مردود کو لیڈی جہرام!"

"کیا مطلب ...؟"

"کچھ نہیں!"

"نہیں استاد ورنہ میں گاڑی روک دوں گی"

"تم بھی اتر کے دیکھ لیجئے لیڈی بہرام ...!"

"کیا۔ کس قسم کی دھمکی ہے"

"تم مجھے ایسی دھمکی دینے کی جرأت کر سکتے ہو؟"

"اچھا استاد اگر وہ تینوں تم پر ٹوٹ پڑیں تو تم کیا کرو گے!"

"ہاتھا پائی شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں ۔ البتہ میں آپ کو ان کے حوالے کر کے گھر کی راہ لوں گا"

لیڈی بہرام بہت زور سے ہنسی اور ہنستی ہی رہی!

"پوچھنا تو یہ چاہیئے کہ آپ کیوں ہنس رہی ہیں! لیکن پھر بھی جرأت کرتا ہوں"

"مجھے اس پر ہنسی آ رہی ہے کہ میں نہیں ان کے حوالے کر کے خود چلی جاؤں گی۔"

عمران کچھ نہ بولا

گاڑی کھیتوں کے درمیان سے گزر کر پھر ایک چھوٹے سے مضافاتی علاقے میں داخل ہو رہی تھی! ... سامنے ایک چھوٹی سی عمارت بھی نظر آئی۔

لیڈی بہرام نے پھر رفتار دھیمی کی اور ان کی کار اس عمارت تک آ پہنچی! گاڑی رک گئی! پھر لیڈی بہرام عمران کی طرف مڑی تھی لیکن خالی ہاتھ نہیں ... اعشاریہ اڑتیس کا خوبصورت سا پستول عمران کے دل کا نشانہ لے رہا تھا

"ہم ... ہاں لیڈی!"

"خاموش بیٹھے رہو ...!"

دوسری گاڑی رک گئی تھی اور وہ تینوں نیچے اتر آئے تھے ... عمران نے انکھیوں سے دیکھا وہ ان کی گاڑی کی طرف بڑھتے آ رہے تھے!

پھر دو آدمی تو پچھلی سیٹ کے دونوں دروازوں پر جم گئے اور ایک ...

اسٹیرنگ والے دروازے پر جا کھڑا ہوا۔

لیڈی بہرام بالکل بے پرواہ نظر آ رہی تھی۔ اس کی مسکراہٹ کا مفہوم کچھ اور ہی تھا۔ دفعتاً اسٹیرنگ کے قریب والی کھڑکی کے پاس کھڑے آدمی نے ... لیڈی بہرام کے ہاتھ سے پستول چھین لیا۔ اور سخت لہجے میں بولا "تم دونوں نیچے اتر آؤ ...!"

"یہ ٹھیک نہیں ہوا لیڈی بہرام! آپ سے نا امید ہو گئی!"

"نیچے اترو ... اس بار لہجہ توہین آمیز تھا ...

"چپ چاپ اتر گئے!"

لیکن تیسرے نے بائیں ہاتھ سے دروازہ کھول کر اس کے بال مٹھی میں جکڑے اور نیچے کھینچ لیا!

اب لیڈی بہرام کے انداز سے معلوم ہوتا تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو!

اچانک عمران نے گاڑی کے اندر سے کہا "آج معلوم ہوا کہ لیڈیوں کے ساتھ بھی زیادہ ناانصافی ہو سکتی ہے ...!"

"اچھا اب تم بھی نیچے اترو ورنہ نہیں تو ہم جان ہی سے مار دیں گے!"

"ہاں بھلا ہم کس کام کے!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

لیڈی بہرام اب بھی کچھ نہ بولی بالکل ساکت و صامت کھڑی تھی!

"اسے لے چلو ... پھر دیکھو" عمران نے جیسے ہی گاڑی کا دروازہ کھولا دروازے کے قریب کھڑا ہوا آدمی دوسری طرف الٹ گیا۔ ساتھ ہی عمران نے بیٹھے بیٹھے اس پر چھلانگ بھی لگائی تھی اور اتنی پھرتی سے اسے کھینچ کر سڑک پر لا پٹخا تھا کہ دوسرے دو کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ مل سکا!

اب وہ آدمی اس کی ڈھال تھا! اس کا رخ پستول والے کی طرف تھا اور عمران بولا! "اب چلاؤ گولی ... میری تو پرواہ نہیں بھی جانے کا عادی نہیں ... ہم دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دینا!"

"میں سچ مچ گولی مار دوں گا" اس نے کہا

تیسرا آدمی پشت سے عمران پر حملہ آور ہوا۔ لیکن عمران کی لات ایسی جگہ پڑی کہ وہ گر کر پھر نہ اٹھ سکا اور پھر اس کی بے ساختہ قسم کی کراہ چیخ میں تبدیل ہو گئی تھی!

ادھر عمارت سے بھی دو آدمی نکل آئے اور پستول والے کے ساتھی ... عمران نے دیکھا کہ دو آدمی عقب کی طرف سے بھی جھپٹ آئے ... اس کا شکار اب بھی اس کی گرفت سے نکل جانے کی کوشش کر رہا تھا! عمران نے اسے پستول والے پر پھینک مارا اور پھر خود بھی ان دونوں پر چھلانگ لگائی۔ عمارت سے برآمد ہونے والے بھی ان کے قریب نہیں پہنچ سکے تھے

لیڈی بہرام ابھی گاڑی سے ٹکی کھڑی انہیں اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے وہ سب کچھ خواب ہو! ... شاید اس کے اعصاب قابو میں نہیں تھے!

عمارت سے نکلنے والے دونوں جو ان تک پہنچے تھے! لیکن عمران اس سے پہلے ہی پستول پر قبضہ کر کے سیدھا ہو چکا تھا۔

"اب تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ میں سب سے زیادہ احمق واقع ہوا ہوں!"

... اور صدیقی بھی قریب آ پہنچا!

ان کے ہاتھوں میں بھی ریوالور تھے!

وہ آدمی جو عمران کی لات کھا کر گرا تھا اب اس میں بھی کھڑے ہو سکنے کی تاب نہ تھی ... جاتے تھے لیکن اس ... سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی ... اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"گاڑی میں تشریف رکھئے! مائی لیڈی -!" عمران نے بڑے مؤدب لہجے میں لیڈی بہرام سے کہا۔ چوہان اور صدیقی نے ... کو گھیر رکھا تھا اس لئے اب وہ پوری طرح لیڈی بہرام کی طرف متوجہ ہو سکتا تھا

"دیکھا آپ نے کہ بے موقع مذاق کا یہ نتیجہ ہوتا ہے ..." وہ اس سے کہہ رہا تھا! اس بار بھی وہ اس طرح چونکی تھی جیسے اس سے پہلے سوتی رہی ہو! پھر سب چوہان ... گاڑی میں بیٹھ گئی تھی!

"اب ایسے ہی ... چلیں ... میں ذرا ان لڑکوں کو دیکھوں گا!"

"نہیں آپ تکلیف نہ کیجئے جناب" چوہان بولا "یہ سب کچھ ہم ہی دیکھ لیں گے ... آپ کو شاید یہ بھی معلوم ہو کہ یہ عمارت کیا کہلاتی ہے!"

"پولٹری فارم ہے شاید ... کیا دڑبوں کے اندر مرغیاں ہی مرغیاں نظر آ رہی ہیں! ... سوچتے ہو گے دو چار چرا کر لے جائیں!"

"تم لوگ اپنی موت کو دعوت دے رہے ہو!" ان میں سے کوئی بولا! اور عمران نے کہا تھا "اور اس قسم کی دعوتوں کے لئے پولٹری فارمنگ قطعی غیر ضروری ہے۔ اس لئے تم لوگ سادہ سی مرغیاں پال کر لاتے!"

پھر وہ اسٹیرنگ والے دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا اور بولا۔ "تم دونوں ... میں ذرا اندر دیکھ لوں۔ اگر یہ میرے پیچھے ساتھ ہی نکل جانے کی کوشش کریں تو ... کر دینا ...!"

لیڈی بہرام نے خوفزدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا لیکن کچھ بولی نہیں تھی! عمران عمارت کی جانب بڑھتا چلا گیا

عمارت تو چھوٹی سی تھی لیکن کمپاؤنڈ خاصا وسیع تھا جس میں چاروں طرف ... جابجا ... دڑبے تھے ... ان دڑبوں میں بے شمار مرغیاں ... آ رہی تھیں۔

وہ عمارت میں داخل ہوا۔ چاروں طرف سناٹا تھا! شاید ان دو آدمیوں کے علاوہ اور کوئی اس عمارت میں تھا ہی نہیں! ... ان میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا تھا! ... لیڈی بہرام کے بیان کے مطابق چہرے پر ایک

معمولی آدمی معلوم ہوا تھا لیکن پھر اس کی حیثیت کچھ اس قسم کی ثابت ہوئی تھی کہ اس گروہ سے تعلق رکھنے والے اس کے بت کی تصویر کو ایک دوسرے کی شناخت کے لیے استعمال کرتے تھے! ظاہر ہے کہ یہ حیثیت کسی اہم شخصیت ہی کو حاصل ہو سکتی تھی۔

وہ چاروں طرف پھرتا پھرا لیکن کہیں بھی کوئی قابلِ اعتراض چیز نہ مل سکی تو تھک ہار کر پھر باہر آ گیا۔

یہاں چوہان کے دونوں ماتحت بیہوش پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور صدیقی ایک ایک کو ٹٹول کر دیکھ رہا تھا! تینوں تعاقب کرنے والے باندھے جا چکے تھے! اور اب عمارت کے مکینوں کی باری تھی۔

"ارے۔۔۔ ارے یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کیا ان کا اچار ڈالیں گے!"

"پھر کیا کریں!" صدیقی جھنجھلا کر بولا۔

"خیر۔۔۔ ان تینوں کو تو لے چلو۔۔۔ لیکن انہیں یہیں رہنے دو۔ ورنہ مرغیوں کی دیکھ بھال کون کرے گا! اگر ایک مرغی بھی بھوکی مر گئی تو مرغوں کا صبر پڑے گا تم پر اور تم ساری زندگی بانگ ہی پر گزارا کرتے رہ جاؤ گے!"

"ہم پر کسی قسم کی ذمہ داری نہ ہوگی۔۔۔!" چوہان غرایا!

"پھر تو سب ٹھیک ہے! جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو!"

صدیقی نے ان تینوں کو اٹھا کر سیاہ گاڑی کی پچھلی نشست کے حصے میں ٹھونس دیا اور چوہان ان دونوں کو عمارت کی طرف دھکیل لے گیا!

واپسی پر اس نے بتایا کہ وہ صدر دروازے کو باہر سے بولٹ کر آیا ہے!

"چلو خیر۔۔۔!" عمران سر ہلا کر بولا! "مرغیوں کا اللہ مالک ہے۔۔۔"

پھر اس نے گاڑی ڈرائیو کی، انہیں ہدایت دی کہ تینوں کو دانش منزل پہنچایا جائے

اس کے بعد اس نے انجن اسٹارٹ کیا تھا، اور گاڑی آگے بڑھتی چلی گئی تھی۔ لیڈی بہرام پلکیں جھپکائے بغیر خلا میں گھورے جا رہی تھی!

کھیتوں کے درمیان سے گزر کر وہ اس ناہموار میدان میں پہنچے جو پختہ سڑک تک پھیلا ہوا تھا۔

"آپ کی پناہ گاہ تو مرغی خانہ ثابت ہوئی! مائی لیڈی۔۔۔!" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"اور اب میں قطعی طور پر تمہارے رحم و کرم پر ہوں!" لیڈی بہرام کا لہجہ تلخ تھا۔

"یہ شکوہ ہے یا اندیشہ مائی لیڈی۔۔۔ اب تو آپ سے ہر بات کی وضاحت طلب کرنی پڑے گی!"

"بس خاموشی سے چلتے رہو! میرا جو حشر چاہو کرو۔۔۔ مجھے قطعی افسوس نہ ہوگا"

"ارے یہ بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی!"

"آخر آپ ایسا چاہتی کیوں ہیں۔۔۔" وہ قریب قریب چیخ کر بولی! "کیا تم یہ نہیں سمجھ سکے کہ میں تمہیں کسی جال میں پھانس رہی تھی!"

"ارے توبہ! آپ نے۔۔۔ قسم سے کیجئے۔۔۔ سچ۔۔۔!"

"خاموش رہو۔۔۔ تم دوسروں کے لئے۔۔۔ مکارانہ روی ہو۔ مجھے یہ بات شروع ہی سے بتائی گئی تھی۔۔۔ اور میں انہیں، اس کے جال میں پھنسا دینے کے لیے اپنی شاندار اداکاری اور صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی تھی!"

"یعنی دشمن نے میری طرف سے آپ کے کان بھرے ہوئے ہیں!۔۔۔ میں کیوں سوچنے لگا ایسی باتیں۔۔۔!"

"تم نہیں سوچتے تو سب سنو! دل میں تمہیں وحید کے حوالے کرنا چاہتی تھی

وہ ہر اس آدمی کے متعلق پوری پوری معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کرتا ہے جو مجھ سے قریب آنے کی کوشش کرے یا جسے میں دوست بنانا چاہوں! مجھے لازمی طور پر ایسے لوگوں کے بارے میں اسے مطلع کرنا پڑتا ہے! تمہارے متعلق بھی اسے بتایا تھا! اس نے مجھے ہدایت کی کہ تمہیں رولانڈ کا بکس دے کر اس کے پاس بھیج دوں! اس نے تمہیں دیکھا اور مجھے اطلاع دی کہ تم ایک خطرناک آدمی ہو۔۔۔ تمہیں بھانپ لیا جائے۔۔۔ لہٰذا میں نے تمہاری زبان سے یہ سن کر کہ وہ بت ڈاکٹر اسمتھ وحید ہی کی شبیہہ ہے، ایکٹنگ شروع کر دی! تم پر یہ ظاہر کرنا چاہا جیسے میں نادانستگی میں وحید کے جال میں پھنس گئی ہوں۔۔۔ اور اب آنکھیں کھل جانے کے بعد تمہاری مدد سے اس جال کو توڑنا چاہتی ہوں!۔۔۔ لیکن تم واقعی خطرناک ثابت ہوئے۔"

"اور پھر جب واقعی آنکھیں کھلیں تو آپ کی باتیں الٹنے پر آمادہ ہو گئیں" عمران نے پرسکون لہجے میں کہا!

"یہ بھی حقیقت ہے!" لیڈی بہرام کا لہجہ خشک تھا!

"پھر اب کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔"

"اس نے مقالہ قتل کرا دیا۔۔۔ ڈیڈی کے غائب ہو جانے میں بھی اسی کا ہاتھ ہے اور کسی رام سنگھ کے قتل کی کہانی بھی اس نے فراسمتھ کو سنائی تھی! اور فراسمتھ کو بھسم کر دیا تھا! پھر وہ مجھے کب زندہ دیکھنا پسند کرے گا۔۔۔ میں جو اس کے کئی رازوں سے واقف ہوں۔ میں جو جانتی ہوں کہ وہ ایک غیر ملکی جاسوس ہے ہرگز نہیں۔۔۔ وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔!"

"مطلب یہ کہ آپ بھول ہی گئیں؟"

"تم کیا جانو۔۔۔!"

"میں جانتا ہوں کہ وہ بھی قتل کر دی گئی! خیر کیا آپ مجھے اس ریسٹ ہاؤز کے بارے

میں بتانا پسند کریں گی!۔۔۔"

"وہاں تو میں سب کچھ بتاؤں گی خواہ تم کوئی بھی ہو۔۔۔ وہ ریسٹ ہاؤز قائم کرنے کی تجویز وحید ہی کی تھی۔ اس طرح وہ اہم سرکاری افسروں تک اپنی ایجنٹ لڑکیاں بھیج سکتا تھا اور وہ ان سے اہم ترین سرکاری راز حاصل کرتیں۔ یہ کام سہولت سے ہو رہا تھا کہ، اچانک وحید کو شبہ ہو گیا کہ ڈیڈی ان لڑکیوں کے ذریعے پرائیویٹ بزنس بھی کر رہے ہیں! لیکن وہ ان کے خلاف کوئی واضح ثبوت فراہم نہ کر سکا، لہٰذا اس نے باہر سے اپنی ایک ایجنٹ بلوائی!۔۔۔ یہی لڑکی مادام تھی اس نے ایک ہیڈ کی حیثیت سے ریسٹ ہاؤز میں قیام کیا، اور وہاں کی لڑکیوں پر کنٹرول کرنے لگی۔ اس نے انہیں بتایا کہ وہ مالی حیثیت سے کس قدر کمزور پڑ گئی ہے۔ لہٰذا اسے دولت مند ہی کرو وہ یہاں کے مقامی آدمیوں کو الو بنا کر اپنی پوزیشن مضبوط رکھ سکتی ہے۔ وہ تیار ہو گئیں! لیکن ورزش کی پہلی ہی رات کو کوئی اسے اٹھا لے گیا!۔۔۔ وحید کو وہ اپنی رپورٹ بھی نہ دے سکی! [illegible]

عمران کچھ نہ بولا!۔۔۔ گاڑی شہر کے بجائے شکوہ آباد کی طرف جا رہی تھی۔ غالباً لیڈی بہرام کو بھی اس کا احساس تھا کہ اس کا رخ شہر کی جانب نہیں ہے۔ لیکن وہ کچھ بولی نہیں!

تھوڑی دیر بعد وہ بڑبڑائی! "میں نے تمہارے بارے میں اسے غلط ہی اطلاع نہیں دی تھی، کیونکہ میں تمہیں پسند کرنے لگی تھی۔۔۔ میں سمجھی تھی کہ تم ایک معصوم آدمی ہو۔۔۔ بھولے بھالے سے۔"

"پھر بعد میں کیسی اطلاع دے دی تھی؟" عمران نے پوچھا!

"وہ رات یاد کرو۔۔۔ جب میں تمہارے لیے ریسٹ ہاؤز کے خاص صبح کی لڑکی

"جی! مجھے اب تک شرم آرہی ہے اس واقعے پر۔"

"تم مکار ہو!" وہ جھلا گئی۔

"آپ مجھے سینکڑوں بار احمق کہہ چکی ہیں۔ واضح رہے کہ احمقوں میں مکاری کی صلاحیت نہیں ہوتی!"

"تم احمق نہیں ہو۔۔۔ ہرگز نہیں!"

"تو تمہاری رات کو مجھ سے کیا تصور ہوا تھا کہ آپ نے سمجھا ہو کر اس ناستواں چشم کو اطلاع دے دی تھی۔۔۔؟"

"اوہ تو تم یہ بھی جانتے ہو کہ وہ 'یک چشم' ہے!"

"پہلی ہی نظر میں اس کی دوسری مصنوعی آنکھ میرے ذہن میں کھٹکی تھی!"

"حالانکہ اس کا دعویٰ ہے کہ بہت قریب سے دیکھنے پر بھی کوئی اندازہ نہیں کر سکتا کہ دوسری آنکھ مصنوعی ہے!"

"تم جیسے بد آنکھوں کا چکر۔۔۔ اب وہ اس کا شعلہ بنتا بھی دیکھ چکا ہوں۔۔۔ آپ نے مجھے پسند کرنے کے باوجود بھی کیوں موت کے منہ میں دھکیلنا چاہا تھا؟"

"اس رات مجھے اندازہ ہوا تھا کہ تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو۔ کسی خاص مقصد کے تحت تم نے خود ہی یہ جال پھیلایا تھا کہ میں تمہیں اپنے قریب آنے دوں۔"

"بہت دیر میں آپ سمجھیں"

"اور پھر تم ہی ثابت ہوئے جو میں نے سمجھا تھا؟"

"یقیناً۔۔۔"

"مکاری کا اعتراف!"

"حقیقت یہ ہے۔۔۔ جو بھی چاہے۔۔۔ یہ تو میں ہی جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں!"

"دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانا میری عادت ہے لیڈی بہرام!"

"اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے تمہیں۔۔۔؟"

"مالی منفعت!۔۔۔ اب جلد ہی دھندلی کو بلیک میل کر سکوں گا!"

"اس کی گرد کو بھی نہ پا سکو گے۔ ہاں اگر میں زندہ رہ گئی تو تم مجھے ضرور بلیک میل کرو گے!"

گاڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی رہی!

(۔ ۔

۱۴

اسی رات شہر جہنم کا نمونہ بن گیا۔۔۔ مسز بہرام کی رہائشی عمارت میں بھی زبردست آگ لگی کہ نصف حصہ جل کر خاک ہوگیا تب کہیں اس پر قابو پا سکے۔ دوسری طرف لیڈی بہرام کا نگار خانہ بھی جل رہا تھا! کئی اور بڑی عمارتیں بھی نذر آتش ہوگئیں لیکن آتش زدگی کی وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ آسکی!

کئی عمارتوں میں اجنبی لوگ زبردستی گھستے چلے گئے اور ان کی تلاشیاں لے ڈالیں۔ مداخلت کرنے والوں کو مار پیٹا۔ کچھ مار کھا گئے اور اس حال کو پہنچ گئے کہ انہیں ہسپتال داخل ہونا پڑا۔

"تمہاری گوشہ نشینی کا دور ختم ہوگیا" عمران کسی نامعلوم مقام سے کہہ رہا تھا "اب تم آزادانہ باہر نکل سکتے ہو۔۔۔ وہ مین کو کسی نے قتل کردیا اور وہ تیور بھی اب نہیں جو تمہاری نگرانی کرتے رہے تھے۔"

"مین کو کسی نے قتل کردیا۔۔۔" صفدر نے چونکتے ہی پوچھا!

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم مجھ سے زیادہ احمق ثابت ہوگے۔ بھلا میں قتل کر سکتا ہوں اسے!"

"اس کا کوئی دوست ہو۔ لیکن۔ لیکن۔۔۔"

"صفدر۔۔۔ ہوش میں آؤ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ تم ان دنوں صرف اسی کے متعلق سوچتے رہے ہو!"

"وہ بھی میری ہی طرح آدم کی اولاد ہے! کیا مجھے اس کا حق حاصل نہیں ہے کہ کسی وقت بھی اپنی پوزیشن سے بالاتر ہو کر کچھ سوچ سکوں!"

"ہم بچے نہیں ہیں دوست۔ یہ کسی وقت بھی نہ بھولا کرو!"

"خیر۔۔۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

"آج ساری رات تمہیں جاگنا ہے۔۔۔ کیونکہ میری دوسری کال اہم ہوگی!"

"بہت بہتر۔۔۔!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہوتے ہی اس نے بھی ریسیور رکھ دیا تھا!

رات سرد تھی! اس نے بستر سے اٹھ کر چائے کی کیتلی اٹھائی اور پیالی میں انڈیلنے لگا!

چائے ختم کرنے سے پہلے ہی فون کی گھنٹی بجی! ریسیور اٹھایا! دوسری طرف عمران ہی کی آواز آئی۔ "اطلاع ملی ہے کہ شہر کی بعض عمارتوں میں بیک وقت آگ لگی ہے! مجھے ان کی سمت جانا ہے۔ کچھ عمارتوں میں زبردستی گھس کر اجنبی لوگوں نے تلاشیاں لی ہیں۔ ان عمارات کے بارے میں اطلاعات درکار ہیں اس بات کو خاص طور پر

"بہت بہتر۔۔۔ لیکن آپ اپنا عمل دہرا رہے ہیں"

"شکوہ تار۔۔۔ صفدر کے کمرہ نمبر گیارہ میں مقیم ہوں! فوراً ہی ڈائیل کر کے فور ریو سکس ڈائیل کرنا اور کمرہ نمبر گیارہ مانگ لینا۔ آپ بیٹھے چاہیں آزادی سے اس پیمانے پر کسی ہچکچاہٹ کے بغیر ہر قسم کی گفتگو کی جا سکتی ہے؟"

"بہت بہتر!" صفدر نے کہا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سن کر خود ہی ریسیور رکھ دیا! نمبر اس نے نوٹ کر لیے تھے۔

پھر بہت عجلت کے ساتھ اس نے باہر جانے کے لیے لباس تبدیل کیا تھا! باہر تیز ہوا سائیں سائیں کر رہی تھی

۱۵

عمران ریسیور رکھ کر لیڈی بہرام کی طرف مڑا۔۔۔ وہ آرام کرسی پر نیم دراز تھی اور چند منٹ پہلے اس نے تاریک شیشوں کی عینک بھی لگا رکھی تھی۔

"تصدیق ہوگئی مائی لیڈی۔ آپ کی رہائشی عمارت اور نگار خانہ دونوں ہی نذر آتش ہوگئے اور بعض عمارتوں میں زبردستی تلاشیاں لی گئیں!۔۔۔ کچھ اور عمارتیں بھی جلائی گئی ہیں!۔۔۔ یہ لیجیے!۔۔۔ ذرا اس لسٹ پر نظر ڈال لیجیے۔ اس میں ان تمام عمارتوں کے مالکان کے نام موجود ہیں جنہیں کسی نہ کسی طرح نقصان پہنچا ہے!"

لیڈی بہرام نے ہاتھ بڑھا کر کاغذ کا ٹکڑا اس سے لیتے ہوئے کہا "میں خود ہی اس بربادی کا باعث بنی ہوں!"

اس نے عینک اتار کر سیٹ پر نظر ڈالتے ہوئے طویل سانس لی!۔۔۔ چہرے پر عجیب سا اضمحلال طاری ہو گیا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اچانک اس پر کسی قسم کے مرض کا حملہ ہوا ہو! پھرا ہوا پیپر ... کاغذ فرش پر گر گیا تھا اور وہ آرام کرسی کی پشت گاہ سے ٹک گئی تھی! آنکھیں اب بھی کھلی ہوئی تھیں لیکن بے جان سی لگتی تھیں!

عمران جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔!

کچھ دیر بعد لیڈی بہرام بھرائی ہوئی آواز میں بولی "ان میں سے سات عمارتیں تو ہماری ہی ملکیت ہیں۔۔ البتہ بقیہ ہمارے بعض دوستوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس نے ہر اس عمارت کو تباہ کرنے یا کرانے کی کوشش کی ہے جہاں میری موجودگی کے امکانات ہو سکتے تھے!"

"تب تو شاید مجھ سے عقلمندی ہی سرزد ہوئی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"میں نہیں جانتی کہ اب میرا کیا حشر ہوگا! لیکن اب میں اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں ہی دیکھنا چاہتی ہوں!"

"ٹھیک ہے۔" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "لیکن شاید آپ نہیں جانتیں کہ اب وہ کہاں مل سکے گا!"

"میں جانتی ہوں۔!" وہ کسی ناگن کی طرح پھپھکاری!

"تب تو آپ اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں ضرور دیکھ سکیں گی!"

"میں جانتی ہوں کہ وہ خطرات میں گھر جانے کے بعد کہاں پناہ لیتا ہے!"

"تب تو اس کے بارے میں آپ بہت کچھ جانتی ہیں!"

"یقیناً۔! کیونکہ میں ابھی تک اس کا داہنا ہاتھ رہی ہوں!"

"خیر۔۔ ہاں تو وہ کہاں مل سکے گا!"

"میں ساتھ چلوں گی۔!" وہ عجیب آواز میں بولی!

"ضرور۔۔ ضرور۔!" عمران جلدی سے بولا۔

"نہیں۔۔ تم اس سلسلے میں کوئی چال نہیں چلو گے!"

"چال۔۔ یہ آپ کیا فرما رہی ہیں!"

وہ کچھ نہ بولی! اس کا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا ہوا تھا اور آنکھیں گویا شعلے برسا رہی تھیں!

عمران دوسری طرف مڑ کر چیونگم کا پیکٹ پھاڑنے لگا!

"تم یہ نہ سمجھو کہ اب میں تم پر اعتماد کر لوں گی" وہ تھوڑی دیر بعد غرائی "میں اب دنیا میں کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتی!"

"عقلمند وہی ہے لیڈی بہرام! جو خود اپنی ذات پر بھی اعتماد نہ کرے!" عمران بولا۔

"میں اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں دیکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن تم کیا چاہتے ہو!"

"میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ اسے بلیک میل کروں گا!"

"لیکن میں اسے مار ڈالنا چاہتی ہوں۔۔ پھر۔!"

"صرف بات یہ کہ پھر میں آپ کو بلیک میل کروں گا!"

"وہ تو میں جانتی ہی تھی!"

"تو پھر ہم وہاں چلنے کی تیاری کریں!"

"خاموش بیٹھے رہو۔! میں کافی پینا چاہتی ہوں!"

عمران نے فون پر کافی کا آرڈر دے کر ریسیور رکھتے ہوئے کہا "کیا اسے علم ہے کہ آپ اس کی آخری پناہ گاہ سے واقف ہیں!"

"نہیں۔۔ وہ نہیں جانتا۔!"

"کیا میں یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ آخری پناہ گاہ کا علم آپ کو کس طرح ہوا تھا!"

"میں خود ہی بتانا چاہتی تھی!" وہ پر سوچ لہجے میں بولی! "اس میں شک نہیں کہ میں اس کے ہاتھوں بلیک میل ہو کر ہی اس کے لیے کام کرتی رہی تھی لیکن اپنے عقیدے کے مطابق ضمیر فروشی کی مرتکب اسی بار ہوئی ہوں۔ اسے مجھ پر پہلے ہی سے شبہ تھا کیونکہ اس بار میں نے اس کے لیے کام کرنے سے قریب قریب انکار کر دیا تھا!"

"وہ یہاں کب سے مقیم ہے!"

"میں نہیں جانتی!"

"پہلے آپ اس کے لیے کام کر کے ضمیر فروشی سے کیسے بچی رہی تھیں!"

"پہلے وہ یہاں دوسرے ممالک کے لیے کام کرتا رہا تھا! ان کاموں سے خود ہمارے ملک کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا خطرہ نہیں تھا"

"اچھا تو پھر وہ یہاں سے ہمسایہ ممالک میں انتشار پھیلاتا رہا ہوگا"

"ایسی ہی کوئی بات تھی میں تفصیل سے واقف نہیں ہوں!"

"اور اس بار آپ ضمیر فروشی کی مرتکب ہوئی ہیں!"

"اب یہ کھیل ختم ہونے جا رہا ہے اس لیے اس کا تذکرہ ہی فضول ہے!"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ باہر سے ویٹر نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

عمران نے دروازہ کھولا! وہ کافی کی ٹرے میز پر رکھ کر واپس چلا گیا! عمران پھر لیڈی بہرام کی طرف مڑا۔ وہ کافی پاٹ اٹھا رہی تھی۔ اس نے صرف اپنے لیے کافی انڈیلی۔ عمران کو اس طرح نظر انداز کرنے کا طریقہ قطعی طور پر دانستہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔ وہ اس کی طرف متوجہ بھی نہیں تھی!

عمران خاموش کھڑا رہا۔ لیڈی بہرام نے اتنی دیر میں دو پیالیاں ختم کیں اور رومال سے ہونٹ خشک کرتی ہوئی بولی! "تم یہاں اس کمرے میں تو رات نہیں گزار سکتے۔"

"ہم دونوں ہی یہاں رات نہ گزار سکیں گے!"

"کیا مطلب ہے۔"

"تم مجھے اس کی آخری پناہ گاہ تک لے چلو گی!۔۔" عمران کا لہجہ اتنا ہی پر سکون تھا کہ وہ چونک کر اسے گھورنے لگی۔۔۔ لیکن اب اس کی آنکھوں میں حماقت کی جھلکیاں دکھائی دیں اور نہ کہیں معصومیت ہی کا پتہ تھا!

"ک۔۔۔ کیا۔۔۔ مطلب!"

"لیڈی بہرام۔۔۔ بہت ہو چکا۔۔۔ میں تشدد نہیں کرنا چاہتا تم پر۔۔۔ تم ابھی اور اسی وقت مجھے وہاں لے چلو گی!"

"اگر میں انکار کر دوں تو۔!"

"کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ میں تو اسے کسی نہ کسی طرح ڈھونڈھ ہی نکالوں گا۔ لیکن تم خود ہی اپنا انجام سوچ لو۔"

وہ اسے ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی! ایک بیک اس کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے کہا "یہ میری زندگی کی آخری بازی ہے ہم میں سے ایک کو یقینی طور پر مرنا ہوگا۔ میرا مطلب ہے مجھے یا وحید کو۔"

"اور پھر میں کیا کروں!"

"میں کسی طرح بھی اسے پسند نہیں کروں گی کہ وہ زندہ کسی کے ہاتھ لگے یا میری زندگی میں ایسا ہو!"

"تو پھر۔!"

"میں تمہیں اس کا پتہ نہیں بتا سکتی! ساتھ ہی چلوں گی!"

"ابھی پتہ بتا دینے سے کیا فرق پڑے گا!"

"تم اپنے آدمیوں کو آگاہ کر دو گے۔۔ اور وہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اسے گھیرنے کی کوشش کریں گے!"

"احمق نہ بنو۔۔۔ وہ سارے شہر کو راکھ کا ڈھیر بنا دے گا۔۔۔"

"تمہارا طرزِ تخاطب۔۔۔ اہانت آمیز ہے!۔۔۔" وہ غصیلی آواز میں بولی!

"اب اسے بھول جاؤ کہ تم لیڈی بہرام ہو۔۔۔!"

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی کچھ بولی نہیں!

عمران نے مختلف جیبیں ٹٹول کر چیونگم کا ایک پیکٹ نکالا!۔۔۔ اور اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا!

"اسے شروع کرو۔ خیالات کو یکجا کرنے میں مدد ملے گی۔۔"

"میں کہتی ہوں خاموش رہو۔۔۔ کل تک تم میرے سامنے گڑگڑاتے رہے تھے!"

"میں آج بھی گڑگڑا رہا ہوں لیکن گاڑی میں پستول دکھا کر آپ ہی نے بے تکلفی پر آمادہ کیا تھا۔۔۔ میرا اس میں کوئی قصور نہیں!"

وہ تھوڑی دیر تک اسے گھورتی رہی پھر بولی "میں چیونگم جیسے گندے شوق نہیں رکھتی!۔۔۔ بیٹھ جاؤ اور سنجیدگی سے معاملے کی بات کرو۔۔۔!"

عمران کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا! ایک پل کے لیے بھی اس نے لیڈی بہرام کے چہرے سے نظر نہیں ہٹائی تھی!۔۔۔

"یہ قطعی غلط ہے کہ تم بلیک میلر ہو!۔۔۔" لیڈی بہرام نے تاریک شیشوں کی عینک پھر آنکھوں پر چڑھاتے ہوئے کہا!

عمران کچھ نہ بولا! وہ کہتی رہی "ہمارا ملک غیر ملکی جاسوسوں کا گڑھ بن کر رہ گیا ہے! تم بھی کسی دوسرے ملک کے ایجنٹ ہو!۔۔۔ کسی وجہ سے وحیدل کو ختم کر دینے کے درپے ہو گئے ہو۔۔۔ اس سے پہلے بھی اکثر دوسرے ملک کے جاسوسوں سے اس کی ٹکر ہوتی رہی ہے۔۔۔ لیکن ابھی تک ذہنی اعتبار سے انہیں شکست دیتا رہا ہے۔۔۔ ذہنی جنگ کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا!۔۔۔ بس جسمانی طور پر ذرا کمزور ہے!"

"جسمانی طور پر کمزور ہے؟" عمران نے متحیرانہ انداز میں دہرایا!۔۔۔

وہ ہنس پڑی کچھ دیر تک ہنستی رہی پھر بولی "وہ عجوبہ ہے۔۔۔۔۔ ہر اعتبار سے عجوبہ۔ ڈیل ڈول دیکھو تو ایسا معلوم ہوگا جیسے ہاتھی سے ٹکرا جائے گا۔۔۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم جیسی جسامت رکھنے والا آدمی بھی اسے آسانی سے زیر کر لے گا! اس جیسے ڈیل ڈول کے لوگ عموماً احمق ہوتے ہیں۔۔۔ لیکن وہ بلا کی ذہانت رکھتا ہے؟"

"آخر تم پتہ کیوں نہیں بتاتیں؟"

"تم اپنے آدمیوں کو مطلع کر دو گے اور وہ ان کی بو سونگھ کر وہاں سے اس طرح غائب ہو جائے گا جیسے ہوا میں تحلیل ہو گیا ہو! نہیں میں اس کا خطرہ نہیں مول لے سکتی۔ مجھے یا اسے ہر حال میں مرنا ہے؟"

"ارے تو مر بھی چکو کسی صورت سے!" عمران نے ایسے انداز میں کہا کہ وہ بے ساختہ مسکرا پڑی!۔۔۔

"کل رات۔۔۔" اس نے تھوڑی دیر بعد کہا "کل رات کو میں تمہیں وہاں لے چلوں گی۔۔۔ بس اب کمرے سے باہر جاؤ۔۔۔ مجھے نیند آ رہی ہے!"

"میرے پاس کوئی دوسرا کمرہ نہیں ہے!"

"تو پھر میں رات بھر یہیں بیٹھی رہوں گی!"

"تمہاری مرضی!" عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی! لیڈی بہرام کرسی پر نیم دراز ہوتی ہوئی اپنا نچلا ہونٹ چبانے لگی!۔۔۔

* * *

۱۶

دوسری شام وہ دونوں شہر میں تھے!۔۔۔ عمران نے صفدر کو پہلے ہی فون کر دیا تھا کہ وہ ان کے لئے اپنا بنگلہ خالی کر دے۔۔۔ عمران اسے سیدھا وہیں لیتا چلا گیا! اس کام کے لئے لیڈی بہرام کی گاڑی نہیں استعمال کی گئی تھی۔ وہ شکر آباد سے شہر تک ٹیکسی میں آئے تھے! اس شام صفدر کے بنگلے میں داخل ہوتے وقت لیڈی بہرام بولی "تمہیں تھوڑی سی محنت کرنی پڑے گی!"

"ڈھیروں محنت کر سکتا ہوں لیڈی بہرام!۔۔۔"

"تمہیں بھوت بننا پڑے گا!"

"وہ تو محنت کے بغیر بھی میں خود کو بھوت ہی سمجھتا ہوں!"

وہ اس کی بات پر دھیان دیے بغیر کہتی رہی "کہیں سے ایک انسانی کھوپڑی مہیا کرو۔۔۔ پھر ایک ایسا سیاہ لبادہ تیار کرو جس پر پسلی کی ہڈیوں کی شکل کی سفید پٹیاں لگی ہوئی ہوں۔۔۔ لبادہ تیار کراؤ کھوپڑی مہیا کرو۔ پھر میں تمہیں بھوت بنا دوں گی۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں ابھی کسی بات کی بھی وضاحت نہ کروں گی! اور ہاں دیکھو! تم کسی کو فون بھی نہیں کرو گے کہیں تنہا نہیں جا سکتے! جہاں جاؤ گے میں ساتھ چلوں گی۔ میک اپ کے تو ماہر ہو۔۔۔ کسی طرح میری شکل تبدیل کر دو!"

"اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں تمہارے ہی سامنے اپنے ساتھیوں کو فون کروں گا کہ وہ میرے لیے ساری چیزیں مہیا کر دیں۔۔۔ فون کرتے وقت تمہیں اختیار ہوگا کہ مجھے گفتگو کرنے سے روک بھی سکو۔۔۔ میں ایسی کوئی بات ان سے نہ کہوں گا جس کی بنا پر تمہاری بنائی ہوئی اسکیم کی کامیابی میں خلل پڑ سکے!"

لیڈی بہرام تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی "اچھی بات ہے۔ لیکن اگر اس کے خلاف ہوا تو یہ سمجھ لو کہ مجھے تو ہر حال مرنا ہی ہے۔۔۔!"

"اسی فکر میں تو گھلا جا رہا ہوں کہ تمہیں ہر حال مرنا ہے؟"

ایک تلخ سی مسکراہٹ لیڈی بہرام کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی لیکن وہ کچھ بولی نہیں۔۔۔! پھر عمران نے دو گھنٹے کے اندر اندر ہی وہ چیزیں مہیا کر لی تھیں جن کے لیے لیڈی بہرام نے کہا تھا!۔۔۔

"اب کیا خیال ہے۔۔۔" عمران نے اس سے پوچھا!

"میرے اور اپنے چہرے میں تبدیلی کرو۔۔۔!"

"میں اسے مناسب نہیں سمجھتا لیڈی بہرام آپ کو میرے ساتھ اسی طرح چلنا ہوگا!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا!

تقریباً گیارہ بجے روانگی طے پائی۔ صفدر کی فیاٹ کمپاؤنڈ ہی میں موجود تھی! لیڈی بہرام نے کہا کہ وہ خود ہی اسے ڈرائیو کرے گی۔۔۔ عمران بے چون و چرا اس کی ہر بات پر صاد کرتا جا رہا تھا!۔۔۔

سوا گیارہ بجے فیاٹ کمپاؤنڈ کے باہر نکلی۔ عمران اگلی سیٹ پر تھا اور لیڈی بہرام ڈرائیو کر رہی تھی!۔۔۔

"کہیں تم یہ نہ سوچ رہے ہو کہ شاید میرا دماغ چل گیا ہے؟" لیڈی بہرام ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

"یہ بات میں اپنے بارے میں سوچ رہا ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا

"سوچنا بھی چاہیے!۔۔۔"

کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر لیڈی بہرام نے کہا "جیسے ہی اس سناٹا ہو لیں

"میرے پاس بھی کچھ نہیں ہے—!" عمران بولا!

"کیا مطلب؟"

"میں دھماکا پیدا کرنے والی چیزیں اپنے پاس نہیں رکھتا!"

"سنجیدگی اختیار کرو—!"

"دل چاہے تو کہیں گاڑی روک کر میری جامہ تلاشی لے لو—!"

"اگر یہ سچ ہے تو واقعی تم سے بڑا احمق آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا!"

"یقین کرو لیڈی بہرام—!"

"میں ضرور جامہ تلاشی لوں گی!"

اس نے کچھ دور چلنے کے بعد ایک ویران گلی میں گاڑی روک کر سچ مچ اس کی جامہ تلاشی لے ڈالی اور حیرت سے بولی "واقعی تمہارا دماغ چل گیا ہے۔ تمہارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے—!"

"مجھے ضرورت ہی نہیں پڑتی—!" عمران نے لاپرواہی سے کہا!

"ضرورت کیوں نہیں پڑتی!"

"تم ہی نے کہا تھا کہ وہ جسمانی طور پر مجھ سے کمزور ثابت ہوگا—!"

"نرے احمق ہو!"

"اب تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہوں!" عمران نے ٹھنڈی سانس لی!

لیڈی بہرام نے زیر لب کچھ بڑبڑاتے ہوئے انجن دوبارہ اسٹارٹ کیا—اور گاڑی پھر کسی نامعلوم منزل کی طرف چل پڑی!

"لیکن مجھے بھوت کیوں بننا پڑے گا!" عمران نے کچھ دیر بعد پوچھا!

"ہماری منزل شہر کا ایک قبرستان ہے—!"

"اگر تم پچھلے سال اسی شہر میں رہے ہو گے تو تم نے یہاں کے ایک قبرستان کے بھوت کے متعلق ضرور سنا ہوگا جو کئی راتوں تک وہاں نظر آتا رہا تھا—"

"ہاں—وہی تو نہیں جسے دیکھ کر کچھ لوگ ایک جنازہ چھوڑ کر بھاگے تھے!..."

"وہی...وہی...اس کے بعد عرصہ تک وہاں کوئی میت رات میں نہیں دفنائی گئی تھی!—وہاں رہنے والے قلندر تک اپنی جھونپڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے—"

"مجھے یاد ہے!"

"وہ بھوت وحیدل کا ایک لیفٹیننٹ تھا!...وحیدل ان دنوں اپنے ایک حریف سے نبرد آزما تھا لیکن کسی وجہ سے حریف کا پلہ بھاری پڑ گیا تھا [illegible] بے وحیدل کو اسی قبرستان میں پناہ لینی پڑی تھی! وہ وہاں ایک قلندر کے روپ میں مقیم تھا! یہ بات اس کے اس لیفٹیننٹ کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم تھی وہی اس تک روزانہ کی خبریں پہنچاتا تھا! کیونکہ ان کے ٹرانسمیٹر قطعی بیکار ہو گئے تھے! وجہ یہ تھی کہ حریف پارٹی کے پاس ان سے بہتر ٹرانسمیٹر تھے اور وہ ان کی گفتگو سن لیتے تھے خواہ کوئی فری کوئنسی استعمال کی جا رہی ہو۔ لہٰذا زبانی پیغام رسانی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا..."

"تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی تھی!"

"وہ بے چارہ لیفٹیننٹ میرے عشق میں گرفتار تھا!...اور رتی رتی بات مجھے بتائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا!"

"کیا وہ اب بھی یہیں موجود ہے!"

"ہاں...اور اگر وحیدل نے وہیں پناہ لی ہوگی تو وہ لیفٹیننٹ ہی اس سے رابطہ قائم رکھے گا اور پارٹی کے دوسرے ممبروں کو اس کا علم تک نہ ہوگا!—"

"میرا اندازہ یہی ہے!—" لیڈی بہرام بولی!

"تب تو پھر ہم اس قبرستان کے قریب پہنچ چکے ہیں!" عمران چاروں طرف اندھیرے میں گھورتا ہوا بڑبڑایا!

"یقیناً...اور گاڑی مجھے یہیں کہیں روک دینی چاہئے..." لیڈی بہرام بڑبڑائی

پھر شاید پندرہ منٹ بعد وہ قبرستان کی حدود میں داخل ہو رہے تھے! عمران بھوت بن چکا تھا! سیاہ لبادہ جسم پر تھا جس کے سرے پر انسانی کھوپڑی تھی! لبادے کے اوپری حصے میں دو چھوٹے سوراخ تھے جن کے ذریعہ عمران اپنی آنکھیں استعمال کر سکتا تھا—

"مجھے اس طرح اپنے آگے رکھو جیسے کہیں سے پکڑ کر لائے ہو!" لیڈی بہرام نے آہستہ سے کہا! "ورنہ میری موجودگی اسے شبے میں مبتلا کر دے گی اور وہ ہوشیار ہو جائے گا۔ اور بس اس چراغ کی طرف چلتے رہو جو نظر آ رہا ہے! غالباً وہی قلندروں کی جھونپڑی ہے—"

عمران چپ چاپ وہی سب کچھ کرتا رہا جس کی ہدایت مل رہی تھی! جھونپڑی کے قریب پہنچتے ہی اس نے کئی چیخیں سنیں اور کچھ لوگ جھونپڑی سے نکل کر دوڑتے ہوئے ادھر ادھر اندھیرے میں گم ہو گئے صرف ایک لمبا تڑنگا آدمی جھونپڑی کے دروازے ہی پر جما کھڑا رہا۔

"کیا بات ہے...خیریت؟" وہ دفعتاً گونجیلی آواز میں بولا! "کسی ہدایت کے بغیر ہی تم...اوہ...لیڈی بہرام—!"

پھر سناٹا چھا گیا...! وہ ایک بیک خاموش ہو گیا تھا! جملہ پورا کئے بغیر ہی! لیڈی بہرام عمران کے آگے کھڑی تھی عمران اس سے زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کے فاصلے پر رہا ہوگا!...دفعتاً لیڈی بہرام نے اسے اپنی کہنی سے ٹہوکا دیا!—

اور لیڈی بہرام کو ایک طرف دھکیل کر وحیدل پر چھلانگ لگا دی!...لیکن...لیکن دوسرے ہی لمحے میں عقل ٹھکانے آ گئی...وحیدل تو پہاڑ تھا!...جہاں تھا وہیں جما رہا! البتہ عمران اس سے ٹکرا کر کئی قدم دور جا گرا تھا!...پھر اٹھ ہی رہا تھا کہ وحیدل غراتا ہوا اس پر جھپٹ پڑا—

پہلی ٹکر میں عمران اس کی قوت کا اندازہ کر چکا تھا اس لیے خود پر چھا جانے کا موقع اسے نہیں دے سکتا تھا! بڑی پھرتی سے ایک طرف کھسک گیا!۔ وحیدل اپنے ہی زور میں منہ کے بل زمین پر چلا آیا—

عمران نے اسے چھاپ لیا—لیکن بے سود...! وحیدل کسی بگولے ہوئے ہاتھی کی طرح زمین سے اٹھا تھا—اور عمران پھر دور جا گرا تھا!—

آج چوکڑی بھول رہے تھے عمران صاحب! بڑا ناز تھا اپنی ریڈی میڈ کھوپڑی پر—اور اسی برتے پر بیچ پچ خالی ہاتھ چلے آئے تھے...اور پھر لیڈی بہرام تو اسے پہلے ہی یقین دلا چکی تھی کہ وحیدل جسمانی قوت میں اس سے کمتر ثابت ہوگا! اسی لیے تو اپنے مراتق پر وہ پچھتا رہا ہے—! لہٰذا اب لیڈی بہرام کی چال سمجھ میں آئی...لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

وحیدل پھر غراتا ہوا اس کی طرف لپکا!...آسمان صاف تھا! لہٰذا اس کھلی فضا میں تاروں کی چھاؤں ایسی تو تھی ہی کہ وہ ایک دوسرے کو فاصلے سے بھی دیکھ سکتے! عمران نے پھر اسے جھلاوا دیا...اور اس کی گرفت میں نہ آ سکا! اب اس کے علاوہ بچاؤ کی اور کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ اسے اسی طرح جھکا جھکا کر تھکاتا رہے...لیڈی بہرام جہاں تھی وہیں کھڑی رہی! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو! دفعتاً وہ چونکی اور جھونپڑی کے اندر گھس گئی!...وہاں سے واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں لالٹین تھی جس کی دھندلی سی اندر روشنی

پھر وہ دور تک پھسل کر پیچھے اندھیرے میں مدغم ہو گئی! لالٹین کی روشنی کے احاطے میں دوسرا بھوت! غالباً اسی لیے یہ حرکت اس نے کی تھی کہ وہاں سے بھاگے ہوئے افراد دوبارہ اس طرف نہ آسکیں۔۔!

دفعتاً وحیدل نے اسے مخاطب کر کے کہا! "شہزادی تیرے ہی عاشق تیری تباہی کا باعث رہے ہیں! اور اس عاشق کی وجہ سے تو موت کی گود میں جا سوئے گی!"

"عاشق ہو گئے تم!" عمران غرا کر بولا! "میں تو قانون گو ہوں۔! اور اگر تم نہیں چاہتے کہ نائب تحصیلدار ہی کے امتحان میں بیٹھوں تو تمہی مجھے عشق کرنا سکھا دو۔ میرے والدین نے تو نہیں سکھایا تھا!"

"شاباش...!" وہ پھر عمران پر جھپٹتا ہوا دہاڑا... اتنی ہی دیر میں عمران نے اسے ناچنے پر مجبور کر دیا تھا!

اور اس بار عمران نے لالٹین کی دھندلی روشنی میں اس کے ہاتھ میں دبا ہوا بڑا سا خنجر بھی دیکھا!...

اب بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت تھی!... ذرا سی غفلت موت کے منہ میں پہنچا سکتی تھی! تھکا ہوا دشمن اسے زندہ قابو میں کرنے کے بجائے مار ڈالنے پر تل گیا تھا... خطرناک لمحہ۔۔!

خنجر سنبھالنے کے بعد والا پہلا ہی حملہ جان لیوا ثابت ہوتا اگر اتفاق سے عمران مدور چیز پر پیر پڑنے کی وجہ سے پھسل کر چاروں شانے چت نہ گرا ہوتا۔ وحیدل اسی جگہ کھڑا جھومتا رہ گیا... اس حملے سے عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ داؤں گھات کے ساتھ خنجر بازی میں بھی دستگاہ رکھتا ہے۔!

عمران پھرتی کے ساتھ اٹھ ہی رہا تھا کہ وہ چیز ہاتھ آ گئی جس پر اس کا پیر پھسل گیا تھا۔ اور یہ چیز اس وقت ایٹم بم سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوئی!

یہ ایک مضبوط اور لانبا سا ڈنڈا تھا!... ہو سکتا ہے بھاگتے ہوئے افراد میں سے کسی کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہو!۔

عمران اسے دونوں ہاتھوں سے جکڑے ہوئے دوسرے حملے کا منتظر رہا! وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس بار وحیدل ڈاج دے کر حملہ کرے گا!... لہٰذا وہ دونوں پہلوؤں سے ہوشیار رہا۔!

وحیدل نے دایاں بتایا ہی تھا کہ اس نے داہنی ہی جانب چھلانگ لگا کر ڈنڈے سے بھرپور وار کیا!۔

وحیدل کی کراہ ایسی ہی تھی کہ دور دور تک پھیلی... ڈنڈا گردن پر بیٹھا تھا۔ پھر عمران نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا... بالکل ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ قالین کے ڈھیر کو ڈنڈے سے پیٹ پیٹ کر گرد جھاڑ رہا ہو!۔ لیکن وہ جانور بھینسا اس کے باوجود بھی اس سے لپٹ ہی پڑا۔ خنجر اس افراتفری میں اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا تھا!

وہ ایسا ہی بھاری بھرکم تھا کہ اس کی گرفت میں عمران خود کو ننھا سا بچہ... محسوس کرنے لگا... چوٹیں کھانے کے بعد اس کے جسم میں جو تشنج پیدا ہوا تھا عمران کو گرمائے ڈال رہا تھا۔ شدید سردی کے باوجود بھی عمران نے اپنے جسم پر پسینے کی چپچپاہٹ محسوس کی... ایسا لگتا تھا جیسے خود اس کی جسمانی قوت سیال بن کر مسامات سے پھوٹ نکلی ہو... وہ ایسا ہی دباؤ تھا کہ چاروں طرف سے اس کا جسم بھنچا جا رہا تھا!۔ دم گھٹنے لگا... تب اس کے ذہن پر شدید قسم کی جھلاہٹ طاری ہوئی! اور اس نے اپنی پوری قوت مجتمع کر کے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی... اور شاید اسی دوران میں اس کی کسی ایسی جگہ ہاتھ پڑ گیا جہاں کی ہڈی ڈنڈے کی ضربات سے ٹوٹ گئی تھی۔ وحیدل کے حلق سے گھٹی گھٹی سی کراہ بھی نکلی اور اس کی گرفت بھی ڈھیلی پڑ گئی لیکن اتنی بھی نہیں کہ عمران پوری طرح رہائی پا جاتا۔

اب پوزیشن یہ تھی کہ دونوں ٹانگیں وحیدل نے جکڑ رکھی تھیں!... اور عمران کے دونوں ہاتھ زمین پر کسی ایسے سہارے کی تلاش کر رہے تھے جو آخری زور کا باعث بن سکے... دفعتاً اس کا ہاتھ کسی ٹھنڈی سی چیز سے لگا اور شدید ترین کرب کے عالم میں بھی اس کی باچھیں کھل گئیں... یہ وحیدل کے ہاتھ سے گرا ہوا خنجر تھا!... عمران اس کے دستے کو مضبوطی سے گرفت میں لیتا ہوا بایاں ہاتھ ٹیک کر پلٹ پڑا۔

اور پھر!۔ ایک دو تین چار پانچ... پتہ نہیں کتنے وار کر ڈالے... ہر وار پر ایک چیخ فضا میں گونجتی تھی... اور پھر سناٹا چھا گیا!

وہ وحیدل کی لاش کے قریب کھڑا جھوم رہا تھا!۔ لیڈی بہرام نے لبادہ اتار پھینکا! اور لالٹین لاش کے قریب اٹھا لائی... پھر عمران نے دیکھا کہ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں لاش کو ٹٹول رہی ہے... دوسرے ہی لمحے میں عمران نے بھی وہ لبادہ پھر پہن لیا... کافی شور و غل ہو چکا تھا... اس لیے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ آس پاس پائے جانے والوں کو کچھ دیر تک یہاں سے دور ہی رکھا جائے!

اب لیڈی بہرام وحیدل کی قمیص پھاڑ رہی تھی!

"یہ کیا کر رہی ہو تم...!" اس نے اسے مخاطب کیا! اور وہ اس طرح چونک پڑی جیسے وہاں اس کی موجودگی کا خیال ہی نہ رہا ہو! وہ اسے کسی سحر زدہ کی طرح دیکھتی رہی۔ پھر یک بیک وحیدل کی لاش پر سے خنجر اٹھا کر عمران کے قریب آ کھڑی ہوئی! ایسے اس کا رخ لاش ہی کی طرف تھا... عمران اس کے پیچھے تھا لالٹین کی دھندلی سی روشنی دونوں پر پڑ رہی تھی!

کچھ دیر بعد وہ دو قدم آگے بڑھی اور پھر یک لخت عمران پر دیوانہ وار پلٹ پڑی

پہلا خنجر اگر لبادے والی کھوپڑی پر نہ پڑا ہوتا تو عمران کم از کم زخمی ضرور ہو جاتا! "لیڈی بہرام۔!" وہ لبادہ اتار پھینکنے کی کوشش کرتا ہوا پیچھے ہٹا! لیکن لیڈی بہرام شاید ہوش ہی میں نہیں تھی!۔ تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے تھے!... عمران اچھل کود کر خود کو بچاتا رہا! پھر اس نے خنجر کھینچ مارا... جس کا دستہ عمران کے بازو سے ٹکراتا ہوا دوسری طرف نکل گیا...

اب وہ جھونپڑی کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ عمران اس کے پیچھے جھپٹا!... جتنی دیر میں اس تک پہنچتا وہ جھونپڑی میں داخل ہو کر باہر بھی نکل آئی... اس کے ہاتھ میں ایک کلہاڑی تھی... ہو سکتا ہے اس پر اسی وقت اس کی نظر پڑی ہو جب پہلی بار لالٹین کے لیے جھونپڑی میں گھسی تھی...!

"کیا کر رہی ہو...!" عمران کلہاڑی کے بھرپور وار سے بچتا ہوا... چیخا۔

وہ اپنے ہی زور میں منہ کے بل زمین پر چلی آئی!

اور پھر ایک دلخراش چیخ کے ساتھ تڑپنا شروع کر دیا... عمران لالٹین کی طرف جھپٹا... کلہاڑی کا پھل لیڈی بہرام کی پیشانی میں پیوست تھا!

* * *

۱۷

تیسرے دن عمران اور صفدر ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں کافی پی رہے تھے! عمران صفدر کے علاوہ پوری ٹیم میں اور کسی کو بھی اس کیس کے پورے حالات سے باخبر نہیں رکھتا تھا!... اس وقت بھی اس نے وہی تذکرہ چھیڑ رکھا تھا!...

کافی کا گھونٹ لے کر بولا! "لیڈی بہرام کے نگار خانے میں وہ بت دیکھ کر ہی مجھے کسی بہت بڑے خطرے کا احساس ہوا تھا... ساتھ ہی وہ فائیل بھی یاد آ گیا جس کے لیے میں نے فیاض سے کہا تھا... مجھے پچھلی جنگ عظیم کا ایک گمشدہ فرانسیسی جاسوس لاوال یاد آ گیا تھا!... یک چشم جس کی دوسری مصنوعی آنکھ مصنوعی نہیں لگتی تھی... دنیا کی تقریباً ڈیڑھ دو درجن زبانیں اہل زبان کی طرح بول سکتا تھا چونکہ فائیل میں نے سرسری دیکھا تھا جس کی بنا پر اس کے بارے میں تفصیل یاد نہیں رہی تھی! بہرحال جب ان لوگوں سے یہ مسئلہ طے نہ ہو سکا تو تمہارے ایکسٹو سے کہنا پڑا... اس نے محکماتی کارروائی کے ذریعے وہ فائیل منگوا لیا... بہرحال... کسی طرح طے ہوا یہ مسئلہ مجھے افسوس ہے کہ وہ زندہ ہاتھ نہ آسکا...

"لیکن... لیڈی بہرام کا رویہ میری سمجھ میں نہیں آسکا..." صفدر بولا!

"بڑی ذہین تھی صفدر صاحب! شاید آج سے پانچ سال پہلے لاوال نے اسے بلیک میل کر کے اپنے لئے کام کرنے پر آمادہ کیا تھا! خود سر عورت تھی... کسی کی بھی برتری کی قائل نہیں تھی!... لیکن اس کا وہ راز اسے لاوال کے سامنے جھکا دینے کا باعث بن گیا جو کسی طرح لاوال کے ہاتھ لگ گیا تھا... وہ شروع ہی سے کوشاں رہی تھی کہ کسی طرح اس سے پیچھا چھڑائے... مجھے

ٹکرانے کے بعد جب وہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کر سکی تو لاوال کو مطلع کر دیا۔ لاوال مجھے کچھ ایسے انداز میں لاوال کے پاس بھجوایا کہ مجھے کسی قسم کی سازش کا شبہ بھی نہ ہو سکا... لاوال کا ایک آدمی میرے بارے میں چھان بین کرنے کے لیے اس چائے خانے میں پہلے ہی سے موجود تھا! بہرحال اس نے میرے بارے میں جو معلومات بہم پہنچائیں وہ یہ تھیں کہ میں اکثر پولیس کے لئے کام کرتا رہا ہوں لہذا مجھے راستے سے ہٹا دینے کے لئے لیڈی بہرام نے اپنی خودغرضی اور لاوال یا وحیدل سے بیزاری کا ڈھونگ رچایا تھا... یقین کرو میں اس وقت تک اندازہ نہیں کر سکا تھا کہ وہ کوئی چال رہی ہے جب تک کہ گاڑی احمد پور والی سڑک پر نہیں مڑ گئی تھی! ورنہ وہ بے چاری یہ سمجھتی رہی تھی کہ مجھے آڑ بنا کر وحیدل کے جال میں پھانسنے لے جا رہی ہے... آنکھیں تو اس وقت کھلیں اس کی جب تعاقب کرنے والوں میں سے ایک نے اس کے بال پکڑ کر گاڑی سے نیچے کھینچ لیا تھا... وحیدل دراصل میرے ساتھ ہی ساتھ اس سے بھی چھٹکارا پانا چاہتا تھا...

عمران خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا... صفدر بولا! "لیکن اس نے لاوال کی قوت کے بارے میں آپ کو غلط فہمی میں کیوں مبتلا کیا تھا...؟"

"سامنے کی بات ہے؟" عمران مسکرا کر بولا! "یہ وہ جانتی تھی کہ ہم دونوں میں سے ایک ہی زندہ رہے گا اور اسے دھوکے میں رکھ کر وہ خود ہی مار ڈالے گی...! اپنے راز کی حفاظت وہ اسی طرح کر سکتی تھی... لاوال کے پاس یہاں کی کئی نمایاں شخصیتوں کے رازوں سے متعلق دستاویزی ثبوت تھے جنہیں وہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا! ختم ہو جانے کے بعد وہ اس کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر ان دستاویزوں ہی کو تلاش کر رہی تھی... اور پھر میری موجودگی کا دھیان آتے ہی مجھ پر حملہ کر بیٹھی تھی!

"وہ کیا راز تھا؟"

"مجھے افسوس ہے صفدر... یہ میں نہ بتا سکوں گا... سر بہرام بہرحال ایک شریف آدمی ہے... میں نہیں چاہتا کہ وہ مزید بدنامیوں کا شکار ہو!"

"وہ کتنی دیر زندہ رہی تھی...؟"

"صرف تین گھنٹے... لیکن پھر ہوش نہیں آیا تھا اُسے...!"

"لاشوں کا کیا بنا؟"

"ایکسٹو کی تحویل میں ہیں... میرا خیال ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی کہ کس پر کیا گزری... لیڈی بہرام پہلے ہی سے بدنام تھی... سر بہرام یہ سوچ کر خاموش ہو رہے گا کہ کہیں ٹھکانے لگی... البتہ مزدوروں کے لیڈر وحیدل کے بارے میں پولیس چھان بین کرے گی...!"

"وہ مزدوروں کا لیڈر تھا...؟"

"نہیں! لیڈر تو نہ کہنا چاہیے! چودھری نجم الگودی کے مزدوروں کا... دراصل اب وہ براہ راست ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا ورنہ پچھلے سال تک کی رپورٹ کے مطابق یہاں رہ کر دوسرے ممالک کو نقصان پہنچاتا رہا تھا..."

"ایکسٹو نے کم از کم آپ کو تو بتایا ہی ہوگا کہ اس کی طرف توجہ کیسے مبذول ہوئی تھی اس کی...؟"

"لیڈی بہرام توجہ کا باعث بنی تھی! غیر ملکی... لڑکیوں کو ذمہ دار آدمیوں سے متعارف کراتی تھی! ایکسٹو کا خیال تھا کہ وہ لڑکیاں راز جوئی کرتی ہیں!"

"اوہ... وہ...!" صفدر نے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا...

"میں سمجھتا ہوں...!" عمران گمبھیر لہجے میں بولا۔ "تم مادلین کیلئے اب بھی دکھی ہو"

"نہیں...! ایسی کوئی بات نہیں!" صفدر نے کہا اور سگرٹ سلگانے لگا!

تمام شد